حضرت مجدّد الف ثانیؒ

ملنے کا پتہ : کُتب خانہ گلزارِ اسمٰعیل ۔ محمد اسحٰق ۔ محمد یعقوب
محلہ کھٹیکاں مالیر کوٹلہ پنجاب انڈیا
قیمت =/30

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○

سوانح حیات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی ؒ

شیخ احمد سرہندی

حصہ اوّل، دور اکبری

نیا ترمیم شدہ ایڈیشن

مرتبہ: صوفی محمد اسمٰعیل شاہی مسجد مالیرکوٹلہ

شائع کردہ و ملنے کا پتہ

مکتبہ گلزار اسمٰعیل

حافظ محمد اسحٰق و محمد یعقوب ابن صوفی محمد اسمٰعیل

محلہ کھٹیکان مالیرکوٹلہ پنجاب (انڈیا)

Marfat.com

اس کتاب کے جملہ حقوق حافظ محمد اسحٰق کے نام سے محفوظ ھیں۔

نام کتاب

سوانح حیات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

مُرتب: ــــــ صُوفی محمد اسمٰعیل مسجد شاہی مالیرکوٹلہ

شائع کردہ: ــــــ الحاج حافظ محمد اسحٰق صاحب مکتبہ گلزارِ اسمٰعیل مالیرکوٹلہ

اشاعت اول: ــــــ صفر الخیر سنہ ۱۴۰۲ھ مطابق نومبر سنہ ۱۹۸۲ء

بارہویں بار: ــــــ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۲ھ مطابق اپریل سنہ ۲۰۰۱ء

کتابت: ــــــ محمد سلیم قاسمی غفرلہٗ

صفحات: ــــــ ۱۷۶

طباعت: ــــــ دھلی

قیمت: ــــــ ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ گلزار اسمٰعیل حافظ محمد اسحٰق بن صوفی محمد اسمٰعیل

محلہ کھٹیکان مالیرکوٹلہ پنجاب انڈیا

فون، 657878

کوڈ- 01675

Marfat.com

نظم

درشانِ حضرت مجدّدِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی

دِکھادے اے خُدا روضہ حضرت مجدّد الف ثانی کا
کہ ہوں مدت سے مَیں شیدا مجدّد الف ثانی کا

امامِ علمِ ربّانی علیمِ سِرِّ پنہانی
بیان کِس مُنہ سے ہو رُتبہ مجدّد الف ثانی کا

خُدا کے دوست ہیں وہ اور رسول اللہ کے نائب ہیں
اُنہوں نے خود لقب بخشا مجدّد الف ثانی کا

طریق احمدی ہے احمدِ مُرسل نے بخشا ہے
اُویسِ ہند ہے رُتبہ مجدّد الف ثانی کا

حضرتِ غوثِ اعظم نے خبر دی اُنکے آمد کی
نہ ہوگا کوئی ہمسر مجدّد الف ثانی کا

مٹادی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن
طریقہ سب میں بہتر ہے مجدّد الف ثانی کا

Marfat.com

عرض

عرصہ سے میری دِلی تمنّا تھی کہ امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی رح کے حالاتِ زندگی پر ایک چھوٹی سی اور مختصر و آسان کتاب لِکھ کر مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پیش کروں۔ جس کو چھوٹے بڑے، مرد و عورت شہری دیہاتی اور کم پڑھے ہوئے لوگ پڑھ سُن کر سمجھ سکیں۔

یُوں تو حضرت کی پاک زندگی پر بڑی بڑی کتابیں بہت ہیں مگر لوگوں میں اِن بڑی بڑی اور مشکل کتابوں کے خریدنے کی ہمت، پڑھنے کی فرصت، اور سمجھنے کی اتنی عِلمیّت ہی کہاں ہے۔ لوگوں کی اِن مجبوریوں اور ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ چھوٹی سی کتاب لکھنے کی کوشش کی گئی تاکہ آنے والی نسلوں کو بھی معلوم ہو سکے کہ حضرت رح اور آپ کے فرزند کس ہستی کے مالک تھے۔

دوسرے میرے مشفق و مہربان خلیفہ میاں محمد انیس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی بہت فرمائش تھی کہ حضرت کے بارے میں کوئی کتاب لکھی جانی چاہئے۔ اِس سلسلہ میں اُنھوں نے مجھے ایک کتاب "منتخب التواریخ" بھی لا کر دی۔ اُنہوں نے میری بہت رہنمائی

فرمائی، بندہ پر بہت ہی مہربان تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، جنتُ الفردوس عطا فرمائے، اُن کے درجات بلند فرمائے، اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین یا ربّ العٰلمین۔

پھر محبّی سیّد محمد اختر حسین صاحب کا بھی اصرار تھا کہ حضرت کی زندگی پر بھی کوئی کتاب ہونی چاہیئے کہ اور بھی تو آپ کی کتابیں ہیں اس بارے میں بھی کوئی کتاب ضرور چاہیئے — اور اس سلسلہ میں اُنھوں نے مجھے دو تین کتابیں بھی لا کر دیں۔ میرا تمام عمر، اُن سے میل ملاپ تعلقات رہا۔ اللہ تعالےٰ اُن کی بخشش کرے اور غریقِ رحمت فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین۔

لہٰذا اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا۔ اور اُس نے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہونچا دی۔

خاکسار سے جو کچھ بھی محنت وکوشش ہو سکی وہ آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اُمید ہے کہ اہلِ خیر حضرات پسند فرمائیں گے اور مجھے اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں گے، انشاء اللہ۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنی رحمت اور حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اور حضرت مجدد الف ثانی رح اور آپ کے فرزندوں کے طفیل میری اِس ادنیٰ محنت کو قبول فرمائے، ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ ہم سب مسلمان بھائیوں کی مغفرت فرمائے اور حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین۔

بندہ حقیر
محمد اسمٰعیل خطیب مسجد شاہی، طالب رحمت الٰہی
دیوان خانے والی مالیر کوٹلہ۔
دس ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

نسب نامہ

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

۱۔ حضرت امیر المومنین عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
۲۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۔ حضرت شیخ محمد سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۔ حضرت شیخ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ حضرت شیخ محمد اسحٰق رح
۶۔ حضرت شیخ ابو الفتح رح
۷۔ حضرت شیخ عبداللہ واعظِ اکبر رح
۸۔ حضرت شیخ عبداللہ واعظِ اصغر رح
۹۔ حضرت شیخ محمد مسعود رح
۱۰۔ حضرت شیخ محمد سُلیمان رح
۱۱۔ حضرت شیخ محمد محمود رح
۱۲۔ حضرت شیخ نصیر الدین رح

Marfat.com

۱۳ حضرت شیخ شہاب الدینؒ المشہور فرخ شاہ کابلی۔

۱۴ حضرت شیخ محمد یوسفؒ

۱۵ حضرت شیخ محمد احمدؒ

۱۶ حضرت شیخ محمد شعیبؒ

۱۷ حضرت شیخ عبد اللہؒ

۱۸ حضرت شیخ محمد اسحٰقؒ

۱۹ حضرت شیخ محمد یوسفؒ

۲۰ حضرت شیخ محمد سلیمانؒ

۲۱ حضرت شیخ نصیر الدینؒ

۲۲ حضرت شیخ امام رفیع الدینؒ (بانی سرہند)

۲۳ حضرت شیخ حبیب اللہؒ

۲۴ حضرت شیخ محمدؒ

۲۵ حضرت شیخ عبد الحیؒ

۲۶ حضرت شیخ زین العابدینؒ

۲۷ حضرت شیخ امام مخدوم عبد الاحدؒ

۲۸ حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندی

Marfat.com

شجرہ سلسلہ نقشبندیہ

حضور پُر نور سرورِ عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اوّل

۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم

۴۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رح

۶۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح

۷۔ حضرت خواجہ ابوعلی رح فارمدی

۸۔ حضرت خواجہ ابویوسف رح ہمدانی

۹۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی رح

۱۰۔ حضرت خواجہ محمد عارف رح دیوگری

۱۱۔ حضرت خواجہ محمود اکبر رح محتوی

۱۲۔ حضرت خواجہ عزیزان علی رح رامیتنی

۱۳۔ حضرت خواجہ محمد باباسماسی رح

Marfat.com

۱۴ حضرت خواجہ شمس الدین رح امیر کلال

۱۵ حضرت خواجہ امام طریقت بہاؤ الدین رح نقشبندی بخاری

۱۶ حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب رح چرخی

۱۷ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رح

۱۸ حضرت خواجہ محمد زاہد رح

۱۹ حضرت خواجہ محمد درویش رح

۲۰ حضرت خواجہ امکنگی رح

۲۱ حضرت خواجہ بیرنگ باقی باللہ رح

۲۲ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح

Marfat.com

جائے وقوع روضہ شریف

ضلع و تحصیل، ڈاک خانہ و ریلوے اسٹیشن وغیرہ
"فتح گڑھ صاحب" پنجاب انڈیا

براستہ

سرہند بسی پٹھانان، روپڑ ننگل، چنڈی گڑھ وغیرہ

گیٹ

خانقاہ عالیہ مجددیہ روضہ شریف سرہند پنجاب
سنہ ۱۳۴۱ ہجری، مطابق سنہ ۱۹۲۲ء
میں
بمبئی کے سیٹھ لوگوں نے بنوایا

Marfat.com

سرہند

یہ شہر دہلی اور لاہور کے درمیان واقع ہے۔ آج کا سرہند شہر کئی حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ مثلاً شہر سرہند، سرہند منڈی، یا ریلوے اسٹیشن اور روضہ شریف۔

ریلوے اسٹیشن سرہند سے روپڑ ننگل، چنڈی گڑھ اور بسی پٹھانان جانے والی سڑک پر تین میل کے فاصلے پر آستانہ عالیہ مزار پُر انوار امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ جسے روضہ شریف سرہند کہتے ہیں۔

سرہند کی وجہ تسمیہ

جس جگہ آج کل شہر سرہند واقع ہے۔ وہاں پُرانے زمانے میں ایک وحشت ناک جنگل تھا۔ جس میں شیر اور دوسرے جنگلی درندے رہتے تھے۔ اس جنگل کا نام اُس زمانے میں ہندی زبان میں "سہرند" تھا ــــ "سہر" ہندی میں شیر کو ــــ اور "رند" جنگل کو کہتے ہیں

Marfat.com

اسی وجہ سے پہلے زمانے میں اُس وقت کے سکّوں پر بھی سہرند ہی لکھتے تھے۔ لفظ سرہند، سہرند سے بگڑ کر بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں شیروں کا جنگل ——— واقعی یہ سہرند ہے۔ چونکہ حضرت مجدد الف ثانی رح اور آپ کے فرزندوں کے سے شیر اس شہر میں پیدا ہوئے۔ جن میں سے ہر ایک شیر خدا تھا۔

سرہند کے آباد ہونے کا واقعہ

بادشاہ فیروز شاہ تغلق کے دورِ حکومت میں (۷۵۲ ہجری سے ۷۸۵ ہجری تک مطابق ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۱ء تک) ایک مرتبہ شاہی کارندے شاہی خزانہ لاہور سے دہلی لئے جا رہے تھے جب وہ خزانہ لے کر اِس جنگل میں سے گزرے (جہاں آجکل سرہند آباد ہے) تو کشف سے ایک شخص کو معلوم ہُوا کہ اِس جنگل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ایک ہزار سال بعد ایک جلیل القدر ولی اللہ شخص پیدا ہوگا ——— تو جو لوگ خزانہ لئے جا رہے تھے وہ سب اُس مردِ خدا کے معتقد تھے جن کو کشف ہوا تھا۔ اُس شخص نے اپنے کشف کا حال اُن لوگوں سے بیان کیا

Marfat.com

اور کہا اگر یہاں شہر بسایا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ ان آدمیوں کو بھی وہاں کی آب و ہوا، ندیوں کی کثرت، تروتازگی اور نظارے بڑے دل کش اور اچھے معلوم ہوئے اس لئے سب کو بات پسند آئی۔ اِس کے علاوہ اس کے گرد و نواح اور آس پاس کوئی اور شہر نہ تھا۔ اُس زمانے میں صرف "سامانہ" شہر تھا (جو پٹیالہ اور سنگرور کے درمیان ہے) اور سرہند سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ (سامانہ بہت پرانا شہر ہے) لوگ روپیہ داخل کرنے کے لئے سامانہ جایا کرتے تھے۔

مخدوم جہانیاں شاہؒ

جو لوگ دہلی خزانہ پہونچانے جا رہے تھے، وُہ سب کے سب حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاں رح کی خدمت میں حاضر ہُوئے اور اُن کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بادشاہِ وقت سلطان فیروز شاہ تغلق سے درخواست کریں کہ یہاں ایک شہر بنوائیں اور انہوں نے اِس مردِ خُدا کا مکاشفہ بھی عرض کیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں شاہؒ نے اُن کی درخواست کو قبول کر لیا اور اپنے وطن سے دہلی تشریف لائے ـــــ حضرت مخدوم جہانیاں شاہؒ سلطان فیروز شاہ تغلق کے

Marfat.com

پیرو مرشد تھے اُن کا وطن اوچہ شریف احمد پور شرقیہ بہاول پور (جو آج کل پاکستان میں ہے۔) جب سُلطان فیروز شاہ تغلق کو اپنے پیر و مرشد کے اچانک آنے کی خبر ہوئی تو سلطان آپ کے استقبال کے لئے دہلی سے باہر سونی پت سے آگے تک آکر بڑی عزت کے ساتھ آپکو شہر میں لایا۔ پہلی ہی مجلس میں مخدوم جہانیاں شاہ نے بادشاہ سے اپنے آنے کے مطلب کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے منظور فرماکر اُسی وقت حکم دیا کہ فلاں مقام پر شہر آباد کیا جائے۔

چنانچہ حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کے بڑے بھائی خواجہ فتح اللہ صاحب کو جو بادشاہ فیروز شاہ تغلق کے وزیر تھے، دو ہزار (۲۰۰۰) آدمیوں کو اُن کی ماتحتی میں دے کر اس کام کے لئے روانہ کیا ــــــ وہاں آکر وہ عمارت بنانے کے کام میں مشغول ہو گئے ــــــ پہلے قلعہ کی بُنیاد اس ٹیلے پر رکھی جس میں جنگل تھا۔ ابھی دیوار ایک ہاتھ اونچی بنائی تھی۔ جب دوسرا دن ہُوا تو وہ دیوار گری ہوئی پائی۔ دوسرے تیسرے دن بھی یہی ہُوا کہ جب دیوار ایک ہاتھ تیار کرتے تو رات کو گری ہوئی ہوتی۔ جب اس واقعہ کی اِطلاع بادشاہ کو ہوئی تو بادشاہ نے اِس کا علاج حضرت سیّد جلال الدین مخدوم جہانیاں شاہؒ کے سپرد کیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں شاہؒ نے اپنے خلیفہ اعظم حضرت امام رفیع الدینؒ

Marfat.com

کو جو اکثر سنام[1] میں رہتے تھے، حکم دیا کہ وہاں جا کر حقیقت حال دریافت کریں اور قلعہ بنوائیں، تاکہ قلعہ آفات سے محفوظ رہے۔ اور اپنی رہائش وہیں اختیار کریں۔ کیونکہ وہاں کی ولایت اور قطبیت بھی تمہارے ہی نام ہے۔ اور اس مردِ خدا کا مکاشفہ بھی غالباً تمہارے ہی حق میں ہے۔ اور وہ برسرِآورِ اُمت شخص تمہاری ہی نسل سے ہوگا۔ اس کے بعد حضرت مخدوم جہانیاں شاہؒ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک اینٹ عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اس اینٹ کو لے جا کر قلعہ کی بنیاد میں رکھیں۔

سرہند کا آباد ہونا

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ اپنے پیرو مرشد کے حکم سے اس مقام پر تشریف لائے۔ اور وہاں پر رہائش اختیار فرما کر قلعہ کی بنیاد ۷۶۰ھ مطابق ۱۳۵۸ء میں اس اینٹ سے رکھی جو حضرت مخدوم

[1] سنام ایک بہت پرانا شہر ہے جو آج کل ضلع سنگرور (پنجاب) کی ایک تحصیل ہے۔ قاضی ضیاء الدین سنامی کا مزار بھی سنام ہی میں ہے۔

Marfat.com

جہانیاں شاہؒ نے اُنہیں عطا فرمائی تھی۔ پھر اس معاملہ کی حقیقت کی طرف متوجہ ہوئے تو معلوم ہُوا کہ:

بادشاہ کے آدمیوں نے کسی وَلی اللہ کو زبردستی پکڑ کر بے خبری میں مزدوری پر لگا رکھا ہے۔ کیونکہ خدا کے اُس دوست نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ اِس لئے کوئی شخص اُن کو پہچانتا نہ تھا۔ اسی وجہ سے وہ اپنی باطنی توجہ سے رات کو قلعہ کی دیوار گرا دیتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ شاہ شرفُ الدین بُوعلی قلندرؒ (پانی پت) ہیں۔

حضرت امام رفیعُ الدین صاحبؒ نے اس معاملہ کو معلوم کر کے اپنے بھائی کے قصور کی معافی مانگی۔ حضرت بوعلی شاہؒ قلندر نے فرمایا کہ امام صاحب! یہ شہر اس شخص کے لئے بنایا جا رہا ہے جو تمہاری نسل سے ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے مزدوری پر لگایا ہے۔

اس پر حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر آپ اِسے گرا کیوں دیتے ہیں؟

قلندر صاحبؒ نے فرمایا کہ صرف اس واسطے کہ آپ آجائیں۔ لہذا اب آپ آگئے ہیں۔ اب آپ بے فکری سے اِس قلعہ کو بنوائیں اور کسی قسم کا وسوسہ دِل میں نہ لائیں۔ جس وقت قلعہ مکمل ہوگیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ یہ قلعہ حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کی توجہ سے بنا اور

Marfat.com

آباد ہوا ہے۔ اس لئے امام صاحبؒ وہاں پر ہی رہائش اختیار کریں اور اس کی آمدنی اپنے فقراء پر خرچ کریں۔

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کی رہائش ـــــ اور ـــــ وفات

لہذا اس دن سے امام صاحبؒ نے وہاں پر ہی اپنی رہائش اختیار فرمائی اور اپنی بقیہ زندگی وہیں گزاری۔ وہیں آپ نے انتقال فرمایا آپ کا مزار ریلوے اسٹیشن فتح گڑھ صاحب اور ریلوے لائن کے قریب ہے۔ جو روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی رح سے دو فرلانگ کے قریب ہے ـــــ بادشاہ نے حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کو بہت سے گاؤں بھی بطور نذرانہ کے دیئے اور سرہند کا انتظام بھی اُنہی کے سپرد کیا۔

اس میں شک نہیں کہ باطن کی ریاست اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنہیں حاصل تھی کیونکہ آپ وہاں کے قطب تھے۔ لہذا اس طرح سے آپ اس شہر کے قطب بانی اور حاکم قرار پائے ـــــ شہر سرہند کی آبادی اس وقت بارہ کوس میں تھی۔ سرہند کا ایک بازار تو تین کوس تک لمبا چلا گیا تھا۔ اور چھوٹے چھوٹے بازار تو ہر طرف بے شمار اور جا بجا تھے

Marfat.com

آج جہاں سوائے ایک چھوٹے سے بازار کے اور کا نام و نشان تک باقی نہیں۔ اللہ بس۔ باقی ہوس۔

سب سے پہلے سرہندی

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کے ساتھ تینؒ اور آدمی بھی آ کر اس شہر میں آباد ہوئے۔ اُس وقت سرہند میں صرف چار قبیلے تھے۔ اور وہ چاروں اِن بزرگوں کی اولاد تھے۔

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ۔ اور باقی تین اُن کے ساتھی۔

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کی اولاد "کابلی" کے نام سے مشہور تھی

۲۔ دوسرے کی "فوض داری"۔ یہ حضرت امام صاحبؒ کے بیٹوں کی اولاد سے تھے اور باپ کی طرف سے صدیقی تھے۔

۳۔ تیسرے "کرویزی" یہ بھی صدیقی تھے۔

فوض داری اور کرویزی خراسان میں مشہور شہر ہیں۔

۴۔ چوتھے "ماھرووال"۔ یہ بھی صحیح نسب سے شیخ تھے۔

اِن کے علاوہ بخاری، قاضی خانہ اور بنی اسرائیل بعد میں آ کر اُس شہر میں آباد ہوئے۔ لیکن دوسرے فرفار لوگوں سے پھر بھی سابق اور اوّل

تھے۔ اُس وقت سرہند میں قریش کے تقریباً ستائیس ۲۷ صحیح النسب قبیلے آباد تھے ــــــ اِن سب کے علاوہ ہزاروں گھر پٹھانوں اور مغلوں کے آباد تھے۔

سرہند کے آباد ہونیکے بارے میں

ایک اور روایت

کہتے ہیں کہ سلطان فیروز شاہ[لہ] تغلق جو ہندوستان کا بادشاہ تھا وہ اپنے لشکر کے ساتھ لاہور سے دہلی جارہا تھا۔ جب یہ لشکر سہرند نامی مقام پر پہونچا۔ تو لوگوں نے یہاں سے بہت جلدی گزر جانا چاہا کیونکہ سہرند کا مطلب ہے شیروں کا جنگل۔ ایسے خطرناک جنگل میں کون ٹھہر سکتا ہے۔ یہ لشکر سہرند سے ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا، تو پتہ

لہ بادشاہ فیروز شاہ تغلق بہت نیک دل اور خدا سے ڈرنے والے تھے۔ اُنھوں نے اپنی رعایا کا بہت خیال کیا اور اس کو خوش حال رکھا۔ بہت سے رفاہ عام کے کام کیے نہریں کھدوائیں مسافر خانے اور سڑکیں بنوائیں مسجدیں اور مدرسے بنوائے اور بڑے عدل و انصاف سے انتالیس ۳۹ سال تک حکومت کر کے وفات پائی۔ فیروز آباد، فیروز پور اور حصار وغیرہ شہر اُنھوں نے ہی بسائے۔

Marfat.com

چلا کہ لشکر کے ایک بزرگ تو شیروں کے جنگل ہی میں رہ گئے۔

جب اس بات کا بادشاہ کو علم ہُوا تو بادشاہ نے ایک فوجی دستہ کو حُکم دیا کہ اُن بزرگ کو لایا جائے۔ لہٰذا جب یہ دستہ اُن بزرگ صاحب کے پاس پہونچا تو کہا کہ حضرت ہم آپ کو شاہی حُکم کے تحت لینے آئے ہیں۔ لیکن اُن بزرگ صاحب نے جانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پھر دوبارہ عرض کیا کہ حضرت ہم آپ کو لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔ کیونکہ ہمیں بادشاہ کا حُکم ہے۔

بالآخر وہ بزرگ اُن کے ساتھ بادشاہ کے پاس پہونچے تو بادشاہ نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ اس جنگل میں کیوں رہ گئے تھے؟

بزرگ صاحب کا جواب

بزرگ صاحب نے جواب دیا کہ اے بادشاہ!

ہمیں سہرند میں یہ الہام ہوا ہے کہ اس جگہ ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو وحیدُ الاُمت ہوگا۔ اور دین اسلام کو نئی زندگی بخشے گا۔ اس لئے ہم سہرند سے شیروں کو نکال کر اسے انسانی بستی میں تبدیل کر دینا چاہتے ہیں۔

Marfat.com

بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ کیا آپ اکیلے ہی اِس خطرناک جگہ کو آباد کرسکیں گے؟ تو بزرگ صاحب نے کہا اِنشاءاللہ۔ بادشاہ اُن کی ہمّت دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ حضرت آپ ہمارے ساتھ رہیں اور اطمینان رکھیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ سہرند آباد ہو، اور اس کا محبوب بندہ پیدا ہو تو وہ اِس جگہ کو ہمارے ذریعے سے انسانی بستی میں تبدیل فرمادے گا۔ یہ بزرگ بادشاہ کی یہ گفتگو سُن کر مطمئن ہو گئے اور اُن کے ساتھ دہلی چلے گئے۔

سیّد جلال الدّین بخاری کی آمد

ابھی ان کو دہلی پہونچے چند ہی دِن گزرے تھے کہ بادشاہ کو اطلاع مِلی کہ اوچہ شریف سے جہاں پناہ کے پیر و مُرشد حضرت جلال الدین بخاری مخدُوم جہانیاں شاہؒ تشریف لارہے ہیں۔ لہٰذا بادشاہ ان کو لانے اور اُن کے اِستقبال کے لئے سونی پت سے بھی آگے کنور تک پہنچ گیا بادشاہ اپنے پیر و مُرشد کو دیکھتے ہی ادب و احترام سے جُھک گیا اور ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ حضرت کی تشریف آوری کا کس زبان سے شُکریہ ادا کروں۔ کیا یہ گنہگار اجا تک

Marfat.com

تشریف آوری کا مقصد معلوم کر سکتا ہے؟۔

مخدوم جہانیاں شاہؒ نے دنیا داری اور آدابِ بادشاہی کا خیال کئے بغیر جواب دیا۔

سُلطان! اُوچہ کے آس پاس کے لوگ مالیئے کی رقم دہلی پہنچانے میں تکلیف اور بہت دُشواری محسوس کرتے ہیں۔

بادشاہ نے عرض کیا کہ پھر جیسا حضرت حُکم دیں اُس پر عمل کیا جائے۔

مخدوم صاحبؒ نے جواب دیا، ہم چاہتے ہیں کہ دہلی اور اوچہ کے درمیان ایک نیا شہر بسایا جائے۔ اور شاہی مالیہ اِس نئے شہر میں جمع کرایا جائے۔

سرہند شہر بسانے کیلئے
بادشاہ کا حُکم

بادشاہ کو سہرند اور ان بزرگ کا واقعہ یاد آگیا اور ہنستے ہوئے کہا کہ حضرت کے حُکم کی ضروری اور فوری تعمیل کی جائے گی ــــــ اور سہرند میں ایک نئی آبادی بسادی جائے گی۔

چنانچہ بادشاہ نے اُسی وقت اپنے وزیر، مقرب خاص خواجہ فتح اللہ

Marfat.com

صاحب کو دو ہزار 2000 سوار دے کر حکم دیا کہ:۔
سرہند کی آبادکاری اور قلعے کی تعمیر کا کام فوراً شروع کرا دیا جائے۔

سرہند کے قلعے کی تعمیر

خواجہ فتح اللہ صاحب معماروں، مزدوروں کو ساتھ لے کر سرہند پہونچے۔ اور جنگل کی صفائی شروع کرادی۔ اِن میں بہت سے آدمیوں کو فوجیوں نے بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا دیا۔ سب سے پہلا کام قلعے کی تعمیر کا تھا۔ ہزاروں آدمی قلعے کی دیوار کے کام میں لگ گئے۔ اور دیوار بننی شروع ہو گئی۔ مگر جب دوسرے دِن وہاں جا کر دیکھتے تو وہ دیوار گِری ہوئی ہوتی۔

ہر روز دیوار گرتی رہی

دوسرے دِن پھر تمام دِن بھر دیوار بناتے، مگر اگلے دِن پھر اُسی طرح سے گِری ہوئی پاتے۔ دو چار روز تک تو لوگ یہی سمجھتے رہے کہ اتفاقیہ گِر جاتی ہے۔ مگر جب ہفتہ بھر تک یہی ہوتا رہا۔ تو بنانے

والوں کے کان کھڑے ہوئے کہ ضرور کوئی وجہ ہے۔ یہ معاملہ دیکھ کر خواجہ فتح اللہ صاحبؒ نے اس نئی آفت کی بادشاہ کو اطلاع دی کہ،

ہر روز قلعے کی دیوار بنائی جاتی ہے اور رات کو ڈھے جاتی ہے لہذا ہم لوگ سخت پریشان ہیں، کہ یہ کیا اسرار اور کیا بھید ہیں؟ اگر یہ عمل یوں ہی جاری رہا۔ تو یہ کام قیامت تک جاری رہے گا۔ اور اس قلعے کی تعمیر کبھی بھی مکمل نہ ہو سکے گی ——— حضور والا سے عرض ہے کہ آپ اپنے گراں قدر مشورے اور تدبیر عالی سے بندگانِ خدا کو سرفراز فرمائیں۔ تاکہ یہ کام اپنے انجام کو پہونچے۔ ورنہ یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔

حضرت امام رفیع الدین صاحبؒ کی سرہند میں آمد

بادشاہ نے فتح اللہ صاحبؒ کا تحریر نامہ مخدوم جہانیاں شاہؒ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا کہ حضرت! اس مشکل کا حل ہم گنہ گاروں کے بس کا نہیں ہے۔ اِسے بھی آپ ہی دور فرمائیں حضرت مخدوم رحؒ نے آنکھیں بند کر لیں اور مراقبے میں چلے گئے

ذرا دیر کے بعد آنکھیں کھولیں، اور اپنے خلیفہ امام نماز حضرت رفیع الدینؒ صاحب کو طلب کیا۔ جب یہ آ گئے، تو انہیں حکم دیا کہ رفیع الدین! اپنے بھائی خواجہ فتح اللہ کے پاس سہرند تم جاؤ ـــ اور اپنی نگرانی میں قلعے کی تعمیر کا کام انجام دو۔

امام رفیع الدین صاحب کو بھی اِس مشکل کا پتہ لگ گیا تھا۔ کیونکہ خواجہ فتح اللہ صاحب اُن کے حقیقی بڑے بھائی تھے۔ اُنہوں نے اپنے بھائی کو سب کچھ پہلے ہی بتا رکھا تھا۔ امام رفیع الدین صاحبؒ اپنے پیر و مرشد صاحب کا حکم ملتے ہی سہرند پہونچنے کی تیاری کرنے لگے ـــ حضرت مخدوم جہانیاں شاہ رح نے روانہ ہونے کے وقت ایک اینٹ دی، اور فرمایا کہ اس اینٹ کو بنیاد میں رکھ دینا۔ یہ اینٹ تمہاری مشکلات کو دُور کر دے گی، اور وہ صاحب بھی سامنے آ جائیں گے جو دیوار کی تعمیر میں آڑے آ رہے ہیں۔

امام اسی وقت سہرند روانہ ہو گئے۔ اور وہاں پہونچ کر اینٹ قلعے کی بنیاد میں رکھ کر تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ وہ پہلی رات بڑی ہی بےچینی کی تھی۔

خواجہ فتح اللہ اور امام رفیع الدینؒ صاحب کو نتیجے کا بڑی بےچینی سے انتظار تھا۔ دوسرے دِن صبح کو جو دیکھا تو دیوار جوں کی توں صحیح

سلامت کھڑی تھی۔

امام صاحبؒ کام کا جائزہ لیتے ہوئے اس جگہ پہونچے جہاں بیگار کے لوگ کام میں لگے ہوئے تھے، انھوں نے دیکھا کہ ایک شخص اُنہیں خوف ناک نظروں سے گھور رہا ہے۔ امام رفیع الدین صاحب نے اُس شخص کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا حضرت آپ یہاں کہاں؟ اِدہر میرے پاس آجائیے۔

حضرت بُوعلی شاہ قلندرؒ کا غصّہ

اُس شخص نے غصّے سے جواب دیا کہ جلال الدین مخدومؒ سے کہہ دینا کہ ہم نے تیرا خیال کیا ہے۔ ورنہ تیری ایک اینٹ کی حیثیت ہی کیا تھی۔ ہم اُسے بھی اکھاڑ پھینکتے ____ امام صاحب نے بڑی عاجزی سے کہا کہ حضرت آپ اتنے ناراض کیوں ہیں۔ ہم گنہ گاروں پر اس قدر غصہ کیوں ہے؟ کیا آپ اس شہر کی تعمیر سے ناخوش ہیں؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ یہ کیا انصاف ہے تیرے بھائی فتح اللہ کے آدمی ہمیں بھی بیگار میں پکڑ لائے۔ لہذا ہم نے بھی سوچا کہ چلو بیگار میں کام لیتے ہو تو لیتے رہو۔ کب تک لوگے۔ آخر کار عاجز آ کر

اور تھک ہار کر بھاگ کھڑے ہو گئے۔

امام صاحب نے نہایت عاجزی و انکساری سے جواب دیا کہ:
یہ لوگوں کی بدنصیبی اور کور چشمی ہے کہ وہ شیخ شرف الدین بو علی شاہ قلندر سے واقف نہیں ہیں۔ اگر انہیں آپ کی ذاتِ گرامی کا علم ہوتا تو وہ ایسی غلطی ہرگز نہ کرتے۔ اب آپ انہیں معاف کر دیں اور قلعے کی تعمیر کا کام مکمل ہو جانے دیں۔

بو علی شاہ قلندر نے فرمایا کہ رفیع الدین!
تُو وہ صحیح آدمی ہے جو اس کام پر مقرر کیا گیا ہے۔ شاید تجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ شخص جس کے لئے یہ شہر بنایا جا رہا ہے وہ تیری ہی نسل سے پیدا ہو گا۔ لہٰذا اب ہم خود بھی اِس قلعے اور شہر کی تعمیر میں تیرا ہاتھ بٹائینگے۔

اس کے بعد امام صاحب اور بو علی شاہ قلندر کی زیر نگرانی میں قلعے اور شہر کی تعمیر کا کام ہونے لگا۔ اور جو پہلے سہرند (یعنی شیروں کا جنگل) تھا ایک مدت گزرنے کے بعد سرہند ہو گیا۔ اور پھر ایسا وقت آیا کہ اسے سرہند کہا جانے لگا۔ امام رفیع الدین صاحبؒ سرہند میں آباد ہو گئے اور پھر ان کی چھٹی نسل میں شیخ عبدالاحدؒ کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جنہیں حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح کہتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت مخدوم شیخ عبدالاحدؒ فاروقی سرہندی

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے لیکر حضرت مخدوم شیخ عبدالاحدؒ تک آپ کے نسب نامہ کے تمام بزرگ امت محمدیہ کے بڑے بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ حضرت مخدوم شیخ عبدالاحدؒ حضرت مخدوم الف ثانی کے والد بزرگوار ہیں آپ حضرت زین العابدینؒ کے بڑے بیٹے اور شیخ عبدالحیؒ کے پوتے تھے۔ شہر سرہند کی ظاہری و باطنی ریاست آپ کے سپرد تھی۔

آپ ہندوستان کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔ آپ نے شروع جوانی ہی میں ظاہری علوم حاصل کر لئے تھے ——— پھر عبدالقدوس گنگوہیؒ کی خدمت میں پہونچے اور باطنی سلوک ختم کئے۔ حضرت عبدالقدوسؒ گنگوہی سلسلہ چشتیہ کے بڑے بڑے مشائخ میں سے تھے۔ آپ کا مزار گنگوہ شریف میں ہے۔ حضرت مخدومؒ کو اپنے آباء واجداد سے خلافت سہروردیہ حاصل تھی ——— پھر بھی سلوک چشتیہ شیخ عبدالقدوسؒ گنگوہی سے حاصل کیا۔ چند ایک کتب جو ظاہری علم میں سے باقی رہ گئیں تھیں، تو شیخ گنگوہیؒ نے حکم دیا کہ وہ بھی ختم کر کے آؤ۔ اس پر آپ نے عرض کیا کہ حضرت اس وقت تک آپ کی عمر نے وفا نہ کی، آپ زندہ نہ رہے

Marfat.com

تو پھر میں کہاں جاؤں۔ شیخ گنگوہی رح نے اپنے خلیفہ و قائم مقام اور اپنے وقت کے قطب شیخ رکن الدین کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت مخدوم جب ان کتابوں کو ختم کر کے آئے، تو شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح کا انتقال ہو چکا تھا۔ تو پھر شیخ رکن الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلوک باطنی میں سے جو کچھ باقی رہ گیا تھا وہ اُن سے پورا کیا۔

اِس کے علاوہ حضرت مخدوم رح نے شاہ کمال کیتھلی رح سے بھی باطنی حصہ بہت کچھ حاصل کیا۔ شیخ کمال کیتھلی رح قادری سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ حضرت مخدوم رح نے شاہ کمال کیتھلی رح کی خدمت میں رہ کر قادری سلوک کو پورا کیا۔

حضرت مجدّدُ الفِ ثانی رح کے متعلق

پہلے بزرگوں کی بشارتیں

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح ایک روز جنگل میں مراقبہ میں بیٹھے تھے کہ آسمان سے ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا جس سے تمام جہان روشن ہو گیا۔ اور دم بدم اس کی روشنی بڑھتی گئی۔

Marfat.com

اس نور سے تمام گذشتہ اور آئندہ اولیار نے نور حاصل کیا۔ آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کس شخص کا نور ہے ____ الہام ہوا کہ اس نور کا مالک تمام اُمّت سے افضل ہوگا جو آپ کے پانچ سو سال بعد پیدا ہوگا، اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کریگا وہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہوگا، جو اس کی زیارت کرے گا۔ اُس کے فرزند اور خلیفے بارگاہِ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح

کی پیشین گوئی

آپ کے والد حضرت شیخ مخدوم رح سے فرمایا کہ:-

ہمارے کشف کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کے ایک فرزند نرینہ پیدا ہوگا۔ جس کے نور سے تمام جہان مشرق سے مغرب تک منوّر ہو جائے گا۔ بدعت و گمراہی ملیامیٹ ہو جائے گی۔ اُس کا سلسلہ تمام عالم میں پھیل جائے گا ___ اُس کے باطنی کمالات اس کے فرزند و خلفار کے وسیلے قیامت تک قائم رہیں گے۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا

Marfat.com

تو میں اس کی خدمت کروں گا۔ اور اُس کی خدمت کو قرب الٰہی کا وسیلہ بناؤں گا۔

حضرت شیخ نظام الدین نارنولیؒ

کی پیشین گوئی

جب ہندوستان کا بادشاہ مُرتد ہُوا، اور اسلام کمزور ہوگیا تو لوگ شیخ نظام الدینؒ نارنولی کی خدمت میں گئے، اور غلبۂ کفر کے بارے میں دفعیہ کے لئے دُعا کی درخواست کی ـــــــ آپ نے بڑی توجہ کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا جو تمام اولیائے اُمّت سے افضل ہوگا۔ اس کی توجہ سے کفر و بدعت کی ظلمت نور اور سنت سے بدل جائے گی اور اسلام کو رونق حاصل ہوگی شریعت وطریقت کو زیب وزینت حاصل ہوگی، اور شرع کے خلاف سب طریقے منسوخ ہو جائیں گے۔ اُس کے وجود کے نور سے تمام جہان مشرق سے مغرب تک نور ہی نور ہو جائے گا۔ اور ارشاد کا سلسلہ قیامت تک رہے گا۔

Marfat.com

غرض یہ کہ اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں کی آپ کی پیدائش کے بارے میں بشارتیں اور پیشین گوئیاں ہیں جو یہاں اختصار کی وجہ سے بیان نہیں کی گئیں۔

نجومیوں کا آپؒ کے پیدا ہونے کی خبر دینا

جب ہندوستان کے بادشاہ کے ظلم و ستم کی تکلیف سے خلقت گھبرا اُٹھی تو لوگوں نے نجومیوں سے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ ہمیں کب اِس آفتِ دین و دنیا سے نجات دے گا؟

نجومیوں نے چالیس دن کی مہلت کے بعد بتایا کہ ہم نے اپنے علم میں خوب غور کرکے معلوم کیا ہے کہ عنقریب ہی ایک شخص پیدا ہوگا کہ اس جیسا پہلے کوئی اِس اُمّت میں نہ پیدا ہُوا ہے اور نہ بعد میں ہوگا ــــــ اُس کی توجہ سے دین اسلام میں ترقی اور تروتازگی پیدا ہوگی۔ کفر و بدعت مغلوب ہو جائیں گے۔ مُلحد بے دین لوگ بے عزت اور ذلیل و خوار ہونگے۔ گمراہی اور بے دینی جڑسے

اولیار کا سردار ہوگا۔

آپؒ کی والدہ

حضرت مجدّد الف ثانی رؒ کی والدہ بہت نیک صالحہ خاتون تھیں نماز، روزہ کی بیحد پابند تھیں۔ دہلی اور کانپور کے درمیان ضلع اٹاوہ کے قریب ایک قصبہ سکندرہ ہے۔ وہاں ایک بزرگ رہتے تھے آپ اُن کی صاحبزادی تھیں۔ اُن کے بطن سے سات صاحبزادے پیدا ہوئے۔

۱۔ اوّل شیخ شاہ محمد صاحبؒ۔ جنھوں نے حضرت مخدومؒ سے ظاہری و باطنی تعلیم پائی تھی۔

۲۔ دوسرے شیخ محمود صاحبؒ۔ جو حضرت باقی باللہ کے مُرید تھے۔

۳۔ تیسرے جن کا نام اور کیفیت معلوم نہ ہوسکی۔

۴۔ چوتھے حضرت شیخ احمد امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانیؒ سرہندی

۵۔ پانچویں شیخ غلام محمد صاحبؒ۔

۶۔ چھویں شیخ مودود صاحبؒ

۷۔ ساتویں۔ آپ کا نام اور حالات معلوم نہ ہوسکے۔ یہ سب کے سب عالم

دکامل تھے۔

حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کی پیدائش

آپ کی پیدائش سنہ ۹۷۱ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۳ء چودہ ۱۴ شوال المکرم جمعہ کی رات میں سرہند میں ہوئی۔
آپ کے وجود کے نور سے تمام جہان اور اہلِ جہان منور ہوگئے
آپ کا نام مبارک "شیخ احمد (سرہندی) ہے۔
کنیت ابوالبرکات، لقب بدرالدین، خطاب و منصب قیوم زماں، خزینۃ الرحمۃ اور مجدد الف ثانیؒ ہیں۔ مذہب و مسلک حنفی ہے۔ طریقہ آپ کا مجدّدیہ نقشبندیہ ہے ــــــ اِس کے علاوہ قادریہ، سہروردیہ اور چشتیہ بھی ہے۔

اکبر بادشاہ کا خواب

جس رات آپ پیدا ہوئے۔ اُس رات اکبر بادشاہ نے ایک وحشت ناک خواب دیکھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ شمال سے ایک تیز و

Marfat.com

تُند آندھی اُٹھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے اکبر بادشاہ کو تخت سمیت اپنی گرفت میں لے لیا۔ بادشاہ نے بڑے ہاتھ پاؤں مارے لیکن کوئی بس نہ چلا۔ آندھی نے بادشاہ کو تخت سمیت زمین پر پٹخ دیا ــــ

اکبر نے خواب سے بیدار ہوتے ہی خواب کی تعبیر بتانے والوں کو طلب کیا۔ اور ان سے اپنا خواب بیان کر کے تعبیر طلب کی۔ اُنمیں سے ایک نے ڈرتے ڈرتے تعبیر بیان کی کہ جہان پناہ!

آج کسی ایسے بچے کی پیدائش ہوئی ہے جو بڑا ہو کر آپ کے آئین سلطنت کو متزلزل کر دے گا۔

یہ سُن کر بادشاہ بہت ڈرا۔ لیکن یہ کام بھی بہت دُشوار تھا کہ پورے ہندوستان کے اُن بچوں کا پتہ چلایا جائے جو اُس رات میں پیدا ہوئے تھے۔

دوسرا واقعہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے دنوں میں بادشاہِ ہند کا تخت اُلٹ گیا۔ پھر لوگوں نے اُسے درست کیا، پھر سرنگوں ہو گیا غرض یہ کہ کئی مرتبہ ایسا ہی ہُوا ــــ اسی اثنار میں بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ شمال کی طرف سے (یعنی سرزمین پنجاب ہند) کی طرف سے

Marfat.com

یک لخت تیز و تند ہوا آئی اور بادشاہ کو مع تخت کے اُٹھا کر زمین پر دے پٹکا۔

کہتے ہیں کہ اِس خواب سے بادشاہ اِتنا ڈرا کہ اُس کی سات روز تک زبان بند رہی۔

ارکانِ سلطنت کی پریشانی

لہٰذا ارکانِ سلطنت یہ دیکھ کر بہت حیران و پریشان ہوئے اور سب نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کو ان دنوں کیا ہو گیا ہے اور اس کو کونسا مرض لاحق ہو گیا ہے کہ اس حال میں گرفتار ہے۔ اِس تقصیر کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ چنانچہ وہ تمام حاذق اور بڑے بڑے ماہر طبیبوں کو اکٹھا کر کے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ جب بادشاہ نے ساتویں دن گفتگو کی، تو کہنے لگا کہ مجھے کوئی مرض اور بیماری نہیں ہے اور پھر اُس نے اپنا خواب بیان کیا۔

بادشاہ کا خواب سُنتے ہی

تمام اہلِ عقل تاڑ گئے، اور سمجھ گئے، اُنہیں اس بات کا کامل

اور پختہ یقین ہوگیا کہ بادشاہ پر کوئی آسمانی بلا نازل ہوگی، جو اس کے باطل اور غلط رسم و آئین کو درہم برہم کردے گی۔

خانِ اعظم اور سید صدرِ جہاں جنہوں نے اس سے پہلے ہی خواب دیکھ لئے تھے ـــــ اور نجومیوں سے بھی یہ بات تحقیق کر چکے تھے ـــــ اس کے علاوہ شاہی تخت کو کئی مرتبہ اُلٹتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔ اِن سب خبروں کی وجہ سے انہوں نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا کہ جہاں پناہ حضرت مجدد الف ثانی رح پیدا ہونگے۔ یہ سُن کر بادشاہ پر رُعب چھا گیا۔ اور تفکرات میں کھو گیا۔

واقعہ

آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ میرے فرزند شیخ احمد رح کی پیدائش کے بعد مجھے بے ہوشی سی ہوگئی، تو کیا دیکھتی ہوں کہ تمام اولیائے اُمت ہمارے گھر میں آئے ہیں اور مجھے مبارک باد دے رہے ہیں اور ایک شخص کہہ رہا ہے کہ،

"اللہ تعالےٰ نے گذشتہ اور آئندہ تمام اولیاء کے سارے کمال اپنے فضل و کرم سے شیخ احمد رح کو عطا فرما دیئے اور اسے اپنی رحمت

کا خزینہ بنا دیا ہے۔ دوستو اس کی زیارت کرو ۔ کیونکہ پروردگار کا حکم ہے کہ جو شخص اِن کی زیارت کرے گا تو میں اس کے گناہ بخشدونگا اور قیامت کے دِن اُس کو اپنے مقرّبوں میں شامل کروں گا۔

واقعہ

آپ کے والد حضرت مخدوم رح فرماتے ہیں کہ میں اپنے فرزند شیخ احمدؒ کی پیدائش کے دِن کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے ہیں ــــــ تمام انبیاء اور آسمانی فرشتے آپ کے ساتھ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ آپؐ نے بڑی خوشی سے بچے کو اپنی گود میں لے کر اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی، اور فرمایا کہ یہ میرا فرزند ہے۔ میرے تمام کمالات کا وارث، میرا قائم مقام اور میری اُمّت کے دُنیاوی اور اُخروی کارخانے کو سنبھالے گا۔

واقعہ

شیخ عبدالقدوس رح گنگوہی کے خلیفہ اور حضرت مخدوم رح کے پیر و مُرشد شیخ عبدالعزیز رح فرماتے ہیں کہ حضرت مجدّد الف ثانی رح کی

Marfat.com

پیدائش کے دن میں سرہند میں تھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے فرشتے گروہ کے گروہ خانہ کعبہ پر آرہے ہیں، اور وہاں سے پھر سرہند کی طرف آتے ہیں، اور خانہ کعبہ پر نور کے ہزار جھنڈے گاڑے ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ کی چھت پر منادی کر رہے ہیں کہ:-

لوگو! آج رات ملکِ ہند میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ دین اسلام کو عزت دے گا۔ اور بدعت و گمراہی کو برطرف کر دے گا۔ سنتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرے گا اور وہ تمام اولیائے اُمّت سے افضل ہوگا۔

آپ کا بچپن

آپ عام بچوں کی طرح سے کبھی روتے چلاّتے نہ تھے، نہ کبھی ننگے ہوتے۔ اگر اتفاقاً کسی موقعہ پر آپ کا بدن ننگا ہوگیا تو فوراً ڈھک لیتے۔ ہمیشہ خوش رہتے۔ آپ ہر دل عزیز تھے۔ جو کوئی بھی آپ کو دیکھتا محبت سے بے اختیار ہو جاتا۔ ایک مرتبہ آپ شیر خوارگی کے زمانہ میں بیمار ہوگئے، بے حد کمزور ہوگئے۔ اتفاق سے شاہ کمال کیتھلی رح تشریف لے آئے۔ آپ کے والد آپ کو شاہ کمال

Marfat.com

کی خدمت میں لے آئے کہ بچے کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرض سے بچے کو شفا عطا فرمائیں۔ جب شاہ کمال رح نے بچے کو دیکھا تو تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ کے والد مخدوم رح کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کس کی تعظیم کی ہے۔ شاہ کمال رح نے فرمایا کہ ہم نے اس بچے کی تعظیم کی ہے جو تمام اولیائے اُمّت سے افضل ہے، عنقریب یہ بچہ آفتاب بن کر چمکے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔

اِس کے بعد حضرت شاہ کمال رح نے اپنی اُنگلی بچے کے منہ میں دے دی۔ بچہ انگلی چوسنے لگا، کچھ دیر کے بعد شاہ کمال رح نے اپنی انگلی کھینچ لی اور فرمایا کہ بابا بس کرو بس اتنا ہی کافی ہے۔ کچھ ہماری اولاد کے لئے بھی رہنے دو۔ تم نے تو تمام قادریہ سلسلہ کی نعمتیں ہم سے لے لیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا جو خرقہ اُن کے پاس امانت تھا، وہ اپنے پوتے شاہ سکندر کو دے کر فرمایا کہ یہ حضرت مجدّد الف ثانی رح کو دے دینا۔

حضرت مجدّد الف ثانی رح کی عمر ابھی سات سال کی تھی کہ حضرت شاہ کمال رح کا اِنتقال ہوگیا اور اَسّی ۸۰ سال کی عمر پائی۔ آپ کا مزار کیتھل میں زیارتِ خاص وعام ہے۔ کیتھل ہریانہ میں ضلع کوروکشیتر میں ہے۔

Marfat.com

جو سرہند سے تقریباً اسّی میل کے فاصلے پر ہے۔

آپکی تعلیم

جب آپ پڑھنے کے لائق ہوئے تو آپ کو مدرسہ میں بٹھایا گیا۔ بہت تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا، پھر ابتدائی تعلیم اپنے والد شیخ مخدوم عبدالاحد سے ہی حاصل کی۔ اس کے بعد آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور مولانا کمال الدین کشمیریؒ سے معقولات کی کتابیں پڑھیں۔ اور حدیث کی کتابیں مولانا شیخ محمد یعقوب کشمیری رح سے پڑھ کر سند حاصل کی۔ آپ نے بالغ ہونے سے پہلے پہلے تمام ظاہری علوم سے فراغت حاصل کر لی ——— اس کے بعد آپ اکبرآباد (آگرہ) تشریف لے گئے۔ ان دنوں وہاں علماء کی بڑی شہرت تھی، آپ کو بھی اُن سے ملنے کا شوق ہوا ——— وہاں اکثر علماء سے ملاقات کی۔ آپ کی علمی استعداد اور ذہانت دیکھ کر وہ سب کے سب حیران رہ گئے۔ اور پھر بہت سے علماء آپ کے درس میں حاضر ہونے لگے۔

Marfat.com

دو بھائی

بادشاہ اکبر کے وزیر ابوالفضل اور فیضی یہ دونوں بھائی بڑے عالم فاضل تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کی شہرت علماء، مشائخ اور اراکین سلطنت تک پہونچی۔ تو وہ بھی بھائی حضرت کی خدمت میں پہونچے۔ آپ کا خلوص و محبت دیکھ کر وہ بھی بیحد متاثر ہوئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ابوالفضل سے بعض مسائل اور اس کی حرکات کی وجہ سے آپ کو اختلاف ہوگیا۔ آپ نہایت غصے کے ساتھ ابوالفضل کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اس کی آشنائی ترک کردی پھر اس نے آپ سے بہت مرتبہ معافی مانگی اور کئی بار آپ کے درِ دولت پر حاضر ہوکر معافی کا طلب گار ہوا ـــــ مگر آپ نے پھر کبھی سلام کلام تک نہ کی۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد کسی وجہ سے جہانگیر بادشاہ کے اشارے سے ابوالفضل قتل کردیا گیا۔

ابوالفضل کا پورا واقعہ اور مناظرہ وغیرہ جو اس نے حضرت سے کیا۔ اور جو اس نے بے ادبی کی حرکات کیں وہ سب کتاب "روضۃ القیومیہ" میں مفصل درج ہے، یہاں بیان طول ہوجانے

Marfat.com

فرمایا کہ میں تین روز سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی لڑکی کی شادی شیخ احمدؒ سے کردو۔ تم اس بات کو کیوں نہیں مانتے۔ اگر اب بھی نہ کروگے تو تمہارا ایمان سلب کرلیا جائے گا۔ یہ وُہی شیخ احمدؒ ہیں جن کے لئے تم کو بار بار کہا جارہا ہے۔

دوسرے دِن حضرت شیخ سُلطان نے اپنی لڑکی کی شادی حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے ساتھ کردی۔ آپ اپنی بیوی کو لے کر واپس سرہند تشریف لے آئے۔

شیخ سُلطان نے بیٹی کے جہیز میں بہت سامان اور مال ودولت بھی دیا۔

پُرانی حویلی

شادی کے بعد آپ نے اپنے والد کی حویلی بنوائی۔ جہاں آج کل آپ کا روضۂ مبارک ہے۔ یہی آپ کی اولاد کا محلہ تھا۔ حویلی کے قریب ہی آپ نے ایک مسجد تعمیر کرائی۔ آپ جب کبھی اپنے بھائیوں کو یاد فرماتے تو پُرانی حویلی والے فرمایا کرتے۔ اسی وجہ سے آپ کے بھائیوں کی اولاد کا لقب "پُرانی حویلی والے" پڑ گیا۔

آپ کے والد حضرت شیخ عبدالاحدؒ کی وفات

اکبر آباد آگرہ سے واپس آنے اور شادی کرنے کے بعد آپ اپنے والد ہی کی خدمت میں رہے۔ اور اُن سے باطنی کمالات کا فیض حاصل کیا۔ جب آپ کے والد کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے تمام فرزندوں کو بُلایا اور اُن کے سامنے خرقہ خلافت جو سلسلۂ سہروردیہ میں اپنے آباؤ اجداد سے حاصل تھا۔ خرقہ خلافتِ چشتیہ جو شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح سے حاصل کیا تھا۔ خرقہ خلافتِ قادریہ جو شاہ کمال کیتھلی رح سے حاصل ہوا تھا وہ سب کچھ حضرت مجدد الف ثانی رح کو عنایت فرما کر اپنا قائم مقام اور جانشین قرار دیا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رح قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، اور نقشبندیہ چاروں سلسلوں میں لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ مگر آقائے نامدار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع کی وجہ سے اپنے مریدوں کو خواہ وہ کسی سلسلہ میں

Marfat.com

ہوں خلافِ شرع کاموں سے مثلاً رقص وسماع وغیرہ سے بالکل منع فرماتے تھے ـــــ آپ کے والد نے ۱۰۰۷ھ ہجری میں اِس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔ اور سرہند کے قبرستان میں سپردِ خاک ہُوئے۔ جو حضرت کے روضۂ شریف سے ایک میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب بسی پٹھانان کے قریب ہے۔

سرہند کا قبرستان

ایک دن آپ اپنے جدّ اکبر حضرت امام رفیع الدین رح کے مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے..... تو فاتحہ کے بعد اہلِ قبرستان کی بخشش کے لئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی اس قبرستان سے عذاب رفع ہو جائے۔ تو الہام ہُوا کہ ایک ہفتہ کے لئے اس قبرستان سے عذاب اُٹھا لیا گیا ـــــ آپ نے دوبارہ عرض کی، الٰہی تیری رحمت کی کوئی حد نہیں ہے اور زیادہ کر ـــــ پھر الہام ہُوا کہ ایک مہینہ کے لئے اِس قبرستان سے عذاب اٹھا لیا گیا ـــــ آپ نے تیسری مرتبہ پھر اِلتجا کی ـــــ تو حکم ہُوا کہ ایک سال کے لئے اس قبرستان کا عذاب بند کر دیا گیا ـــــ

Marfat.com

آپ نے پھر عاجزی کی، تو حکم ہُوا کہ تمہاری خاطر قیامت تک اس قبرستان سے عذاب دور کر دیا گیا۔

ایک مرتبہ آپ اپنے والد محترم مخدوم عبدالاحدؒ کے مزار کی زیارت کے لئے گئے ـــــ تو اِس حدیثِ پاک کا خیال آیا کہ: جب کوئی عالم کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے تو چالیس۴۰ روز تک اِس قبر سے عذاب دُور کر دیا جاتا ہے۔

یہ خیال آتے ہی آپ کو اِلہام ہُوا کہ آپ کے یہاں آنے کی وجہ سے اس قبرستان سے قیامت تک عذاب دُور کر دیا گیا۔

مشرقی پنجاب ہندوستان میں

پیغمبروں کے مزارات

پنجاب میں شہر سرہند کے جنُوب مشرق کی طرف ایک گاؤں براس ہے وہاں ایک اونچا ٹیلا ہے۔ اُس پر ایک چاردیواری ہے جس میں پیغمبروں کے مزارات ہیں۔ مگر آج سب قبروں کے نشانات قائم نہیں ہیں۔ ـــــ حضرت امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمدؒ

Marfat.com

سرہندی نے ایک مرتبہ وہاں ظہر کی نماز ادا فرمائی. تو ان کو بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ یہاں پیغبروں کے مزار ہیں۔ حضرت نے ان انبیاء علیہم السلام سے ملاقات بھی کی. اور ان انبیاء نے فرمایا کہ ہم اِسی مقام پر آرام کئے ہوئے ہیں ــــــ ان کی تعداد میں تین پیغمبر مُرسل وہاں پر مدفون ہیں . اگر چاہوں تو میں اُن کے نام بھی بتلا سکتا ہوں.

اس لئے بھی شہر سرہند کو شرف اور عزت حاصل ہے.

حضرت خواجہ باقی باللہ سے ملاقات

آپ ۱۰۰۹ھ ہجری مطابق ۱۵۹۹ء میں سرہند سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے. جب آپ دہلی پہونچے تو مولانا کشمیری کے

نوٹ

ضروری ہے ، اگر آپ نے اس بارے میں زیادہ معلومات حاصل کرنی ہوں تو آپ اس کے بعد آج ہی ہماری کتاب "باغ اولیائے پنجاب وانبیائے پنجاب" منگواکر پڑھیئے ، تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ پنجاب میں کیسی کیسی ہستیاں ہوئیں.

Marfat.com

ہاں ٹھہرے، جو شروع ہی سے آپ کے معتقد تھے۔ مولانا نے حضرت خواجہ باقی باللہ کے کمالاتِ باطنی اور کرامات کا آپ سے ذکر کیا۔ یہ سُن کر آپ کو خواجہ صاحب سے ملنے کا بہت شوق ہوا۔ اور آپ خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحب آپ سے بڑی محبت اور مہربانی سے پیش آئے۔ خواجہ صاحب نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا، کہ یہ وُہی فرزند ہے جس کی خبر خواجہ نقشبندی رح اور خواجہ امکنگیؒ نے دی تھی۔

خواجہ صاحب نے آپ سے پُوچھا کہ آپ سرہند سے یہاں کیسے تشریف لائے؟ —— پھر خواجہ صاحب نے خود ہی فرمایا کہ آپ حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں —— لیکن اگر کچھ دِن آپ میرے پاس رہ جائیں تو خُدا سے اُمید ہے کہ آپ کو بہت کچھ حاصل ہو جائے گا۔

لہٰذا آپ خواجہ صاحب کے کہنے سے وہاں پر رُک گئے۔ خواجہ صاحب نے آپ کو خلوت میں لے جا کر خواجگان کے طریقے کے مطابق آپ کو بیعت فرمایا۔ اِس کے بعد آپ کو دِن بدن عُروج حاصل ہوتا گیا —— پھر آپ تھوڑے ہی عرصے میں تمام اولیائے اُمت سے سبقت لے گئے۔ خواجہ صاحب نے ۱۵ رجب المرجب ۱۰۰۹ھ کو نسبت خاصیہ سے اِلقا فرما کر اور کامل اجازت و خلافت دے کر

Marfat.com

آپ کو معتبر اصحاب کے ساتھ سرہند کی طرف رُخصت فرمایا۔

خواجہ صاحب کا آپ کے متعلق مشاہدہ

حضرت خواجہ صاحب باقی باللہ رحؒ نے اپنے ایک مُرید کو حضرت مجدد الف ثانی رحؒ کی نسبت لِکھا کہ ایک شخص شیخ احمدؒ نام، سرہند کا رہنے والا کثرتِ علم اور قوّتِ عمل کرنے کے لئے چند روز میرے پاس رہا۔ میں نے اُس کی حالت سے بہت عجائبات کا مشاہدہ کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی دِن وہ آفتاب ہوگا، جس سے تمام جہان روشن ہوجائے گا۔

خدا تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اُس کے کامل احوال کا مجھے پُختہ یقین ہوگیا ہے۔ اِس شیخ احمد سرہندی کے بھائی اور رشتہ دار بھی ہیں جو سب کے سب صالح اور عالم ہیں —— اور اُس کے فرزند بھی اسرارِ الٰہی اور جواہرِ عالیہ ہیں۔ وہ سب بڑی استعداد کے مالک ہیں۔ امید ہے کہ اُن میں سے ہر ایک چراغ ہوگا۔ جس سے جہاں اور اہلِ جہاں روشن ہوں گے۔

غرض یہ کہ خواجہ صاحب آپ کی فضیلت اور قابلیت دیکھ کر خدا

Marfat.com

تعالیٰ کے بیحد شکرگزار ہوئے کہ ایسے شخص کی روحانی تکمیل کے لئے اُنہیں منتخب کیا گیا۔ اکثر فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت مجدد الف ثانی رح کو نسبت کی امانت دے کر بری الذمہ ہو گیا ہوں ـــــ اور فرماتے کہ حضرت مجدد الف ثانی رح ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کی روشنی میں گُم ہو جائیں۔ آسمان کے نیچے اُن کی مثال نہیں

ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب نے حضرت سے فرمایا کہ ہم نے سرہند میں ایک بہت بڑا چراغ روشن کیا ہے۔ اس کی روشنی یکلخت بڑھنے لگی ـــــ پھر ہمارے جلائے ہوئے چراغ سے بیسیوں چراغ جل گئے۔ اُس سے مراد تم ہو۔ اور مزید فرمایا کہ ہم نے یہ بیج بُخارا اور سمرقند سے لاکر سرزمینِ ہند میں بویا ہے۔

حضرت خواجہ بیرنگ باقی باللہ کے حالات

آپ کا اسمِ گرامی رضی الدین محمد باقی رح المشہور خواجہ باقی باللہ اور خواجہ بیرنگ بھی کہتے ہیں ـــــ آپ کے والد قاضی عبدالسلام

Marfat.com

خلجی، سمرقندی، قریشی کابل کے مشہور عالم باعمل اور صاحب جذبہ حال بزرگ تھے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۳ء کابل میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے بزرگی کے آثار آپ کی پیشانی مبارک پر ظاہر تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ نے قرآنِ مجید حفظ کر لیا تھا۔ اور اس عرصہ میں نماز روزہ کے مسائل یاد کر لئے ــــــ اور دس سال کی عُمر میں عربی کی ابتدائی کُتب کی تعلیم حاصل کر لی تھی۔ ظاہری علوم کو آپ نے مولویت کے درجہ تک حاصل کیا۔ ظاہری علوم سے فارغ ہو کر آپ نے سیر و سیاحت اختیار کر لی اور جگہ جگہ علماء مشائخ سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوئے آپ ہندوستان تشریف لائے۔ آپ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ کسی وقت بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوئے۔ آپ اکثر جنگلوں، بیابانوں اور قبرستانوں میں راتیں جاگ کر بسر کرتے۔ اللہ کے بندوں سے ملنے کا بیحد شوق تھا، دُنیا اور دُنیا والوں سے بے پرواہ تھے، اپنی مجلس میں دُنیا والوں کا کبھی ذکر نہ کرتے۔

حضرت خواجہ باقی باللہ کو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ نے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت مجدد الف ثانی رح سے ضرور ملیں، اور انہیں

Marfat.com

اپنے سلسلہ میں شامل کریں۔ اِس کے بعد خواجہ اُمکنگی رح نے بھی اس بارے میں تاکید کی کہ حضرت مجدد الف ثانی رح سے ضرور ملنا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ایک عرصہ تک حضرت مجدّد الف ثانی رح کی تلاش میں رہے۔ آپ صاحب کشف وکرامات بھی تھے، ہر روز سینکڑوں حاجت مند اور مریض آپ کی خدمت میں دُعا کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ اُن کے لئے دُعا فرماتے۔ اور جو لوگ آپ کے پاس حق کی تلاش کے لئے آتے، اُنہیں کمالاتِ باطنی کی دولت سے مالامال فرماتے۔

نان بائی کا واقعہ

ایک مرتبہ رات کے وقت آپ کے پاس کچھ مہمان آگئے۔ آپ کا ایک نان بائی مرید تھا۔ آپ نے اُسے کھانا بنانے کے لئے کہا۔ نانبائی نے مہمانوں کے لئے فوراً کھانا تیار کردیا۔ اس کام کی وجہ سے آپ اُس سے بہت خوش ہوئے اور خوشی کے عالم میں اُس سے فرمایا کہ بولو تم کیا چاہتے ہو۔ اُس نے کہا کہ مجھے آپ اپنے جیسا بنالیں۔ آپ نے اُس کو کئی بار سمجھایا کہ اِس کے

Marfat.com

بجائے کچھ اور مانگ لو۔ مگر وہ نہ مانا اور اپنی ضد پر قائم رہا۔ بالآخر آپ اُسے ایک کوٹھری میں اندر لے گئے اور ایسی توجہ فرمائی کہ جب وہ شخص کوٹھری سے باہر آیا تو وہ حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی طرح تھا، اُنہی کی شکل وصورت کا بن گیا۔ مگر وہ دولت جو آپ کے اندر تھی وہ تھوڑے روز بھی اپنے اندر نہ رکھ سکا، اور اِس دُنیا فانی سے چل بسا

اللہ تعالےٰ جس کو اِس نعمت کے لائق سمجھتا ہے، اُسے ہی عطا فرماتا ہے۔ اُس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ لیکن انسان چونکہ نا سمجھ ہے وہ اِس کو سمجھتا ہی نہیں۔

حضرت خواجہ باقی باللہ کی وفات

آپ کو اپنی وفات کا پہلے ہی علم ہوگیا تھا۔ اور اپنی بیوی کو بھی بتا رکھا تھا۔

آپ نے بروز شنبہ بارہ کے دن ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ ہجری میں عصر کے بعد اپنے مکان واقع کوٹلہ فیروزشاہ میں اِنتقال فرمایا۔

Marfat.com

آپ کا مزارِ پُر انوار

قبرستانِ قدم شریف میں ہے۔ قطب روڈ سے نئی دہلی کے اسٹیشن کو جاتے ہوئے دائیں طرف قدم شریف ہے جہاں بڑی اونچی چار دیواری کے اندر ایک قبرستان ہے۔ اُسی کے اندر مسجد کے صحن کے پاس آپ کا مزار ہے۔ آپ کے مزار پر کوئی گنبد وغیرہ نہیں ہے۔ صرف مزار کے اردگرد جالی دار چار دیواری ہے۔

آپ کے دو لڑکے تھے۔ ۱۔ خواجہ عبداللہ، ۲۔ خواجہ عُبَیْدُاللہ۔

آپ کے بڑے خُلفاء یہ ہیں:۔

حضرت مجدّد الفِ ثانی رحؒ سرہندی۔

شیخ تاج الدّین سنبھلی رحؒ ——— اور

خواجہ حسامُ الدّین احمد رحؒ۔

نان بائی کا مزار حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار کے قریب چار دیواری کے باہر ہے ——— اور لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے۔

"مزار حضرت خواجہ حسن نانبائی خلیفہ خواجہ باقی باللہ"

Marfat.com

بادشاہِ ہند جلال الدین اکبر

بن نصیر الدین ہمایوں بن ظہیر الدین بابر۔ خاندانِ مغلیہ اور

مغلیہ سلطنت کا بانی

دسویں صدی ہجری میں سلطان جلال الدین اکبر ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ ابوالفضل اور فیضی یہ دونوں بھائی بادشاہ کے مقرب خاص تھے۔ ابوالفضل نے بنارس جاکر کفار کے علوم حاصل کیے تھے۔ اس علم کی وجہ سے ان دونوں بھائیوں کے عقیدے میں فرق آگیا تھا کہ دین سے منحرف ہو گئے تھے۔ بادشاہ کو بھی اس علم کی رغبت پیدا ہو گئی۔ ابوالفضل ان علوم کو ہندی سے فارسی میں ترجمہ کرکے بادشاہ کو بتایا کرتا۔ اور اس طرح سے بتاتا کہ بادشاہ کو اس باطل علم کی حقیقت معلوم ہو گئی۔ وہ دن رات ابوالفضل سے مسائل پوچھتا رہتا ـــــــ لہذا ابوالفضل بھی ہندی کی چندی کرکے اس کو بتاتا۔ کسی دوسرے شخص کو اس کی ہمت اور طاقت نہ تھی کہ حق بات کہہ سکے۔

Marfat.com

بادشاہ اَوتار بن گیا

ایک دن ابُوالفضل نے بادشاہ کو کہا کہ بادشاہ سلامت! ہندوؤں کا ابھی ایک اَوتار اور باقی ہے، جو اِس آخری زمانے میں پیدا ہوگا۔ اُس کی سب علامتیں آپ کی ذات میں پُورے طور پر ٹھیک پائی جاتی ہیں، یہ سُن کر اُس کو یقین ہوگیا اور اُس نے نبوّت کا دعویٰ بھی کر دیا۔

ہندوؤں کے ہاں اَوتار اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جس میں ذاتِ خداوندی حلول کرے۔ (معاذاللہ، استغفراللہ)

اِس قسم کے جو کلمات اِن کے مُنہ سے نکلتے ہیں، وہ سب سراسر جھُوٹ اور بہتان ہیں۔

شیخ سُلطان کا واقعہ اور شہادت

حضرت شیخ سُلطان کو بادشاہ کے ہاں بڑا مرتبہ و اعتبار حاصل تھا۔ جن کی لڑکی حضرت مجدد الف ثانی رح سے منسوب تھی جن کا ذکر پیچھے

گزر چکا ہے۔ اُن سے بادشاہ اکبر نے کہا کہ ہمارے لئے قرآن لکھو جس میں شریعت ہو ـــــ چنانچہ شیخ سلطان صاحب قلم دوات لیکر بیٹھے۔ مگر کبھی بادشاہ کی طرف دیکھتے، اور کبھی آسمان کی طرف، بادشاہ نے پُوچھا، اب کیا دیکھتے ہو، کیا دیر ہے؟ ہمارا قرآن لکھو۔

شیخ صاحب نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں کہ جبرئیل علیہ السلام کب آئیں۔ جو وحی لانے والے ہیں۔ آسمان سے تمہارے لئے قرآن شریف لائیں، تو مَیں لکھوں۔

یہ سُن کر بادشاہ بہت شرمندہ ہُوا۔ اور شیخ صاحب سے کہا کہ میں نے لاہور اور دہلی کے درمیانی علاقے کی حکومت تمہارے سپرد کی، اس کا بندوبست کرو۔ شیخ صاحب بھی یہی چاہتے تھے کہ اِس سے دُور رہیں ـــــ وہاں سے آپ رخصت ہو کر تھانیسر کے علاقے میں مقیم ہو گئے۔ وہاں کی محصول کی آمدنی کو علماء وفقراء اور مساکین میں خرچ کر دیا۔ اور بارہ سال تک ایک پیسہ بھی بادشاہ کے خزانے میں جمع نہ کرایا۔ بادشاہ نے بھی اتنے عرصہ میں کچھ نہ پوچھا۔ لیکن بارہ ۱۲ سال بعد جب بادشاہ لاہور سے واپس دہلی آرہا تھا، راستہ میں تھانیسر پڑتا تھا۔ بادشاہ نے کچھ دن تھانیسر میں قیام فرمایا اور شیخ صاحب کو بُلا کر بارہ ۱۲ سالہ محصول کی بابت پوچھا

Marfat.com

شیخ صاحب بھی اپنے گھر سے پختہ ارادہ کر کے نکلے تھے کہ آج ضرور شہید ہونا ہے۔ لہذا بادشاہ سے کہنے لگے کہ

تُو دِین سے مُرتد ہو گیا ہے۔ اِس لئے مُرتد کا مال اُڑانا جائز اور حلال ہے۔ اِس وجہ سے میں نے وہ سب مال فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دیا ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ کوئی حکم دینے والا ہی تھا کہ آپ نے ایک پتھر اپنی بغل سے نکال کر بادشاہ کے مُنہ پر ایسا تاک کر مارا کہ بادشاہ کی پیشانی لہولہان ہو گئی۔ بادشاہ اکبر نے اُسی وقت شیخ سُلطان کو پھانسی دیدینے کا حُکم صادر کر دیا جس کی فوراً تعمیل کی گئی۔ اور چار جمادیٔ الثانی ۱۰۰۶ھ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۵۹۸ء میں شیخ سلطان صاحب کو پھانسی دیدی گئی۔

اکبر کی گمراہی

ابُوالفضل نے عربی زبان میں ایک کتاب تصنیف کر کے بادشاہ اکبر کو کہا کہ اے بادشاہ یہ تیرے لئے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ ایک روز میں فلاں جنگل میں سیر کو جا رہا تھا۔ اتفاق کی بات کہ میں اپنے ساتھیوں سے دُور رہ گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ:-

Marfat.com

ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اور مجھے یہ کتاب دے کر کہا کہ یہ کتاب بادشاہ اکبر کو دے دینا، خدا نے یہ کتاب اُس کے لئے بھیجی ہے۔

بیوقوفی کی بھی حد ہو گئی

اِن بیوقوفوں کا کمینہ پن دیکھو کہ اگر بالفرض فرشتہ آتا بھی تو دوسرے کو بیچ میں ڈال کر ہی کتاب دیتا۔؟
انبیائے برحق کے پاس جو فرشتے آتے رہے۔ وہ بلا کسی کے واسطے سے پیغام پہونچاتے رہے۔ نہ کہ دوسرے کے وسیلے سے پیغام رسانی کا سلسلہ جاری ہوا۔

جھوٹی کتاب کے جھوٹے احکام

اِس باطل کتاب کے احکام اس قسم کے تھے۔
یَا اَیُّھَا الْبَشَرُ ۔ لَا تَذْبَحِ الْبَقَرَ ۔ وَاِنْ تَذْبَحِ الْبَقَرَ ۔ فَمَاوَاکَ فِی السَّقَرِ ۔

Marfat.com

یعنی او انسان! تو گائے ذبح نہ کرنا، اگر گائے ذبح کرے گا تو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

جو چیزیں قرآن مجید کی رُو سے حرام تھیں۔ وہ اس کتاب میں حلال قرار دی گئیں ——— اور جو حلال تھیں وہ حرام کی گئیں۔ چنانچہ گائے کا گوشت حرام قرار دیا گیا ——— اور اس کے مقابلے میں سُور کا گوشت حلال کیا گیا، اور اس بات کا اعلانیہ حُکم دیا گیا کہ بازاروں میں سُور کا گوشت کھلم کھلا بِکا کرے۔ اور گائے بھیڑ بکری کا گوشت بالکل گُم کر دیا گیا۔ شراب حلال اور جائز کر دی گئی۔ مسجدوں اور مدرسوں کو گرا دیا گیا ——— اور اگر کوئی گرنے سے بچ بھی گیا، تو حُکم ہوا کہ اس میں ہاتھی گھوڑے اور اونٹ وغیرہ باندھا کریں۔

اکبر کا خدائی دعویٰ

کچھ دنوں کے بعد اکبر نے خدائی دعویٰ بھی کر دیا۔

چنانچہ بادشاہ کی مُہر کی عبارت یہ ہے،

جَلَّ جَلَالُہٗ اللہ اکبر

اور دوسری مُہر کی عبارت یہ ہے:-

Marfat.com

"اکبر شانہٗ تعالےٰ"

اکبر تخت پر بیٹھ کر اپنے آپ کو سجدہ کرواتا. شاہی ملازم لوگوں کو زبردستی پکڑ کر لاتے اور سجدہ کرواتے، اگر سجدہ کرنے سے انکار کرتے تو فوراً سزا پاتے۔

غرض یہ کہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے یہ بڑا نازک وقت تھا۔

بادشاہ کا نیا دین

یا دینِ الٰہی

اکبر نے ایک نئے دین کی بنیاد رکھی۔ اکبر نے جو اپنا کلمہ جاری کیا تھا وہ یہ ہے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ

اکبر کا ایجاد کردہ دینِ الٰہی باقاعدہ ایک مذہب تھا ——— دینِ الٰہی قبول کرنے سے پہلے، دینِ اسلام ترک کرنا ضروری ہوتا تھا۔

Marfat.com

اکبر کے قوانین

اکبر نے نئے نئے قوانین بنائے، جو شریعتِ اسلامی سے ٹکراتے تھے۔
اُس نے اپنے ظہور کا نیا سن (یعنی سنِ الٰہی) سرکاری طور پر رائج کیا۔ اسلام کے کاموں اور احکام کا مذاق اُڑایا جاتا ـــــ اُس کی نئی شریعت میں گائے کے درشن، سورج، آگ، چراغ کی تعظیم، ماتھے پر قشقہ تِلک لگانا، زنار پہننا وغیرہ پرستشِ الٰہی (یعنی عبادت الٰہی) کہلاتا تھا ـــــ جب اس کی سب عبادات، عبادات اسلامی سے الگ تھیں۔ تو ظاہر ہے کہ اس کا دین بھی اسلام سے ایک الگ دین تھا۔
اِسی طرح سے شادی بیاہ کے طریقے بھی الگ قائم کیے گئے جس میں دولہا دولہن کو آگ کے گرد پھیرے دیئے جاتے ـ لہٰذا جب اکبر کا دینِ الٰہی ایک نیا مذہب تھا، تو پھر اس دین کا بانی بھی ایک نیا پیغمبر ہُوا۔ اکبر اپنے آپ کو رُوحانی پیر شک کہلاتا تھا۔ اکبر نے ایک آئینِ رہنوئی بھی بنایا تھا۔ اس آئین کے تحت

وہ لوگوں کو مُرید کیا کرتا تھا، اس لئے اس کے مُریدُ "الہیان" کہلاتے تھے۔
اکبر ایسا اُمّی اَن پڑھ نہیں تھا، جیسا کہ اُسے کہا گیا ہے۔ چونکہ اکثر نبی اُمّی اَن پڑھ ہوئے ہیں، اس لئے اکبر کو بھی اُمّی ظاہر کرکے نئے دین کی بُنیاد رکھوائی گئی۔ ابو الفضل دین الٰہی کو نو آئینِ الٰہی کہتا ہے۔

(بحوالہ آئینِ اکبری۔ منتخب التواریخ وغیرہ)

دینِ اِسلام کے خِلاف

اکبر کے عہدِ حکومت میں اس بات کا پروپیگنڈہ بڑے زور و شور سے کیا گیا کہ نئے سال کو سنِ الٰہی اور مہینوں کو ماہِ الٰہی کا نام دیا گیا۔ اور سکّوں پر تاریخِ الف ثبت کرائی گئی۔ جس کا مطلب تھا کہ اسلام کے ایک ہزار سال گزر جانے کی وجہ سے یہ مذہب ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اب نئے دِین کی ضرورت ہے۔
محققین نے اِس کو عقیدہٴ الفی کا نام دیا ہے۔ اس عقیدہ کی نشر و اشاعت کی غرض سے ہزار سالہ جشن پر خوشیاں منائی گئیں اکبر کے حکم سے تاریخِ الٰہی بھی لکھی گئی۔ جس سے یہ ثابت کرنا مقصود

تھا کہ اسلام کی تاریخ بالکل مکمل ہو چکی ہے۔ اور اب نئے ظہور کے ساتھ نیا دور شروع ہونے والا ہے۔

امام مہدیؒ کا ظہور

مُلا شیرازی شریف اعلیٰ وغیرہ نے اکبر کو اِس بات کا یقین دلایا کہ سنہ ۹۹۰ھ میں امام مہدی رضؓ کا ظہور ہو گا، اور وہ اکبر بادشاہ ہی ہے۔ شیعی علماء نے بھی حضرت علی رضؓ کے حوالے سے اِس وقت کو ظہورِ مہدی رضؓ کا وقت ثابت کیا۔

برہمنوں کی بھی چل گئی

بس پھر کیا تھا اِن کی دیکھا دیکھی برہمن بھی ان کی تائید میں اپنی کرم خوردہ پُرانی پوتھیاں نکال کر لائے۔ اور اکبر کے متعلق اپنی پیشین گوئی دکھائی کہ ہندوستان میں ایک عظیم الشان بادشاہ پیدا ہو گا، جو برہمنوں کا احترام کرے گا اور گائے کی حفاظت کرے گا۔ دنیا میں عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرے گا۔ اور

Marfat.com

اِس بات کا پُختہ یقین دلایا کہ اکبر، رام اور کرشن کا اَوتار ہے۔

جب برہمنوں کی چل گئی تو ابراہیم سرہندی بھی ایک بوسیدہ اور پُرانا کرم خوردہ مخطوطہ اُٹھا لایا ـــــــ جس میں ابن عربی قدس سرۂ کی طرف منسوب کرکے یہ لِکھا تھا کہ ــ صاحبِ زماں بہت سی عورتیں رکھے گا اور داڑھی مُنڈا ہوگا۔ لہٰذا اکبر کے مصاحب اس کو صاحبِ زماں کہہ کر مخاطب کرتے۔ اور شیعہ و سنّی دونوں کے نزدیک یہ عقیدہ تھا کہ؛

امام مہدی علیہ السلام دنیا میں خلافتِ الٰہیہ قائم کریں گے۔

ابُوالفضل بھی اکبر کو خلیفۃ اللہ، ہادی علی الاطلاق اور مہدی استحقاق لکھتا ہے۔

(ملاحظہ ہو دیباچہ مہابھارت وغیرہ)

غرض یہ کہ ہوتے ہوتے اکبر نبی کا مدعی بھی ہوگیا۔ اُس نے ایک نبی کی تمام ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ لیکن احتیاط کے طور پر وہ اپنے آپ کو نبی نہیں کہتا تھا۔ اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ نبوّت کا دعوٰے مُلک میں اُس کے خلاف ایک طوفان کھڑا کردے گا۔ اور دوسرے ممالک میں بھی اُس کی رسوائی ہوگی۔ لہٰذا اس نے باقاعدہ دعویٰ تو نہیں کیا۔ لیکن وہ کام نبیوں اور اوتاروں جیسے ہی کرتا رہا۔

Marfat.com

آوے کا آوا ہی بگڑ گیا

اکبر نے اپنی حکومت میں غیر مسلموں کو بڑے بڑے عہدوں پر فائز کیا۔ اُن کو بڑی بڑی جاگیریں دیں۔ اُن میں اپنے آپ کو ہر دل عزیز بنانے اور ان کو خوش کرنے کے لئے سب کام کئے۔ لہذا سرکردہ اور بڑے بڑے ہندوؤں نے اپنی بیٹیوں کا بیاہ اکبر سے کر دیا۔ اب اکبر ہندوؤں کی رسموں کو منانے کے لئے ضروری سمجھنے لگا۔

اکبر کی ان حرکات کی وجہ سے غیر مسلموں کے حوصلے بڑھ گئے اور مسلمانوں کی زندگی کٹھن ہو گئی۔ اُن کا جینا تلخ ہو گیا۔

جاہل اور نام کے مسلمانوں کی حالت

نام کے مسلمانوں کی ایسی حالت تھی کہ اُن کے چھوٹے بڑے سب ہی بگڑ چکے تھے۔ پورا آوے کا آوا ہی خراب ہو چکا تھا۔ اِس آوے کا کوئی برتن صحیح سالم نہ تھا۔ ہند کے عام جاہل اور نام

Marfat.com

کے مسلمان ہندوؤں کے دیوتاؤں کی دُہائی دیتے۔ اُن کے آگے صحت و تندرستی کے لئے ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتے۔ اُن کی عورتیں ہندوؤں کی دیویوں کی پُوجا کرتیں، ستلا مائی کی مَنّت مانتی تھیں ہندوؤں کے تہواروں کو اپنی اسلامی عیدوں کی طرح سے منایا جاتا تھا مسلمان عورتیں دیویوں کے نام سے روزے (برت) رکھتی تھیں۔ قبروں پر بکرے چڑھائے جاتے تھے۔ مسجدوں کو گرا دیا گیا یا پھر مندروں میں بدل دیا گیا۔

کا دشی کا دن ہندوؤں کے لئے بُرت کا دِن ہوتا ہے۔ اُس دِن کے لئے یہ اعلان کر دیا گیا کہ خبردار! کوئی مسلمان دِن میں روٹی نہ پکائے۔ لیکن اِس کے برعکس رمضان المبارک کے مہینے کا کوئی پاس نہ تھا۔

اکبر کے زمانے کے مولوی لوگ

اکبر کے زمانے میں دِین سے ہٹ کر ساری خرابیاں موجود تھیں۔ اکبر کے زمانے کے مولوی لوگ بھی ایسے ہی تھے۔ اُنہوں نے اکبر کو انسانِ کامِل قرار دیدیا تھا، اور انہوں نے شریعت

Marfat.com

محمدی کی ساری اہمیت ہی ختم کر دی تھی۔

اکبر کے پاس ہر وقت لالچی اور خوشامدی لگے رہتے تھے۔ اکبر اگر دن کو رات کہتا، تو خوشامدی اور لالچی غل مچاتے کہ ہاں سرکار تارے نکل رہے ہیں ــــــ اور اگر رات کو دن بتاتا تو کہتے ہاں جہاں پناہ دیکھئے سورج چمک رہا ہے۔ غرض یہ کہ ان کا ایمان کوڑیوں کے بھاؤ بک رہا تھا۔ نماز روزے سے کسی کو کچھ سروکار ہی نہ تھا۔

عربی زبان ممنوع قرار دیدی گئی۔ بادشاہ نے عربی کے خاص حروف ث۔ ح۔ ع۔ ص۔ اور ط ظ کو بول چال سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ عبداللہ کو "ابداللہ"۔ احمد کو "اہمد"۔ علم کو "الم" ثواب کو "سواب" وغیرہ لکھا یا بولا جاتا تو بادشاہ بہت خوش ہوتا ــــ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کی جگہ "اللہ اکبر" کہا جاتا۔ کیونکہ اس میں بادشاہ کا نام بھی شامل تھا۔ اور وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کی جگہ "جَلَّ جَلَالُہٗ" کہتے ــــــ کیونکہ اس میں بھی "جلال الدین" کا ایک جزء موجود تھا۔

Marfat.com

زمین بوسی یا سجدہ

بادشاہ کو سجدہ کرنا علماء نے فرضِ عین قرار دے دیا۔ چہرہ شاہی کو قبلہ حاجات اور کعبۂ مراد کہا جانے لگا۔ اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اُڑایا جاتا۔ اُن سے زبردستی سجدہ کروایا جاتا۔ جو لوگ سجدہ سے انکار کرتے وہ قتل کئے جاتے۔ اس طرح سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان قتل کر دیئے گئے، مگر اُنہوں نے سجدہ نہ کیا۔ ہندوؤں کو سجدہ کرنے میں کوئی عار اور کوئی شرم نہ تھی۔ اس لئے اکبر کے دربار میں اُن کو بڑی خوشی سے عزت بخشی گئی ——— اگر کسی کے نام کے ساتھ محمد یا احمد ہوتا تو اسے بدل دِیا جاتا۔ دربار میں جو کوئی آتا وہ پہلے بادشاہ کو سجدہ کرتا، اِسے زمین بوسی کہتے۔

دربار میں جُوا گھر بنایا گیا، جو لوگ جُوا کھیلتے اور پیسہ پاس نہ ہوتا، تو اسے شاہی خزانے سے سُود پر قرضہ دیدیا جاتا کیونکہ اس سے خزانے کی دولت میں اضافہ ہوتا تھا۔

دربار میں سُور اور کُتّے

سُور اور کُتّے حلال قرار دئے گئے۔ لہذا دربار میں سُور اور کُتّے پالے جاتے۔ جن کا دیکھنا صبح کے وقت بادشاہ کے نزدیک عَین عبادت تھا۔ سُور کی نسبت ہندوؤں نے بادشاہ کو یہ باور کرا رکھا تھا کہ سُور اُن دس مظاہر میں سے ہے جن میں بھگوان نے حلول کیا ہے۔ اور کُتّوں کی نسبت بعض مسلمان عارفین نے یہ یقین کرا دیا تھا کہ اِس میں دس صفات ایسی پائی جاتی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی انسان کو حاصل ہو جائے تو وہ ولی ہو جائے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

بادشاہ کا وظیفہ

بادشاہ صبح سے شام تک چار مرتبہ آفتاب (سُورج) کی پرستش (پوجا) کرتا۔ آفتاب کے ایک ہزار ایک ہندی ناموں کا وظیفہ پڑھتا یہ وظیفہ دوپہر کے وقت پڑھتا تھا۔ وظیفہ پڑھنے کے دَوران بادشاہ

Marfat.com

اپنے دونوں کانوں کو پکڑ لیتا اور اپنا سر اِدھر اُدھر ہلا کر کان کے اوپر جھٹکے لگاتا۔ یہ اس کے توبہ و استغفار کی ایک شکل تھی جو وہ کرتا تھا۔

حضرت مجددِ الف ثانیؒ بادشاہ اکبر کے دربار میں

غرض یہ کہ ایسے نازک اور تاریک دَور میں بادشاہ اور اُس کے درباریوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کو بھیجا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ، اکبر اور اُس کے مصاحبوں کو ڈرانے اور سمجھانے کے لئے سرہند سے اکبر آباد آگرہ پہونچے۔ اکبر کے خاص مقربین خانِ خاناں، خانِ اعظم، سید صدر جہاں اور مرتضٰی خاں وغیرہ کو بلوا کر ان کے ذریعہ سے بادشاہ کو نصیحت بھرے پیغامات بھیجے۔ یہ سب حضرات حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پہلے سے معتقد اور مرید تھے حضرت نے اِن سے فرمایا کہ بادشاہ، اللہ اور اُس کے رسولؐ کا باغی ہے۔ میری طرف سے اس سے کہہ دو کہ اُس کی بادشاہی، اُس کی طاقت اور اُس کی فوج ہر چیز ایک دِن فنا ہو جائے گی۔ اب بھی وقت

Marfat.com

ہے کہ بادشاہ توبہ کرکے خدا اور رسول کا تابعدار ہو جائے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا انتظار کرے۔

چنانچہ یہ حضرات بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اُس کو ہر طرح سے سمجھایا، اور حضرت کی رُوحانی قوت سے خوف دلایا۔ مگر پھر بھی اُس کے رَوَیّے میں کوئی فرق نہ آیا۔ اسلئے کہ وہ اپنے نئے مذہب کی کامیابی کے نشے میں چُور تھا۔

بادشاہ کو نجومیوں اور جوتشیوں نے بھی آگاہ کر دیا تھا کہ اب تمہارا زوال شروع ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ بادشاہ نے بھی اِس بارے میں خواب دیکھے تھے ـــــ غرض یہ کہ بہت کچھ کہنے سُننے اور خواب دیکھنے کے بعد بادشاہ اِس بات پر رضامند ہُوا کہ اچھا لوگوں کو اِختیار ہے کہ خواہ وہ دینِ اسلام پر رہیں یا بادشاہ کے نئے دین یعنی دینِ الٰہی کو اختیار کریں، کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا اور کسی کو سجدۂ تعظیمی کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے گا۔

اکبر بادشاہ کی موت کا واقعہ

بادشاہ نے اِس مطلب کے لئے ایک دِن مقرر کیا ـــــ تاکہ

Marfat.com

لوگوں کو دینِ اسلام اور دینِ باطل یعنی دین الٰہی میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے بلایا جائے ـــــ لہٰذا اس نے ایک وسیع میدان میں دربارِ عام کیا۔ اور اس میدان میں دو بارگاہیں بنائیں۔ ایک طرف زر و جواہر سے سجا ہوا فرش بچھایا ـــــ اور طرح طرح کے اُس پر لذیذ کھانے چُنے گئے، اِس کا نام بارگاہِ اکبری رکھا۔

اور دوسری طرف پھٹے پُرانے کپڑے بچھائے گئے۔ جسے کیڑوں نے کھا کر جگہ جگہ سے چھلنی کر رکھا تھا۔ اِس کا نام بارگاہِ محمدؐی رکھا گیا۔ اِس سے مطلب یہ تھا کہ دینِ محمدؐی بھی اِن پھٹے پُرانے کپڑوں کی طرح سے پُرانا ہو چکا ہے۔ اسی طرح سے وہاں کھانے بھی روکھے پھیکے رکھے گئے ـــــ پھر عام یہ اعلان کیا گیا کہ جو شخص چاہے بارگاہِ اکبری میں داخل ہو ـــــ اور جو شخص چاہے بارگاہِ محمدیؐ میں جائے۔ لہٰذا یہ حکم سُنتے ہی بادشاہ کے چہیتے بڑے بڑے عہدیدار اور امیر وزیر بارگاہِ اکبری میں داخل ہوئے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تمام مرید خانِ خاناں، خانِ اعظم سید صدر جہاں، مرتضٰے خاں وغیرہ، اور بہت سے غریب لوگ جن کے اندر اسلام کا جوش تھا بارگاہِ محمدی کی طرف آئے۔

حضرت نے اپنے اِرد گرد ایک لکیر کھینچی اور ایک مٹھی بھر

Marfat.com

خاک اُٹھا کر بارگاہِ اکبری یعنی بادشاہ اکبر کی طرف پھینکی۔ اِس کے پھینکتے ہی شمال کی طرف سے ایک آندھی آئی جس نے بارگاہِ اکبری کو تہس نہس کر دیا۔ کسی کو کچھ ہوش نہ رہا۔ اِن میں سے بہت لوگ ٹکرا ٹکرا کر ہی مر گئے، اور کتنے ہی زخمی ہوئے ــــــ بادشاہ کے سر پر بھی خیموں کی میخیں اور بانس آکر لگے، جن سے اُس کے سَر میں بہت سے زخم آئے۔ جن کی چوٹ کی وجہ سے بادشاہ زمین پر گر پڑا۔ اور پھر ان زخموں کی وجہ سے راضی نہ ہو سکا اور ایک ہفتہ کے بعد اس کی موت واقع ہو گئی۔

بارگاہِ محمدی کے اندر سب لوگ محفوظ رہے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوئی ــــــ اُس دن آپ کی اِس کرامت کو دیکھ کر ہزاروں آدمی آپ کے مُرید ہوئے۔ جن میں اکبر کے وزیر بھی شامل تھے۔ مثلاً خانِ جہاں، جہاں لودھی، سکندر لودھی اور دریا خاں وغیرہ اِسی روز مرید ہوئے ــــــ شاہجہاں پور اور شاہ آباد کا بانی دلیر خاں اور بہادر خاں بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بعد میں دلیر خاں حضرت خواجہ معصوم صاحب رح کا مُرید ہُوا ــــــ اور بہادر خاں حضرت کے خلیفہ شیخ آدم بنوری رح کا مُرید ہُوا۔

Marfat.com

مجدّدیت کیا ہے؟

مجدّد، شروع کرنے والا۔ اَلف، ہزار۔ ثانی، دوسرا۔
آقائے نامدار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار سال بعد اور دوسرے ہزارے کے شروع میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح کا ظہور ہُوا ـــــ اِس لئے آپ کو **مُجَدِّد اَلفِ ثانی** رح کا لقب مِلا۔

مجدّد ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو کسی پُرانی چیز کو نیا بنا دے۔ جو دین و مذہب کی بُرائیاں دُور کر دے۔ اور ایسے رسوم و رواجوں کو مٹا ڈالے جن کا دین و مذہب سے کوئی لگاؤ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہے کہ ہزار سال کے بعد انبیاء کا دین کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں کوئی نبی اولوالعزم صاحب شریعت نیا دین پھیلاتا ہے۔ اور درمیان میں دوسرے انبیاء اس صاحبِ کتاب کی شریعت کے تابع ہوتے ہیں۔

چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو ایسے وقت میں پیغمبر تو پیدا ہو نہیں سکتا ـــــ البتہ کوئی شخص ایسا ہونا چاہیے

Marfat.com

تھا جو پیغمبر اولوالعزم کا قائم مقام ہو۔ اور اس دین کو از سر نو تروتازگی بخشے

شروع میں جو دین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے آیا تھا اس کی بالکل اصلی شکل میں اُمت کے سامنے پیش کرنے والے اور اس میں نئی رُوح پھونکنے والے بندوں کو (جن سے اللہ تعالےٰ یہ کام لے) مجدّدِ دین کہتے ہیں۔

ہزار سال کے بعد ایک ایسے آدمی کا پیدا ہونا اللہ تعالےٰ کی مشیت تھی جو دُنیا جہان کی خرابیوں کو دور کردے اُس کو الف ثانیؒ کہتے ہیں۔

حدیث میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ اِس اُمّت کی اصلاح کے لئے ہر صَدی کے سرے پر ایک مجدّد (ایسے بندے) کو بھیجتا رہے گا جو اِس کے لئے اِس دین کی تجدید (نیا اور تازہ) کرتے رہیں گے۔

۱۰۱۰ھ ہجری میں خلعتِ مجدّدیت اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی ــــــ جس کا مطلب و مقصد آپ نے عُلمائے ظاہر کو دلائل ظاہری سے ــــــ اور عُلمائے باطنی کو دلائلِ باطنی سے اس طرح سے سمجھا دیا کہ سب کی تسلّی ہو گئی۔

جس طرح سے پہلے زمانے میں لوگوں کو خوابِ غفلت سے

Marfat.com

جگانے کے لئے لگاتار پیغمبر آتے رہے۔ اور اُن کو اللہ تعالےٰ کے احکام کی یاد دلاتے رہے ـــــ اسی طرح سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ خدمت عُلمائے ظاہر یا عُلمائے باطن کے سپرد ہوئی جو اپنے اس فرض منصبی کو باوجود تکلیفوں اور ایذا رسانیوں کے سرانجام دیتے رہے۔

لہٰذا دسویں صدی گزر جانے کے بعد خاص کر اکبر کے ایسے نازک اور تاریک دور میں (جس کا ذکر اُوپر گذر چکا ہے) حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ظہور ہوا ـــــ آپ نے نئے سرے سے شریعت محمدیؐ کی تجدید اور چمن بندی فرمائی۔ اِس لئے آپ مجدد الف ثانیؒ کے نام سے پکارے گئے۔

منصبِ قیومیّت کیا ہے؟

۱۰۱۰ھ میں آپ کو منصبِ قیومیّت عطا ہوا۔ جس کے مفہوم و مطلب کو دلائلِ ظاہریہ اور باطنیہ سے ہر ایک کی تسلی و تشفی کر دی۔

یوں سمجھیئے کہ اہلِ باطن دو عالم مانتے ہیں۔ ایک عالمِ ظاہری اور دوسرے باطنی۔ اور کہتے ہیں کہ جس طرح یہ عالمِ ظاہری میں انتظام کے

Marfat.com

لئے جُدا جُدا حاکم مقرر ہیں۔ اسی طرح سے عالمِ باطن میں بھی ——— اور جس طرح یہاں ہر ایک کسی بڑی ہستی کے تابع ہوتے ہیں، اسی طرح عالمِ باطن میں بھی اُس کے تابع ہوتے ہیں۔

جیسے عالمِ ظاہری میں سب حاکم بادشاہ کے ماتحت ہوتے ہیں اور بغیر مرضیٔ بادشاہ کے کچھ نہیں کرسکتے، اسی طرح سے عالمِ باطن میں بھی سب قُطبِ وقت کے تابع ہوتے ہیں۔

آپ کے وقت میں قُطب کے اُوپر ایک درجہ قیوم کا ہُوا۔ اور بغیر قُطب یا قیّوم کی مرضی کے کچھ نہیں کرسکتے ——— جس طرح سے بادشاہ کی مرضی مشیّت و تقدیرِ الٰہی کے تابع ہوتی ہے۔ اسی طرح سے عالمِ باطن میں قُطب یا قیّوم کی مرضی بھی مشیّت و تقدیرِ الٰہی کے تابع ہوتی ہے۔ آپ مجدّدیت کے ساتھ قیّومیّت سے بھی نوازے گئے۔

Marfat.com

فہرست کتب

■ آج ہی منگوا کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں

مقبول نماز مترجم یا خدائی باغ
قبر کی پہلی رات
حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح
مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رح
حضرت بندگی اسمٰعیل سرہندی رح
مسلمان عورت کے فرائض
رسول اللہ کی نعتیں وسلام
پیارے رسول کی پیاری دعائیں
اسلامی تعلیم یا دینِ محمدی ؐ
ایک سو ایک حدیث
مسلمان کسے کہتے ہیں ؟
قرآن مجید کی پکار
قربانی کی کہانی
میلادِ شاہِ مدینہ
ہر بدعت سے بچو
ہمارے محمد ؐ
نصیحتُ الصالحین
تاریخِ مالیرکوٹلہ و جاپورہ

اصلاح المسلمین
اسلامی عقیدے
کیا ہم مسلمان ہیں ؟
بہشت کی کنجی
سچے واقعات
دلچسپ واقعات
دلچسپ کہانیاں
گناہ کیا ہے ؟
سفرِ آخرت
قبر کیا کہتی ہے ؟
شبِ برات کی حقیقت
دنیا کا مسافر
قیمتی باتیں پیاری نظمیں
تعلیم شریعت
ماں باپ کا درجہ
دلچسپ لطیفے
دنیا کی حقیقت
دوست کیسے بنائیں ۔

کتب خانہ گلزار اسمٰعیل محلہ کھٹیکان مالیرکوٹلہ پنجاب (انڈیا)

Marfat.com

قولہ تعالیٰ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

سوانح حیاتِ امامِ ربّانی

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

حصہ دوم

دورِ جہانگیری

از

صوفی محمد اسمٰعیل محلہ کھٹیکاں مالیرکوٹلہ پنجاب

ملنے کا پتہ:- حافظ محمد اسحٰق و محمد یعقوب محلہ کھٹیکان مالیرکوٹلہ پنجاب

Marfat.com

بادشاہ جہانگیر کے

حالات و واقعات

شہزادہ سلیم نورالدین جہانگیر، بادشاہِ ہند جلال الدین اکبر کا بیٹا، سُلطان نصیرالدین ہمایوں کا پوتا اور مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر کا پڑپوتا تھا۔ اکبر اور جہانگیر دونوں نے بزرگانِ چشت کو دیکھا تھا، اور وہ اُنہی کے معتقد تھے۔ اکبر کے خیالات واثرات جہانگیر کی فطرت میں بھی داخل تھے، جو اکثر و بیشتر ظاہر ہوتے رہتے تھے۔ جہانگیر نجومیوں کا مُعتقد تھا۔ اپنے باپ کی طرح وہ بھی لوگوں کو مُرید کرتا تھا۔ اُس کی تلقین یہ تھی کہ کسی مذہب کی دُشمنی سے اپنے وقت کو گندہ مت کرو۔

جہانگیر کا عقیدہ

اُس کا عقیدہ تھا کہ آگ خدا کا نُور ہے۔ دسہرہ، دیوالی وغیرہ

Marfat.com

ہندوؤں کے تہواروں کے وقت باقاعدہ جشن ہوتا تھا — ہندو برہمن باقاعدہ اس کے بازو پر رکھڑی وغیرہ بھی باندھا کرتے تھے۔ اس میں یہ سیاست تھی کہ بادشاہوں کو ہندو اور مسلمانوں دونوں مشترک قوموں کے مذہبی جذبات کا ساتھ دینا چاہیئے۔

اکبر سال میں صرف تین مہینے گوشت کھاتا تھا — اور جہانگیر نے اپنے باپ کی پیروی میں ہفتہ میں دو روز ذبح کی پابندی لگادی تھی۔ اُس کے نزدیک شراب نوشی اچھی نہیں تھی۔ مگر جس قدر مفید ہوسکے، تو اُس کے پینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں تھا۔

اِن سب باتوں کے علاوہ ایک سب سے بڑی بات یہ تھی کہ۔ بادشاہ کی محبوبہ بیگم ملکہ نوُرجہاں جس کے ہاتھ میں بادشاہ نے حکومت کی باگ ڈور دے رکھی تھی۔ وہ پکّی شیعہ تھی۔

جہانگیر نے سلطنت کے سب کام نوُرجہاں کو ہی سونپ رکھے تھے اور اکثر نشہ کی حالت میں یہاں تک کہہ دیتا تھا کہ — میں نے اپنی سلطنت نورجہاں کو بخش دی ہے۔ مجھے شراب وکباب کے سوا اور کچھ نہیں چاہیئے — جہانگیر کا وزیر آصف جاہ بھی شیعہ تھا۔ اس لئے نورجہاں جو چاہتی تھی اُس سے آسانی سے منوا لیتی تھی۔ نورجہاں کی اِن من مانی اور دِل چاہی کارروائیوں سے

Marfat.com

لوگ تنگ آ گئے۔

شاہی دربار کی تعظیم

شاہی دربار کی تعظیم یہ تھی کہ لوگ بادشاہ کو سجدہ کریں۔ اور سجدۂ تعظیمی کا فتویٰ بھی بزورِ حکومت حاصل کر لیا گیا تھا۔ جب لوگ ان باتوں سے بےحد تنگ آ گئے اور پریشان ہو گئے۔ تو بہت گھبرائے، اور حضرت مجدد الف ثانی رح کی خدمت میں حاضر ہو کر ان واقعات کو بیان کیا۔ اور اس فتنے کے دفع ہونے کے لیے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ہم اپنے نفس پر تکلیف گوارہ نہ کریں گے تب تک مخلوقِ خدا اس فتنے سے خلاصی نہ پائے گی۔

شیخ بدیع الدین شاہی لشکر میں

حضرت نے اپنے خلیفہ شیخ بدیع الدین سہارنپوری کو خلافت عطا فرما کر دینِ حق کی تبلیغ کے لیے شاہی لشکر آگرہ میں بھیج دیا اور رخصت کے وقت شیخ بدیع الدین کو فرمایا کہ تمہیں شاہی لشکر

Marfat.com

میں بڑی مقبولیت اور کامیابی حاصل ہوگی ـــــ اور اگر کسی وجہ سے تم کو کوئی تکلیف بھی پہونچے، تو تم ثابت قدم رہنا۔ اور ہماری اجازت کے بغیر وہاں سے نہ آنا۔ اور اگر ثابت قدم نہ رہوگے اور ہماری اجازت کے بغیر وہاں سے چلے آؤگے، تو خود بھی تکلیف اُٹھاؤگے اور ہمیں بھی تکلیف پہونچاؤگے

لہذا شیخ بدیع الدین کو لشکرِ شاہی میں پہونچ کر بڑی مقبولیت نصیب ہوئی ـــــ لشکر کے ہزاروں آدمی آپ کے مُرید ہوگئے حتیٰ کہ ارکانِ سلطنت بھی آپ کے مرید ہوگئے۔ ہر روز اِس قدر ہجوم ہوتا کہ بڑے بڑے امیروں وزیروں کو بھی مشکل سے شیخ کی زیارت نصیب ہوتی ـــــ اور اسی دوران میں آپ سے بہت سی کشف و کرامات بھی ظاہر ہوئیں۔

وزیر آصف جاہ کا بادشاہ جہانگیر کو بھڑکانا

آخر اِن حالات و واقعات کی اِطلاع آصف جاہ وزیر کو ہوگئی وہ بہت برہم ہُوا بہت بگڑا اور آپے سے باہر ہوگیا۔ اُس نے موقع

پاکر فوراً بادشاہ جہانگیر کو بھڑکایا۔ اور طرح طرح کے الزامات لگائے کہ جہاں پناہ! غضب ہو گیا، سرہند کے ایک شیخ زادے نے جو عُلوم عربیہ میں خُوب ماہر ہے اور مختلف درویشوں سے خلافت بھی پائی ہے اُس نے مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اُس نے اپنے سینکڑوں خُلفاء کو دُور دراز مُلکوں میں بھیج دیے ہیں۔ لاکھوں آدمی اُس کے، اور اُس کے خلفاء کے مُرید ہو چکے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ایران، تُوران، بَدخشاں اور کابل کے بادشاہ اُس کے مُرید ہو چکے ہیں ـــــ اور اب ہندوستان کی سَلطنت پر قبضہ کرنے کی تاک میں ہیں۔

ہمارے لشکر میں بھی اُس کا ایک خلیفہ موجود ہے۔ سلطنت کے اکثر امیر و وزیر بھی اُس کے مُرید ہو چکے ہیں۔ مثلاً عبدالرحیم خانِ خاناں، خان اعظم، سید صدر جہاں، خانِ جہاں، مہابت خاں، تربیت خاں، سکندر خاں، دَریا خاں اور مُرتضیٰ خاں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اُن کے حلقہ بگوش ہیں۔ سلطنت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ غفلت و کوتاہی برتنے میں کوئی مشکل پیش آئے ـــــ لہٰذا اگر جناب نے اِس وقت اِس کام کی روک تھام نہ کی، تو پھر بعد میں پچھتانا پڑے گا۔ اور پھر اِس سیلاب کو روکنا مُشکل ہو جائے گا۔ اِس لئے ابھی وقت ہے کہ اِس کا بندوبست کیا جائے۔ ورنہ وقت ہاتھ سے نِکل جائے گا۔

Marfat.com

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

وزیر کا جہانگیر کو مشورہ

وزیر نے کہا کہ بادشاہ سلامت! سب سے پہلے خلیفہ شیخ بدیع الدین کے پاس جانے سے لوگوں کو بند کیا جائے۔ اس کے بعد اُن کے شیخ حضرت مجددِ الف ثانی رح کو گرفتار کیا جائے۔ اگر وہ حکم عدولی کریں تو اُن کو قیدخانہ میں ڈال دیا جائے

بادشاہ جہانگیر کی پریشانی

بادشاہ نے جب یہ باتیں سُنیں تو بہت پریشان ہُوا۔ اور حکم دیا کہ کوئی شخص بھی شیخ بدیع الدین سے واسطہ نہ رکھے۔ بادشاہ نے اس بارے میں جاسوس بھی مقرر کر دیے کہ وہ حضرت کے خلفاء کے بارے میں دن رات دربار میں خبریں پہونچاتے رہیں۔ شیخ کے متعلق یہ مشہور کر دیا کہ یہ جادوگر ہیں۔ اور لوگوں میں بدظنی

Marfat.com

پھیلانے کے لئے یہ بھی مشہور کر دیا گیا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحٔ اپنے آپ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضٔ کے برابر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا شیخ بدیع الدین کے پاس لوگوں کو آنے جانے کی پابندی لگادی گئی۔ پھر بھی لوگ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی رہے۔ لیکن جس کے حاضر ہونے کی اطلاع بادشاہ کو ہو جاتی، تو اس کو سزا بھی ضرور ملتی۔ اس وجہ سے شیخ خود بھی لوگوں کو اپنے پاس آنے سے منع کرتے۔ مگر لوگ پھر بھی نہ رُکتے تھے۔

شیخ صاحب ان سب حالات وواقعات کی اطلاع حضرت مجدد اَلف ثانی رحٔ کی خدمت میں برابر پہونچاتے رہے۔ حضرت بھی ان کو تسلی اور اطمینان دلاتے رہے۔

حضرت کے خلاف مشورے

اِس دوران میں شریر آصف جاہ وزیر، بادشاہ کو بھڑکاتا ہی رہا۔ آخر کار دَربارِ شاہی میں حضرت مجدد اَلف ثانی رحٔ کے خلاف قتل، جلاوطنی یا قید کر دینے کے مشورے ہونے لگے۔ ہر روز نئی نئی آپ کے خلاف افواہیں پھیلائی جارہی تھیں۔ جب ان افواہوں کا

شیخ بدیع الدین رح کو پتہ چلا تو وہ گھبرا کر آگرہ سے سرہند کو روانہ ہو گئے اور حضرت مجدد الف ثانی رح کی خدمت میں سرہند پہونچ گئے۔

شیخ بدیع الدین پر حضرت کی ناراضگی

جب شیخ صاحب کے آنے کی اطلاع حضرت کو ہوئی۔ تو آپ شیخ صاحب پر بہت ناراض ہوئے کہ میں نے تمہیں سرہند آنے سے منع کیا تھا کہ وہاں سے میری اجازت کے بغیر نہ آنا۔ پھر تم کیوں چلے —— لہذا اب تم شاہی لشکر میں خلیفہ بنا کر بھیجنے کے قابل نہیں ہو۔ اب تم آگرہ واپس ہرگز نہ جانا۔

شیخ صاحب نے خیال کیا کہ حضرت نے یہ غصہ کی وجہ سے واپس جانے سے منع فرمایا ہے۔ اصل مقصد نہیں ہے۔ اِس لئے مناسب یہی ہے کہ میں جلد واپس چلا جاؤں —— چنانچہ اِس غلط فہمی میں آکر شیخ صاحب حضرت مجدد الف ثانی رح کی اجازت کے بغیر پھر آگرہ واپس شاہی لشکر میں پہونچ گئے۔

مخالفین کا رنگ

اب تو مخالفین کو اور موقع مل گیا کہ بادشاہ کو شیخ صاحب کے سرہند جانے اور پھر واپس لشکر میں آنے کی اطلاع کے ساتھ یہ پٹی بھی پڑھائی کہ حضرت مجدد الف ثانی رح شیخ صاحب کے ذریعہ سے فوج سے ساز باز کر رہے ہیں۔ اور اب وہ سرہند جا کر کوئی خاص پروگرام شاہی لشکر کے لئے لے کر آئے ہیں۔ لہٰذا اب بغاوت کا سخت اندیشہ ہے اس لئے جلد سے جلد کوئی کاروائی کرنی چاہیئے۔

مشورے پر عمل

لہذا سوچ بچار کے بعد یہ طے پایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رح کے خاص خاص مریدین کو جو بڑے بڑے عہدوں پر تھے اُن کو دُور دراز ملکوں میں بھیج دیا جائے۔ تاکہ یہ فتنہ ہی کھڑا نہ ہونے پائے ـــــ چنانچہ

عبدالرحیم خانِ خاناں کو نظام حیدر آباد دکن۔ خانِ جہاں

Marfat.com

لودھی کو مالوہ ــــــ خانِ اعظم کو گجرات ــــــ مہابت خاں کو کابل کی صوبیداری پر بھیج دیا گیا۔ اور اِسی طرح سے باقی حُکّام کو بھی جو حضرت کے خاص معتقد تھے اُن سب کو دُور دراز صوبوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا گیا۔

دربارِ جہانگیری میں آپ کی طلبی

جب جہانگیر کو سب حُکّام کے اپنی اپنی جگہ پہونچ جانے کی اطلاع مِل گئی، اور اُسے ہر طرح کا اطمینان ہو گیا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف اب کوئی کارروائی کی جائے تو کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اِس لیے بادشاہ نے ایک فرمان حضرت کے نام جاری کیا۔ جس میں لکھا تھا کہ ہم آپ کی زیارت کرنے کے مشتاق ہیں۔ لہذا آپ اپنے سب خلفاء سمیت تشریف لے آئیں ــــــ اور دوسری طرف ایک فرمان حاکم سرہند کو لکھا کہ جس طرح بھی ہو سکے حضرت مجدد الف ثانی رح کو ہمارے پاس بھیجدو۔

جب یہ فرمانِ جہانگیری آپ کے پاس پہونچا۔ تو آپ نے اپنے

Marfat.com

صاحبزادوں خواجہ محمد سعیدؒ، اور خواجہ محمد معصومؒ صاحب کو پہاڑی علاقہ کی طرف کہیں باہر بھیج دیا۔ اور اپنے اہل و عیال گھر والوں کو تسلّی و دلاسا دے کر اور پانچ مُریدوں کو ساتھ لے کر جہانگیر کے پاس روانہ ہو گئے۔ آپ کے چلتے وقت آپ کے گھر والوں اور مُریدوں نے آزردگی اور بے چینی ظاہر کی۔ آپ نے سب کو تسلّی دی اور صبر و تحمل سے کام لینے کی نصیحت کی ـــــ اور فرمایا کہ یہ تکلیف صرف ایک سال کے لئے ہے اور پھر اِس کے بعد آرام ہی آرام ہے۔

بادشاہ نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر سُنی تو اپنے امیروں وزیروں کو آپ کے اِستقبال کے لئے بھیج دیا۔ اور ادب و احترام کے ساتھ شاہی مہمان کی حیثیت سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اپنے محل کے قریب ہی آپ کا خیمہ لگوایا۔ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے بھی خیمے نصب کرائے۔

آخر بادشاہ نے آپ کو مُلاقات کے لئے دربار میں بُلایا۔ آپ دربار میں تشریف لے گئے۔ تو آپ نے آدابِ شاہی خلافِ شرع ادا نہ کئے۔ بادشاہ کی نظر جب آپ پر پڑی، تو وہ اِس قدر متأثر ہُوا کہ آدابِ شاہی نہ بجا لانے پر اُس نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

Marfat.com

یہ حال دیکھ کر وزیر بد شریر حیران رہ گیا، اور بادشاہ سے کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت! یہی وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل بتاتا ہے۔

حضرت نے اِس بات کا معقول جواب دیکر بادشاہ کی ایسی تسلی کی کہ وہ بول نہ سکا۔ اور اُس کا غصّہ دُور ہو گیا ــــــ بادشاہ نے کہا کہ واقعی ہمارا خیال بھی ایسا ہی تھا کہ آپ جیسے بزرگ صالح اور متقی سے اہلِ حق کی مخالفت کیوں ظاہر ہو گی۔

وزیرِ بدتدبیر کی دُوسری شرارت

وزیرِ بد تدبیر نے جب یہ دیکھا کہ میرا یہ داؤ اور تدبیر چل نہیں سکی، تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ جہاں پناہ! شیخ مجددِ الف ثانی رح نے آدابِ سلطنت کی کوئی پرواہ نہیں کی، اس پر بادشاہ نے آپ سے وجہ دریافت کی۔ آپ نے بادشاہ سے کہا کہ میں نے آج تک خُدا اور رسُول کے بتائے ہوئے آدابِ احکام کی پابندی کی ہے۔ لہٰذا اِس کے علاوہ مجھے اور کوئی آداب نہیں آتے۔

جہانگیر کا آپ کو سجدہ کرنے کا حکم

اور آپ کا انکار

بادشاہ نے سختی سے ناراض ہو کر کہا کہ مجھے سجدہ کرو ـــــ لیکن آپ نے فرمایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ کیوں کہ میں نے سوائے خدا کے نہ کسی کو سجدہ کیا ہے، اور نہ کروں گا ـــــ بادشاہ نے غصہ میں بگڑ کر کہا کہ نہیں تم کو سجدہ کرنا پڑے گا ـــــ اس پر حضرت نے بھی بڑی دلیری سے کہا کہ تم مجھ سے ہرگز سجدہ نہیں کرا سکتے۔

جہانگیر کے دربار میں

ـــــ آپ کی بے باکی ـــــ

جب بادشاہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ کسی طرح سے بھی سجدہ نہیں کریں گے، تو کہنے لگا کہ اچھا آپ کے لئے سجدہ صرف اتنا ہے کہ آپ اپنے سر کو میرے سامنے ذرا خم کر دیں، جھکا دیں۔ سجدہ اور باقی سب آداب شاہی آپ کو معاف کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ

Marfat.com

مجھے آپ سے شرم آتی ہے۔ اور یہ کہ میری زبان سے ایک بات نکل گئی ہے اس کو ضرور پورا ہونا چاہیئے۔
حضرت نے فرمایا کہ میں اِس بات کے لئے ذرا بھی سر نہ جُھکاؤں گا۔

بادشاہ کا حکم

بادشاہ نے اپنے مقربین سے کہا کہ شیخ مجدِّد الف ثانی رح کے سر کو پکڑ کر ذرا جُھکا دو۔ اور پھر اِن کو تحفے اور انعام دیکر رُخصت کر دو۔ کیونکہ اِن سے مجھے بہت شرم آتی ہے۔
چنانچہ کئی طاقتوروں نے مل کر آپ کے سرِ مبارک کو جُھکانا چاہا، اور بہت زور لگایا کہ کسی طرح سے آپ کے سر کو بادشاہ کے سامنے خم کر دیں۔ مگر وہ اپنی تمام کوشش کے باوجود ناکام رہے اور آپ کی پیشانی کو ذرا بھی نہ جُھکا سکے ____ یہاں تک کہ زور لگانے کی وجہ سے حضرت کی ناک مُبارک سے خون جاری ہو گیا۔
اِس کے بعد بادشاہ نے کہا کہ اچھا شیخ صاحب رح کو اس چھوٹے دروازے سے جو آدمی کے قد سے بھی چھوٹا تھا لے کر آؤ ____ کیونکہ اِس سے گزرتے وقت تو سر کو جُھکانا ہی پڑے گا۔ لیکن حضرت

نے اِس دروازے سے گزرنے کے لئے پہلے اپنا قدم نکالا ـــ اور پھر سر کو پچھلی طرف کو جُھکا کر دروازہ میں داخل ہوئے ـــ یہ دیکھ کر وزیر شریر کو تو آگ لگ گئی، اُس نے بادشاہ کو اور بھڑکایا کہ:
"یہ شیخ صاحب جب آپ کے سامنے اِس قدر تکبر کرتے ہیں۔ تو یہاں سے باہر نکل کر نہ جانے کس قدر شور برپا کریں گے۔ اس لئے اِن کو ابھی قید اور قابو کر لیا جائے تو اچھا ہے۔ ورنہ پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا آپؒ کو اُسی وقت قید کر لیا گیا۔

آپ گوالیار کے قلعے میں

لہٰذا وزیر شریر کے بار بار اصرار کرنے اور مشورے دینے پر بادشاہ جہانگیر حضرت کو قید کرنے پر رضامند ہو گیا ـــ اور آپ کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کرنے کا حکم دے دیا۔ جب آپ قلعہ گوالیار میں پہونچے تو حاکم قلعہ شاہی حکم کے مطابق بڑی سختی سے پیش آیا ـــ یہ دیکھ کر آپ کے مریدوں میں سے ایک صاحب نے قلعے کے پہرداروں سے کہا کہ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بادشاہ نے ہمیں یہاں قید کر رکھا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یاد رکھو کہ ہم یہاں حکم الٰہی سے آئے ہیں ـــ

اور اگر ہم چاہیں تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے تمہاری آنکھوں میں خاک ڈال کر ایک دم میں باہر جا سکتے ہیں۔ بس اتنا کہہ کر اُچھلے اور قلعہ کی دیوار پر جا بیٹھے۔

آپ نے جب یہ حالت دیکھی تو اُن کو جھڑک کر فرمایا کہ ــــ کیا مجھ میں اظہارِ کرامت کی طاقت نہیں ہے جو تم کر رہے ہو؟ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اس سختی کو برداشت کرنے کے لئے مامور ہیں۔

جب قلعہ کے داروغہ اور پہرے داروں نے یہ طاقت و کرامت دیکھی تو بہت نادم اور پشیمان ہوئے اور حضرت کی خدمت میں پہونچ کر اپنے قصور و خطا کی معافی مانگی۔ اور کہنے لگے کہ ہمیں اس کا علم نہیں تھا۔ اس کے بعد وہ سب کے سب آپ کے مُرید ہو گئے۔

گوالیار کے غیر مُسلم قیدی

جب حضرت گوالیار کے قلعہ میں پہونچے، تو وہاں کئی ہزار غیر مُسلم بھی گوالیار کے قلعہ میں قید تھے۔ آپ نے اُن سب کو راہِ ہدایت پر ڈال دیا۔ اب قید خانہ میں کوئی بھی ایسا نہ رہا جو آپ کے فیضِ روحانی سے محروم ہو، آپ نے سب کو درجاتِ ولایت پر پہونچا دیا ــــ وہی

Marfat.com

قیدخانہ آپ کے قدموں کی برکت سے جنت کا نمونہ بن گیا۔ اب وہ سب کے سب وہاں ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزارتے اور سجدہ میں پڑے رہتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ نے وہاں شمع روشن کردی۔ اور ایک ایسی جگہ کو اسلام کی نعمت بخشی جہاں شاید کبھی بھی اسلام کوئی نہ پھیلا سکتا تھا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کو آپ کی برکت سے ہی اسلام کا بول بالا کرنا منظور تھا۔

جہانگیر کے خلاف بغاوت

جب ہندوستان کے امراء اور ارا کینِ سلطنت کو مثلاً عبدالرحیم خانِ خاناں، خانِ اعظم، سید صدرِ جہاں، اِسلام خاں، مہابت خاں، خانِ جہاں لودھی، مرتضیٰ خاں، قاسم خاں، تربیت خاں، حیات خاں، سکندر خاں لودھی اور دریا خاں وغیرہ جو حضرت کے مُرید اور معتقد تھے، آپ کی نظربندی کی خبر سُنی تو آگ بگولہ ہوگئے اور جنگ کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ آخر سب نے مِل کر یہ طے پایا کہ کابل کے حاکم مہابت خاں کو اپنا سردار مقرر کیا جائے — اور خُفیہ طور پر اپنی فوجیں کابل بھیج دی جائیں۔ کابل اور پشاور کے

Marfat.com

پٹھانوں کو جب یہ خبر لگی تو وہ مہابت خاں کے جھنڈے کے نیچے آکر جمع ہو گئے۔

مہابت خاں کی بادشاہ سے جنگ

مہابت خاں نے جب "ہر طرح سے انتظامات مکمل کر لئے تو خُطبہ سے اور سکّہ سے بادشاہ کا نام نکال دیا۔ اور پھر کابل سے ہندوستان کی طرف چلا، جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی تو وہ بہت پریشان ہُوا۔ اور اِس کے سِوا کوئی چارہ نظر نہ آیا کہ مہابت خاں کا مقابلہ کیا جائے ــــ چُنانچہ بادشاہ خود ایک لشکرِ جرّار لے کر نِکلا۔ کیونکہ ہندوستان کے سب اُمراء جہانگیر کے خلاف ہو چکے تھے۔ اِس لئے اُن سب نے مہابت خاں کا ساتھ دِیا ــــ بالآخر دریائے جہلم کے کنارے پر جہانگیر اور مہابت خاں کا مُقابلہ ہوا۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی، جہانگیر کی فوج کے پاؤں اُکھڑ گئے، اور مہابت خاں کو فتح حاصِل ہوئی۔ مہابت خاں نے جنگی چال سے بادشاہ کو گھیرے میں لیکر گرفتار کرلیا ــــ وزیر بدتدبیر کو جب بادشاہ کی گرفتاری کا پتہ چلا تو بہت گھبرایا، مگر کوئی پیش نہ گئی ــــ آخر جا کر مہابت خاں سے

Marfat.com

معافی مانگی ـــــ مہابت خاں وزیر شریر پر سخت ناراض ہوا اور کہا کہ یہ ساری شرارت اور بدبختی تیری ہی ہے کہ تو نے ہی ہمارے حضرت کو قید کرایا۔ اور اب معافی مانگتا ہے۔ اُس نے توبہ کی، اور معافی مانگی ـــــ بادشاہ نے بھی معافی مانگی اور کہنے لگا کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانی رح کی قدر نہ کی۔ جہالت کے سبب مجھ سے یہ گستاخی ہوئی۔ اب میں اپنے کئے پر سخت نادم اور پشیمان ہوں۔

حضرت کا فرمان

بادشاہ ساٹھ دن تک مہابت خاں کے پاس نظر بند رہا۔ اِس دوران میں بعض اُمرار نے حضرت کو تخت پر بٹھانا چاہا۔ لیکن حضرت نے تخت پر بیٹھنا تو درکنار ـــــ قید سے نکلنا بھی پسند نہ کیا۔ بلکہ اُسی وقت حضرت نے پیغام بھیجا، کہ مجھے سلطنت کی کوئی ہوس نہیں اور مجھے یہ فتنہ و فساد پسند نہیں۔ میں نے جو قید کی مصیبت اُٹھائی ہے، وہ کسی اور مقصد کے لئے ہے۔ جب وہ مقصد پورا ہو جائیگا تو رہائی خود بخود مِل جائے گی۔ یہ جنگ باعث رکاوٹ ہے۔ لہذا اِسے فوراً بند کر دیا جائے اور بادشاہ کی اطاعت کی جائے۔

Marfat.com

بادشاہ کی رہائی

جب مہابت خاں نے جہانگیر کو حضرت کا پیغام سُنایا تو وہ سخت حیران ہُوا۔ اور آپ کی عظمت و ہیبت سے تھرّا گیا۔ مہابت خاں نے اُسی وقت حضرت کی رہائی کا عہد لیکر بادشاہ کو پھر دوبارہ تخت پر بٹھا دیا۔ اور خود دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا ــــــ اور سوائے سجدہ کے تمام آدابِ شاہی بجا لایا اور اپنے قصوروں کی معافی مانگی ــــــ بادشاہ نے بھی اُسے معاف کر دیا۔ اور اُسے شاہانہ مہربانیوں سے سرفراز فرمایا۔

قلعہ گوالیار سے رہائی

اِس کے بعد بادشاہ نے حضرت کی رہائی کا حکم دیا۔ اور آپ کی مُلاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے تشریف لانے کی اِجازت دی۔ آپ نے چند شرائط حاضر ہونے کے لیے پیش کیں۔ جن کو بادشاہ نے نہایت خوشی سے منظور کر لیا ــــــ اِس کے بعد آپ بڑی عزت

Marfat.com

کے ساتھ رہا کئے گئے ـــــــ پھر تین دن اپنے گھر سرہند قیام فرما کر آپ شاہی لشکر کے ساتھ آگرہ تشریف لے گئے۔ ولی عہد شہزادہ شاہجہاں اور وزیر اعظم نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو شاہی مہمان خانے میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ ٹھہرایا گیا۔ بادشاہ نے آپ کی مندرجہ ذیل سب شرائط کو پورا کر دیا۔

۱۔ سجدہ تعظیمی بالکل بند کیا جائے۔

۲۔ گاؤکشی عام کی جائے۔

۳۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرے۔

۴۔ ملک بھر میں جتنی مساجد شہید کرائی گئی ہیں، اُنہیں از سرِ نو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

۵۔ دربارِ عام کے دروازے پر ایک مسجد بنوائی جائے۔

۶۔ مقدّمات میں شرعی احکام کی پیروی کی جائے، اور مفتیٔ و قاضی مقرر کئے جائیں۔

۷۔ غیر مسلموں سے جزیہ وصول کیا جائے۔

۸۔ باطل اور بری رسموں کو ختم کیا جائے۔

۹۔ تمام قیدی رہا کئے جائیں۔

۱۰۔ ہر شہر و قصبہ میں دینی تعلیم کے لئے مکتب اور مدرسے قائم کئے جائیں۔

غرض اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے دینِ اسلام میں نئے سرے سے رونق اور تازگی بخشی۔ مسلمانوں کے دلوں کو بیحد خوشی ہوئی۔ نورِ اسلام سے ہر گھر میں اُجالا ہو گیا۔ شہروں اور سب گاؤں میں جگہ جگہ مسجدیں اور مدرسے بنوائے گئے۔ ہر روز ہزارہا آدمی حضرت کے حلقہ میں حاضر ہونے لگے ——— بادشاہ گذشتہ گستاخیوں کی بابت بہت شرمندہ تھا۔ ہر روز اپنے خاتمہ بالخیر اور مغفرت کے لئے حضرت سے اِلتجا کرتا۔ حضرت فرماتے خاطر جمع رکھو۔ میں اُسوقت تک بہشت میں داخل نہ ہونگا۔ جب تک تمہیں ساتھ نہ لے جاؤں گا۔

شاہجہاں کی اپنے باپ جہانگیر سے جنگ

شہزادہ خُرم شہابُ الدین شاہجہاں، جہانگیر کا بیٹا تھا۔ جو بہت ہی نیک طبیعت اور فرشتہ صفت آدمی تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحؒ کا بہت مُعتقد اور مُرید تھا ——— آصفُ الدّولہ[له] نورجہاں

له شہریار سے شیر افگن کی لڑکی منسوب تھی جو نورجہاں کے بطن سے تھی۔ شاہجہاں کی قابلیت کے مقابلے میں شہریار ایک طفل مکتب تھا۔ مگر داماد کی محبت میں (باقی صفحہ پر)

Marfat.com

کے بھائی کا داماد تھا جس کی لڑکی ارجمند بانو بیگم' بادشاہ شاہجہان سے منسوب تھی۔ جس کا لقب ممتاز محل تھا (جس کی یادگار تاج محل آگرہ ہے) حضرت کی قید کے زمانے میں اپنے باپ سے حضرت کے قید کرنے کے بارے میں کئی بار جھگڑا بھی تھا۔ اور حضرت کی رہائی کے لئے سفارش بھی کی تھی۔ اسی اثنار میں شاہزادہ کو خفیہ طور سے معلوم ہوا کہ اُس کو ولی عہدی سے محروم کرکے شہریار کو ولی عہد بنانے کی سازش ہو رہی ہے۔ تو مجبور ہو کر اُس نے اپنے باپ کے ساتھ اعلانِ جنگ کر دیا۔ شاہجہاں کے ساتھ فوج بہت زیادہ تھی۔ بڑا زبردست باپ بیٹے کا مقابلہ ہوا۔ جہانگیر پریشان ہو کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے فتح و نصرت کے لئے درخواست کی —— آپ نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں ہندوستان کے تخت پر تمہارا ہی قبضہ رہے گا —— چنانچہ آپ کی دعا کی برکت سے شاہجہاں کو شکست اور جہانگیر کو فتح حاصل ہوئی۔

(صد کا بقیہ) اس نے سلطنت کی کامیابی اور خاندانی مصلحت کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ اور پورے ملک میں ایک فتنہ برپا کر دیا —— نورجہاں کا بھائی اعتماد الدولہ شاہجہاں کا حامی اور نورجہاں کے مقابلہ پر تھا۔

Marfat.com

شاہجہاں حضرت کی خدمت میں

شکست کے بعد شاہجہاں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ حضرت میں تو شروع ہی سے آپ کا غلام رہا ہوں۔ اور ہمیشہ آپ کے لئے بادشاہ سے لڑتا جھگڑتا رہا ہوں۔ اب آپ میرے لئے دعا اور مدد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں۔ تو ہندوستان پر تیرے باپ کی حکومت رہے میرے بعد عنقریب تم ہی تخت پر بیٹھو گے، اور تمہارا لقب شاہجہاں ہو گا اور ایک عرصہ تک تمہاری ہی نسل میں سلطنت رہے گی۔ یہ سنکر شہزادہ شاہجہاں بہت خوش ہوا۔ اور بطورِ تبرک حضرت کی ایک دستار لے گیا جو عرصہ تک شاہانِ مغلیہ کے خزانے میں رہی۔

جہانگیر بادشاہ کی حضرت سے عقیدت

بادشاہ جہانگیر کو اب حضرت سے اس قدر عقیدت و محبت ہو گئی تھی کہ وہ آپ کے بغیر ایک پل بھی جدا ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ سفر میں

Marfat.com

آتے جاتے بھی حضرت کو اپنے ساتھ رکھتا ــــــ چُنانچہ حضرت بھی کئی جگہ بادشاہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اِس طرح سے ساتھ رہنے کا بڑا فائدہ یہ ہُوا کہ جو لوگ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتے تھے اُن کو حضرت سے فیض حاصل کرنے کا موقعہ مِل گیا ــــــ اور جن جگہوں میں دینی مدارس نہ تھے، وہاں حضرت کے حُکم سے مدارس قائم کیے گئے اور جو مساجد شہید ہوگئی تھیں وہ ازسرِ نو دوبارہ تعمیر کی گئیں۔ اِس طرح سے دینِ اسلام کا چرچا عام ہوگیا اور لوگوں کی دینی واخلاقی اصلاح بھی ہوگئی۔

بادشاہ کو حضرت کی دعوت

حضرت مجددِ الف ثانی رحجب لاہور پہونچے، تو اُس شہر کی قُطبیت شیخ طاہر بندگی لاہوری کو عنایت ہوئی۔ اور پھر لاہور سے سرہند کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ اپنے گھر سرہند پہونچے تو آپ نے بادشاہ کی ضیافت (دعوت) فرمائی۔ جب کھانا کھا چکے تو بادشاہ نے حضرت سے عرض کی کہ ایسا لذیذ کھانا میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھایا۔ آپ اپنے باورچیوں سے فرمائیں کہ وہ ہمارے

باورچیوں کو کھانا پکانا سکھادیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باورچیوں سے ایسا کھانا نہیں پک سکے گا۔ چنانچہ جتنے دن بادشاہ سرہند میں رہا آپ کی خانقاہ سے کھانا جاتا رہا۔۔۔۔ ایک دن آپ نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے اب سرہند ہی میں رہنے دو۔ لیکن بادشاہ نے آپ کی جُدائی گوارا نہ کی اور آپ کی خاطر کچھ عرصہ سرہند میں اور قیام فرمایا۔ اس کے بعد بادشاہ دہلی روانہ ہوا۔ اور آپ کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

بادشاہ کا بیمار ہونا

ایک دفعہ بادشاہ جہانگیر بیمار ہو گیا۔ تو حضرت بادشاہ کی بیمار پُرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اُس وقت بادشاہ بستر پر پڑا تھا۔ اُس میں اُٹھ کر بیٹھنے کی بھی ہمّت نہ تھی۔ حضرت جب بادشاہ کے بستر کے قریب بیٹھ گئے، تو بادشاہ نے اپنی صحت و شفا کے لئے حضرت سے دُعا کی درخواست کی۔ حضرت نے وضو کے لئے پانی منگوایا تاکہ نماز ادا کر کے بادشاہ کی شفا کے لئے دُعا کریں۔

خادموں نے وضو کے لئے سونے کا لوٹا چاندی کے تھال میں رکھ کر پیش کیا۔۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ سونے چاندی کے برتنوں کا

Marfat.com

اِستعمال کرنا حرام ہے۔

بادشاہ نے پُوچھا حرام کِسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا حرام وہ چیز ہے جسے اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہو ـــــ آپ نے کہا افسوس کہ بادشاہِ وقت کو دِینِ اِسلام سے یہ مناسبت کہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ حرام حلال کِسے کہتے ہیں؟

بادشاہ کی بیگم ملکہ نورجہاں جو پردہ کے پیچھے بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی تھی، وہ کمال درجہ کی عقل مند تھی۔ اُس نے بلوری لوٹا اور تھال وضو کے لئے بھیجا۔ آپ نے وضو کر کے نماز ادا کی ـــــ اور نماز سے فارغ ہو کر بادشاہ کی صحت یابی کی دُعا کرنے کے لئے تیار ہُوئے اور بادشاہ سے فرمایا کہ میں دُعا کرتا ہوں اور تم رونا شروع کرو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ تم پر رحم کرے۔

بادشاہ نے کہا کہ مجھے رونا تو نہیں آتا مگر میں اپنے سر کو ننگا کرلیتا ہوں ـــــ آپ کا دُعا کرنا تھا کہ بادشاہ کی بیماری جاتی رہی۔ اور صحت یاب ہو کر حضرت کی خِدمت میں اُٹھ بیٹھا۔ اور توبہ کی۔ حضرت نے اُسے اپنا مُرید بنا لیا۔

بادشاہ کا ایک واقعہ

ایک دن بادشاہ حضرت کے درِ دولت سے ساتھ کر شکر کیا تھ واپس آرہا تھا۔ راستہ میں لوگوں کے مکانوں کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ گھر کیسے بے جا اور غلط طریقے سے بنے ہوئے ہیں۔ اِن سے تو ہمارے شیخ صاحب کی سواری کو آنے جانے میں دِقت ہوتی ہو گی۔ لہٰذا حکم دِیا کہ ان مکانوں کو فوراً گرا دو ——— چُنانچہ وہ مکان اُسی وقت گرا دیئے گئے۔ جب حضرت کو اس بے جا کام کا پتہ لگا۔ تو بادشاہ کو بہت جھڑکا اور کہا کہ؛

ہم درویش و غریب آدمی ہیں، ہمیں آنے جانے میں کوئی تکلیف نہیں۔ یہ دِقت اور تکلیف تو بادشاہوں کو ہوا کرتی ہے۔ بادشاہ نے حضرت کی خاطر مکانات کے مالکوں کو بہت سا روپیہ دیا۔ تاکہ وہ کہیں اور جا کر مکان بنالیں۔

دُوسرا ایک اور واقعہ

ایک دن سرہند میں آدھی رات کے وقت حضرت بادشاہی محلس سے

Marfat.com

اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چلے آرہے تھے۔ اِتنے میں آپ نے راستہ میں دیکھا کہ سرہند کے دو رئیسوں کو ننگے سر پسِ پشت ہاتھ باندھے ہوئے سپاہی لئے جا رہے ہیں۔ آپ نے اُن سے پوچھا کہ اِن کو ایسی بے عزتی سے کہاں لئے جا رہے ہو؟

اُنہوں نے کہا بادشاہ کا حُکم ہے کہ اِن کو سخت بے عزتی سے قتل کرو۔ لہٰذا اب ہم اِن قتل کرنے کے لئے لئے جا رہے ہیں۔

حضرت نے کہا ذرا یہیں ٹھیرو ـــــ اور خود بادشاہ کے پاس لوٹ گئے۔ بادشاہ بستر پر پڑا تھا۔ حضرت نے جا کر خوابگاہ کا پردہ ہلایا

بادشاہ نے پُوچھا کون ہے؟ جو اس وقت پردے کو ہلاتا ہے۔

حضرت نے فرمایا "میں ہوں احمد"

بادشاہ یہ سُن کر حیران رہ گیا کہ حضرت اِس وقت کیوں تشریف لائے۔ آپ تو ابھی ابھی یہیں تشریف فرما تھے۔ اِس وقت تکلیف کرنے کی کیا وجہ ہے؟

حضرت نے اُن دونوں رئیسوں کی سفارش کی۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ دونوں میرے استقبال کو نہیں آئے تھے۔ اِس لئے میں نے اب اُن کے قتل کا حکم دے دیا ہے، آج تک میرا کوئی حکم نہیں ٹلا ـــــ حضرت نے فرمایا انہیں معاف کردو۔ بیگم نے (جو حضرت

Marfat.com

کی معتقد تھی) بادشاہ کو کہا کہ تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ جلدی معاف کردو، ورنہ کسی اور مصیبت میں پھنسو گے۔

بادشاہ نے کہا کہ میں نے آپ کی خاطر انہیں بخشا۔ لیکن اُن کے ہاتھ ضرور کاٹنے چاہئیں۔ تاکہ میرا حکم خالی نہ جائے۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ بس اُنہیں معاف کردو ــــــ،

بادشاہ نے عرض کیا کہ اچھا میں نے یہ بھی معاف کیا ــــــ لیکن اُن کے تیّں تیّں کوڑے ضرور لگوائے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی باتیں مت کہو، بلکہ بالکل معاف کردو۔

بادشاہ نے پھر کہا کہ میرا حکم کبھی رُکا نہیں۔ لیکن حضرت کی خاطر میں اُنہیں بالکل معاف کرتا ہوں۔

حضرت نے پھر فرمایا کہ وہ شہر کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ تم نے اُن کی بے عزتی کی ہے۔ لہذا اب تم ان کو خلعت اور مال وزر دو، تاکہ اُن کو پھر عزت حاصل ہو۔

بادشاہ نے کہا کہ میں نے آپ کے حکم سے ایک تو اُن کی جان بخشی کی، اب آپ اُن کے لئے اور چیزوں کے لئے بھی فرمارہے ہیں۔ اِس وقت خزانوں اور خلعتوں کے تحویلدار کا مجھے پتہ نہیں کہ کہاں ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ جو خاص خلعتیں خواب گاہ میں موجود ہیں، یہی دیدو،

Marfat.com

تُم بادشاہ ہو جس وقت چاہو اور منگا لینا۔

بیگم نے بادشاہ کو کہا کہ جو کچھ بھی حضرت فرماتے ہیں وہ جلدی سے دیکر رُخصت کردو، کہ کہیں اور آفت نہ آجائے۔

بادشاہ خود بھی ڈرا ہُوا تھا۔ لہٰذا جو کچھ بھی آپ نے فرمایا تھا وہ اُن کو فوراً دے دیا۔ دو خاص خلعتیں اور دو ہزار روپے دے دیئے۔

حضرت خلعتیں اور روپے لے کر جہاں سپاہیوں کو کھڑا کرکے آئے تھے، وہاں پہونچے اور دونوں رئیسوں کو رِہا کیا ــــــ اُن کو خلعت اور روپے دیکر بڑی عزت کے ساتھ شہر میں لائے۔

سبحان اللہ! قربان جائیے اللہ والوں کے کاموں کے۔

جہانگیر کا انصاف

واقعہ

ایک غریب بڑھیا جو کئی وقت کی بھوکی تھی شاہی کنیز کے کہنے پر ملکہ نُورجہان کے پاس امداد طلب کرنے کے لئے آئی ــــ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکہ بڑی فیاض دل تھی۔ لیکن اُس وقت کسی وجہ سے اُس کا مزاج بِگڑا ہُوا تھا ــــــ اُدھر بُڑھیا جو بھوک کی

Marfat.com

وجہ سے سخت بے چین ہو رہی تھی۔ جب بڑھیا نے دیکھا کہ ملکہ کسی طرح اُس کی طرف کوئی دھیان ہی نہیں دے رہی، تو اُس کے منہ سے یہ نکل گیا کہ ـــ جو غریبوں پر رحم نہیں کرتا، تو خُدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

بڑھیا کا یہ کہنا تھا، بس ملکہ اور بھی برہم ہو گئی، اور بڑھیا کو مارنے کا حکم دیدیا۔ بڑھیا کی جب خوب پٹائی ہوئی۔ تو وہ اتنے زور سے روئی چلائی کہ دوہائی دوہائی ـــ اُس کی آواز جہانگیر تک پہونچ گئی۔ جہانگیر فوراً محل کے اندر آیا۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ اُس کی محبوبہ بیگم نے بلا وجہ اور بے قصور ایک غریب بڑھیا کو پٹوایا ہے تو اُس نے نورجہاں سے کہا کہ اِس میں کوئی شک نہیں کہ تم مجھ کو جان و دل سے زیادہ عزیز ہو ـــ لیکن اِس کے یہ معنی نہیں کہ میں تمہاری خاطر اپنی رعایا اور مخلوقِ خدا پر ظلم برداشت کر لوں۔ لہٰذا تم فوراً اِس بڑھیا سے معافی مانگو۔ ورنہ تم کو ابھی عام مجرموں کی طرح سے سزا دی جائے گی۔

نورجہاں نے ایک ادنیٰ اور غریب بڑھیا سے معافی مانگنا اپنی توہین سمجھی ـــ اِس پر جہانگیر نے اُسے چھ مہینے قید کی سزا کا حکم سُنا دیا۔ اور نورجہاں قید میں بھیجدی گئی ـــ چھ گھنٹے قید رہنے

Marfat.com

کے بعد ارا کینِ سلطنت کے کہنے پر نور جہاں نے بڑھیا سے معافی مانگ لی۔ اور دو سو روپے اُس کو بطور امداد کے دیئے۔ تب کہیں جاکر اُس کو قید سے رہائی مِلی۔

دوسرا واقعہ

ایک دفعہ جہانگیر کو اُس کے خفیہ نویس نے خبر دی کہ ایک امیر کبیر آدمی رعایا کی ایک غریب عورت کی آبرو لینے پر تُلا ہوا ہے۔ عورت نے اُسے بادشاہ کے سر کی قسم دلائی اور طرح طرح کی خوشامدیں کیں، مگر وہ نہ مانا، اور اُس کی عزت لینے پر بضد ہے۔

بادشاہ جہانگیر یہ سُنتے ہی غُصّے سے آگ بگولہ ہوگیا، اور خفیہ نویس کے ساتھ چل دیا۔ بادشاہ جب وہاں پہونچا، تو وہ امیر آدمی اُس عورت سے کہہ رہا تھا کہ اگر تو اِس کام کے لئے میرا کہا نہ مانے گی تو یادرکھ! تُو اور تیرا شوہر دونوں مارے جائیں گے۔

عورت نے جواب دیا کہ میرا خُدا اور بادشاہ تجھ سے انتقام لے گا ـــــ جہانگیر اِتنا سُنتے ہی آگے بڑھا۔ اور میان سے تلوار نکال لی۔ امیر نے بھی بادشاہ کو نہ پہچانتے ہوئے تلوار نکال کر مقابلہ پر آگیا ـــــ لیکن جب خفیہ نویس نے چلاّ کر کہا کہ او بے ادب

Marfat.com

حضور جہاں پناہ برآمد ہیں ـــــ تو یہ سُن کر امیر کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی۔ اور بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا، اور معافی کی درخواست کی۔
بادشاہ نے کہا کہ میں ایسے لوگوں کو کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا، جو میری رعایا کی بہو بیٹیوں کی آبرو کو خراب کرتے ہیں ـــــ اور یہ کہتے ہوئے امیر کا سَر تن سے جُدا کر دیا، اور اُس عورت کو سونے اشرفیاں بطور اِنعام کے دیں۔ اور حُکم دیا کہ اِس بدکار کی سب جاگیر اِس غریب پارسا و پرہیزگار عورت کے نام منتقل کر کے اِس کو امیر کبیر بنا دیا جائے۔

تیسرا واقعہ

جہانگیر کے عہدِ حکومت میں ایک کوتوال نے ایک سرائے کے بھٹیارے اور بھٹیاری سے مِل کر مُسافروں کے مال پر غاصبانہ زبردستی قبضہ جمانے کا سِلسلہ جاری کر رکھا تھا۔
جب جہانگیر کو اِس کی اِطلاع مِلی تو اُس نے اپنی ایک کنیز خاص اور مصاحِب کو حُکم دِیا کہ وہ سرائے میں جا کر مُسافر بن کر رہیں۔ اور اپنے آپ کو میاں بیوی ظاہر کریں۔ اور بھٹیارے کو فروخت کرنے کے لئے ایک انگوٹھی دی۔ تو اُس نے فوراً کوتوال کو اطلاع دی۔ تو کوتوال

Marfat.com

دوڑتا ہوا آیا۔ اور اُس نے مصاحب کو مُسافر سمجھتے ہوئے اُن پر یہ الزام لگا کہ یہ انگوٹھی تو چوری کی ہے۔ مصاحب نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس اپنا اور زیور بھی ہے۔ تو کوتوال نے سارے زیور پر قبضہ جما لیا۔

چنانچہ اس واقعہ کے بعد جہانگیر نے کوتوال کو طلب کیا اور اُسے ملازمت سے برطرف کر دیا، اور سزا الگ رہی ـــــ غرض اِس طرح کے اُس کے اِنصاف کے بہت واقعات ہیں۔

حضرت مجدّدِ الفِ ثانیؒ کی

وفات حسرت آیات

آپ نے شب برات ۱۰۳۴ھ ہجری کو اپنی وفات کے متعلق فرمایا کہ میری وفات اِسی سال ہو گی۔ عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لائے۔ اور فرمایا میرے لئے دُنیا سے کُوچ کرنے کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ میری عُمر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عُمر کے مطابق ہو گی۔ لہٰذا میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ:۔

قرآن مجید اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا،

Marfat.com

اور اُس کو کبھی ترک نہ کرنا۔

پھر چار پانچ روز کے بعد آپ کو ضیق النفس کا درد شروع ہو گیا پھر ایک دن آپ اپنے والد ماجد کے مزار پر تشریف لے گئے اور وہاں دیر تک مراقبے میں رہے۔

پھر اپنے جدِ اکبر حضرت امام رفیع الدین رح کے مزار پر تشریف لے گئے اور وہاں بھی دیر تک مُراقبہ کیا۔ اور سب قبرستان والوں کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی۔ پھر وہاں سے اپنے گھر تشریف لے آئے۔

۲۳ صفر الخیر ۱۰۳۴ھ کو اپنے مُریدین اور خُلفاء کو جمع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مُجھ کو وہ سب کُچھ عطا فرما دیا جو کُچھ ایک بشر کو دیا جا سکتا ہے ـــــ یہ سُن کر سب کو آخری وقت کا یقین ہو گیا۔

آپ نے اپنا تمام لباس فقراء کو خیرات کر دیا۔ وفات سے پہلے جو جمعہ تھا۔ جامع مسجد میں آکر بہت سی وصیتیں فرمائیں ـــ اور زیادہ تر سُنّت کی پیروی کرنے پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین سنتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرنا۔ اور کوئی شخص میرے ستر کو نہ دیکھے ـــــ غسل کے وقت میرے دو لڑکے اور دو بڑے خلفاء کے سوا کوئی میرے نزدیک نہ آئے ـــــ

Marfat.com

اس کے بعد آپ پر مرض کا غلبہ زیادہ ہو گیا۔ اس کے باوجود بھی آپ نے تہجد کی نماز باوضو کھڑے ہو کر ادا فرمائی۔ آخر وقت تک نماز جماعت سے ادا کرتے رہے۔ اور امامت آپ کے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد سعید خزینۃ الرحمۃ کراتے رہے۔ آخر تک آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہ آیا۔ صبح کی نماز بھی باجماعت ادا فرمائی۔ نمازِ اشراق بھی پڑھی دعائیں اور وظیفے کا بھی وِرد کیا ــــــ اس کے بعد فرمایا کہ مجھے پیشاب کی حاجت ہے، برتن لاؤ۔ برتن لایا گیا۔ پھر برتن یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ اب اتنی فرصت نہیں کہ پیشاب کر کے تازہ وضو کروں۔ اب تو میں وضو سے ہوں، مجھے فرش پر لٹا دو۔ چنانچہ آپ کو حسبِ ارشاد فرش پر لٹا دیا گیا ــــــ اور پھر اللہ اللہ کہتے ہوئے اپنے مولا سے جا ملے ــــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝

آپ کا اِنتقال پُرملال تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں ۲۸ صفر الخیر ۱۰۳۴ھ ہجری بروز منگل اشراق کے وقت ہُوا۔

دَفنْ

آپ نے یہ وَصیت فرمائی تھی کہ مجھ کو میرے فرزند خواجہ محمد صادق رحؒ کے پاس دفن کرنا ــــــ لہٰذا آپ کے فرمان کے

Marfat.com

مُطابق جب قبر کھودنے کا ارادہ کیا گیا۔ تو یہ جگہ اِتنی وسیع نہ تھی کہ قبر کھودی جا سکے۔ جس وقت آپ کا جنازہ لے جا کر رکھا گیا ـــــ تو خواجہ محمد صادق کی قبر خود بخود ایک ہاتھ مشرق کی طرف ہٹ گئی اور جگہ وسیع ہو گئی۔

تب مغرب کی طرف قبر کھودی گئی ـــــ اور آپ کو اِسی قُبّے میں دفن کیا گیا ـــــ جو آج تک لوگوں کے لئے زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔ اور جس کو پھر سیٹھ حاجی وَلی محمد صاحب بمبئی والوں نے اپنا زرِ کثیر خرچ کر کے بنوایا ہے۔

Marfat.com

حضرتؒ کی کرامات

۱

حضرت غوث الاعظمؒ کا تشریف لانا

ایک رات حضرت سے لوگوں نے درخواست کی، کہ حضرت غوث پاکؒ قطب ستارے سے تشریف لائیں ــــــ لہذا آپ کی توجہ سے قطب ستارہ شق ہوا، اور لوگوں کی خواہش کے مطابق حضرت غوث پاکؒ نمودار ہوئے جن کو لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اُنہوں نے حضرت کی تجدیدِ اَلف، اور قیومیت کا اقرار کیا۔ اور پھر قطب ستارہ کی طرف واپس تشریف لے گئے۔

۲

خانِ خاناں کو کامیابی ہوئی

عبدالرحیم خانِ خاناں آپ کا مخلص مُرید تھا۔ وہ عرصہ سے دکن کا حاکم تھا۔ بادشاہ کے وزیر بدتدبیر سے اُن کی بنتی نہ

Marfat.com

تھی ـــــ لہذا وزیرِ شریر نے بادشاہ سے کہہ کر اُسے معزول کرا دیا۔ خانِ خاناں اور اُس کے لڑکے کے حق میں بدگمان ہو گیا۔ خطرہ تھا کہ کہیں قتل نہ کروا دے۔

اِس بارے میں اُن نے حضرت سے مدد اور دُعا کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا خاطر جمع رکھو تمہارا کام پہلے سے بھی اعلیٰ ہوجائیگا اللہ تعالےٰ بہتر کرے گا۔

خُدا کا کرنا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر خانِ خاناں کو دکن کی سرداری کا حُکم مِل گیا۔ اور بادشاہ نے انعام واکرام سے بھی نوازا۔

۳۔

آگ سے محفوظ رہنا

ایک دفعہ سفر میں آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے باطنی توجّہ سے معلوم ہُوا ہے کہ آج کوئی بلائے عظیم نازل ہوگی، اور ساتھیوں کو پڑھنے کے لئے یہ دُعا بھی فرمائی تاکہ وہ اِس بلا سے محفوظ رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥

تھوڑی دیر کے بعد بعض گھروں میں ایسی آگ بھڑکی کہ لوگ پھر اُس کو بجھا نہ سکے۔ اور اکثر لوگوں کے گھر بار اور مال و اسباب جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ اور جس جس نے مذکورہ بالا یہ دُعا پڑھی وہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے صحیح سلامت رہے۔

۲۷

لڑکے کی عمر دراز ہونا

حضرت کے ایک عزیز کے اولاد تو ہوتی تھی، لیکن کوئی بچہ بچتا نہ تھا۔ اور چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتے تھے۔

ایک دفعہ جب اُن کے ہاں لڑکا پیدا ہُوا، تو اُس کو حضرت کی خدمت میں لائے، اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا اور بڑا ہُوا تو حضرت کی غلامی میں رہے گا۔ حضرت نے توجہ کے بعد فرمایا کہ اِس کا نام عبدالحق رکھو۔ انشاء اللہ زندہ

Marfat.com

رہے گا اور بڑی عمر پائے گا۔
چنانچہ حضرت کی دُعا کی برکت سے وہ لڑکا زندہ رہا اور بڑی عمر پائی۔

---

(۵)

دُوسری بیوی سے اولاد کی بشارت

ایک امیر نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جوانی سے گزر کر بڑھاپے کو پہونچ گیا ہوں، مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ للّٰہ آپ میرے حال پر توجہ فرمائیں۔
آپ کچھ دیر مُراقبہ میں رہے۔ پھر فرمایا کہ لوحِ محفوظ میں اس کی بیوی سے کوئی اولاد نہیں پائی جاتی —— ہاں اگر دوسری شادی کروگے، تو اُس سے بے شک اولاد ہوگی اور وہ تمہارے بعد تمہاری یادگار رہے گی۔
خُدا کی شان، اُس کی بیوی قضائے الٰہی سے وفات پاگئی۔ اس کے بعد اُس شخص نے دوسری شادی کی، جس سے ایک لڑکا

Marfat.com

اور ایک لڑکی پیدا ہوئے۔

(۶)

ایک مرتبہ کسی مُرید کو فرمایا کہ تجھ کو مِلّتِ ابراہیمی ملی ہے — اُس کو یقین نہ آیا۔ آپ نے رات کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تصدیق کرادی۔

جب وہ صبح کو حاضر ہُوا۔ تو رات کی تمام کیفیت آپ نے بیان فرمادی — اِتنا سُنتے ہی وہ شخص قدموں پر گر پڑا، اور معافی مانگی۔

(۷)

حضرت کی سب سے بڑی کرامت یہی ہے کہ ہزاروں غیر مُسلم آپ کے دستِ مبارک پر مُسلمان ہوئے

(۸)

ایک جذامی (کوڑھی) نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اپنی صحت کے لئے دُعا کرائی، آپ نے توجہ فرمائی اُس کو فوراً آرام ہوگیا۔

Marfat.com

(۹)

مولانا محمد یامین صاحب کئی برس سے شدّت کی بیماری میں مبتلا تھے۔ دواؤں اور دعاؤں سے کچھ اثر نہ ہوتا تھا حضرت کی خدمت میں اُس نے ایک عریضہ اِرسال کیا ____ اور دُعا کے لئے درخواست کی۔ حضرت نے اُس کو جواباً تسلی دی، اور اپنا کرتا مبارک اِرسال کیا۔ اُس نے جوں ہی وہ کرتا پہنا فوراً تندرست ہوگیا۔

(۱۰)

حضرت کا جب اِنتقال ہُوا۔ تو حضرت کے صاحبزادے شیخ محمد صادقؒ کے مقبرے میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی ____ تو حضرت کے لئے صاحبزادے کی قبر خود بخود مشرق کی طرف سوا گز ہٹ گئی۔ اور حضرت وہیں مدفون ہوئے۔

اِن کے علاوہ حضرت کی ہزاروں کرامات ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔ بطور تبرک کے چند کرامات اوپر بیان کر دی گئی ہیں۔

اِسی طرح سے حضرت کے مکاشفات بھی بے شمار ہیں جن کا ذِکر بڑی کتب میں موجود ہے۔ یہاں صرف چند مکاشفات درج کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت کے مکاشفات

مکاشفہ ۱

ایک روز آپ کسی تقریب سے حضرت شاہ ابُو بخاری رح کے مزار پر تشریف لے گئے جو مزاراتِ سرہند میں متبرکہ مزار ہے۔ آپ اِس مزار پر تشریف لائے اور دیر تک بیٹھے رہے اور توجہ و مراقبہ فرمایا۔

بہت دیر کے بعد آپ وہاں سے اُٹھے اور رخصت فرمائی۔ جب آپ اپنی خانقاہ میں پہونچے تو بعض محرمانِ اسرار نے آپ کی اور ابُو شاہ کی گفتگو کے متعلق پوچھا۔

آپ نے فرمایا کہ جب میں ابُو شاہ کے مزار پر گیا۔ تو ابُو شاہ صاحب تشریف لائے۔ اور بہت کچھ تعظیم و تکریم فرمائی، اور عنایتوں اور محبتوں کا اظہار فرمایا کہ اُن کا ذکر طویل ہوگا۔ البتہ اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو یہاں کا صاحبِ ولایت کہا۔ اور یہ بھی کہا کہ آپ جیسا بزرگ یہاں میرے پاس مہمان آئے، تو اِس سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا کہ میں اپنی ولایت آپ کو پیش کردوں ــــ پس آج سے اِس

Marfat.com

ملک کے صاحبِ ولایت آپ ہیں، اور یہ شہر آپکے تصرف میں رہے گا۔
اِس واقعے کے ایک مُدّت کے بعد آپ کے صریح اور صحیح کشف کے مُطابق ایک بڑی عُمر کے شخص نے بیان کیا کہ شہر سرہند میں ایک بڑے بزُرگ مجذوب داؤد نامی رہا کرتے تھے ___ جن کا مزار شیخ مجدالدین قصداری رح (خضداری) کے مقبرے میں ہے۔ تو جب اُن کے انتقال کا وقت قریب آیا۔ تو انھوں نے ایک شخص کو شیخ اَبُو بخاریؒ کے پاس بھیجا کہ اُن کو بُلا کر لائے۔ اُس نے کہا کہ شاہ اَبُو تو ایک مجذوب آدمی ہیں اور وہ ہمیشہ سرہند کے بڑے حوض کے پانی میں کھڑے رہتے ہیں میں اُن سے کیا کہوں؟ ___ اُنہوں نے کہا کہ تم تو میرا بس پیغام پہونچادو۔ وہ خود چلے آئیں گے۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا، اور شیخ داؤد کا پیغام انکو سُنایا۔ اَبُو شاہ اِس پیغام کو سُنتے ہی فوراً روانہ ہو گئے اور شیخ داؤد کی خِدمت میں پہونچے۔ شیخ داؤد رح نے کہا کہ اِس شہر میں اب تک میں صاحبِ ولائیت تھا۔ اور اس کی پاسبانی و نگہبانی میرے حوالے تھی ___ اب میں جا رہا ہُوں (انتقال کرتا ہوں) اور اب یہ شہر تیرے حوالے کیا گیا ہے۔ اور تجھے صاحبِ ولایت بنایا گیا ہے۔ لہٰذا خوب اچھی طرح خبردار رہنا۔ اِتنی بات کہہ کر وہ اپنے مَولا سے جا ملے۔
پھر اَبُو شاہؒ آئے اور اپنی جگہ پر آ بیٹھے ___ اُس دن سے

Marfat.com

لوگوں کا ہجوم ابُوشاہ کے پاس اِس قدر ہُوا۔ کہ گروہ کے گروہ اُن کی زیارت کو آنے لگے اور اُن کی کرامتیں دیکھنے لگے۔

اَبُوشاہ کا ایک واقعہ

اَبُوشاہ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے کُتّوں کی دعوت کی۔ اور وہ یُوں ہُوا کہ انہوں نے ایک کُتّے سے فرمایا کہ جا اور شہر کے کُتّوں کو بُلا کر لے آ ـــــ وہ گیا اور بعض کُتّوں کو خبر کر دی، اور انہوں نے ایک دوسرے کو خبر کرکے سب کو اطلاع کر دی ـــــ پھر تو سب کتّے قطار و قطار شاہ صاحب کی خدمت میں پہونچنے لگے، اور شہر بھر میں اس بات کا ایک شور مچ گیا۔ لہذا شہر کے سبھی لوگ دیکھنے کے لئے آ گئے۔ جب سب کُتّے جمع ہو گئے۔ تو شاہ صاحب اُٹھے۔ اور اُن پر ایک نظر ڈال کر فرمایا کہ ایک سگ گرگیں کہ جس کی وجہ سے یہ مہمانی کی گئی ہے وہ نہیں آیا۔؟ پھر تو ایک کُتّا اُسی وقت شہر کی طرف روانہ ہُوا اور اُس کو بھی بُلا لایا۔

شیر برنج پکا ہُوا تھا۔ ہر کتّے کے سامنے ایک پیالہ مٹّی کا رکھ دِیا گیا۔ سب نے بغیر جھگڑا کئے ہوئے ادب کے ساتھ مِل جُل کر کھایا۔

اِس کے بعد وہ سب منتظر بیٹھے رہے۔ شاہ صاحب نے اُن سے فرمایا کہ اب جاؤ۔ چنانچہ سب اُٹھے اور چلے گئے۔

ابُوشاہ کی بکریاں

اُسی شخص نے یہ بھی بتایا کہ ابُوشاہ کے پاس بکریاں بہت تھیں اور اُن کا گھر سرہند کے اطراف میں مشرق میں تھا، اور ہر طرف کھیتی ہوتی تھی۔ لہذا بکریاں وُہ کھیتی چر جاتی اور کھا جاتی تھیں۔ کھیتی والے کاشت کاروں نے ابُوشاہ سے شکایت کی ـــــ اُنہوں نے فرمایا کہ ارے چھوڑو اُنہیں کھانے دو ـــــ اور فرمایا کہ دوسرے قصبوں میں جو کھیتی ہوتی ہے (اِنشاءاللہ) اِتنی ہی تمہارے کھیت میں سے بھی نکلے گی۔

عجیب اتفاق ہُوا کہ دوسرے کاشت کاروں نے کھیت کاٹ کر دانے نکالے ـــــ اور اِن کاشت کاروں نے بھی جن کی کھیتی کو بکریاں کھا گئی تھیں، اور بے خوشہ کر گئی تھیں، اپنا خرمن کیا ـــــ خدا تعالیٰ کی شان کہ ابُوشاہ کی کرامت سے اُن کے ہاں بھی اِتنا اناج بلکہ اس سے بھی زیادہ اناج ہُوا۔

Marfat.com

مُکاشفہ ۲

ایک روز لاہور سے ایک سبزی فروش آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اُس کی تعظیم کی۔ جو لوگ اُس وقت آپ کے پاس موجود تھے۔ اُنھوں نے اُس کے جانے کے بعد آپ سے یہ عرض کیا کہ حضرت وہ تو ایک سبزی فروش تھا ——— آپ نے فرمایا کہ وہ ابدال تھا۔ اور اِس پیشے سے اُس نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے۔

مُکاشفہ ۳

آپ فرماتے تھے کہ میں نے شریعت کو دیکھا کہ ہمارے اس مقام میں اُتری ہے جس طرح کہ کوئی قافلہ کسی جگہ اُترتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی مسجد اور خانقاہ کی طرف اشارہ کیا۔

مُکاشفہ ۴

آپ فرماتے تھے کہ بغیر تکلّف اور تعصب کے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت میری نظرِ کشفی میں ایک سمندر معلوم ہوتی ہے۔ اور

Marfat.com

دوسرے مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں۔

مکاشفہ ۵

آپ فرماتے تھے کہ مجھے بشارت دی گئی ہے کہ، جس جنازے پر تم نماز پڑھو گے تو اُس میّت کو میں بخش دوں گا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجھے یہ بشارت حاصل ہے کہ کل روزِ قیامت میں ہزاروں مُسلمانوں کو تمہاری شفاعت سے بخش دیا جائے گا۔

مُکاشفہ ۶

آپ فرماتے تھے کہ مجھ پر ظاہر فرمایا گیا ہے کہ :-

ہندوستان میں بھی انبیاء گزرے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ اُن پر ایمان لائے۔ یعنی بعض پیغمبروں پر ۲ دو شخص۔ اور بعض پر تین ۳ شخص۔ اور بعض پر صرف ایک ہی شخص ایمان لایا۔ اور تین سے زیادہ ایمان لانے والے نظر نہیں آتے۔

اور اگر میں چاہوں تو ـــــ اِن انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے مقامات، اور اُن کے مسکن بھی بتا دوں، کہ مجھ پر ظاہر

کئے گئے ہیں، اور اُن کے مقبرے بھی بتا سکتا ہوں کہ اُن کے مقبروں پر ابھی تک انوار کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

مکاشفہ ۷

آپ فرماتے تھے کہ ایک رات مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی نمازی وِتر کی نماز دیر سے ادا کرنے کے ارادے سے تہجد کے وقت سوجائے اور یہ نیت رکھے کہ آخر رات میں وِتر ادا کروں گا ___ تو کراماً کاتبینِ اعمال، تمام رات اُس کے نام پر نیکیاں لکھتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ وِتر ادا کرے ___ پس جس قدر وِتر نماز کے ادا کرنے میں دیر کرے گا بہتر ہوگا۔

مُکاشفہ ۸

آپ فرماتے تھے کہ کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کو بدعت کی تاریکیوں نے گھیر لیا ہے ___ اور سُنّت کا نور بعض مقامات پر جُگنو کیطرح خال خال نظر آتا ہے۔

مُکاشفہ ۹

آپ فرماتے تھے کہ جو شخص بھی ہمارے طریقے میں داخل ہُوا اور

Marfat.com

داخل ہوگا قیامت تک بالواسطہ یا بلا واسطہ مَردوں میں سے یا عورتوں میں سے وہ سب میری نظر میں لائے گئے۔ اور اُن کا نام ونسب اور مولد ومسکن بھی مجھے بتایا گیا، اگر چاہوں تو سب کو بیان کرسکتا ہوں۔

مُکاشفہ ۱۰

آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے کرم وعنایتِ خالص سے اور اپنی مہربانی ومرحمت خاص سے مجھے یہ بشارت دی کہ ہم نے تمہاری دُنیا کو بھی آخرت بنادیا ہے۔

آپ کے زرّیں اقوال

۱۔ خُداتعالےٰ کے دُشمنوں کے ساتھ اُلفت کرنا خُدا سے دشمنی ہے۔

۲۔ خُدا کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے۔

۳۔ بے عمل عالِم پارس پتھر کی طرح ہے کہ جو اوروں کو تو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔

۴۔ دُنیا ایک نجاست ہے جو سونے پر چھپائی گئی ہے۔
۵۔ نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں۔
۶۔ دُنیا کاشتکاری اور بیج بونے کی جگہ ہے۔ نہ کہ کھانے پینے اور سو رہنے کی۔
۷۔ شریعت دنیا و آخرت کی سعادتوں کی ضامن ہے۔
۸۔ اللہ والوں سے کرامت مت ڈھونڈو، اُنکے وجود ہی کو کرامت جانو۔
۹۔ کوئی جاہل نہ ولی اللہ ہُوا ہے ـــــ اور نہ ہوگا۔
۱۰۔ الہام کیا جاتا ہے نیکوں کو اور بدبخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں۔
۱۱۔ رسولؐ کو رسول سمجھنا یہ ہے کہ اُن کے سوا کسی کی پیروی نہ کی جائے۔
۱۲۔ اللہ والوں کو تجارت اور خرید و فروخت ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔
۱۳۔ گھر والے تمہاری رعایا ہیں۔ اور تم سے اُن کے متعلق سوال ہوگا۔
۱۴۔ بھائی کا حق اِسی جگہ معاف کرا لے۔ ورنہ وہاں (قیامت کے دن) نیکیاں دینی پڑیں گی۔
۱۵۔ جس گناہ کے کرنے کے بعد تجھے ندامت و شرمندگی نہ ہو ـــــ تو اندیشہ اور خطرہ ہے کہ اسلام سے باہر کردے۔

وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ؕ

حصہ سوم

سوانح حیات

فرزندانِ امام ربانی حضرت مجددِ الف ثانیؒ

از

صوفی محمد اسمٰعیل محلہ کھٹیکان مالیر کوٹلہ پنجاب

انڈیا

Marfat.com

حضرت امام ربّانی

مجدّد الف ثانیؒ کی اولاد

ما شاء اللہ، حضرت کی سب اولاد صالح و متقی اور پرہیزگار، اور علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال تھی۔ اور ان کا ہر فرد ولی اللہ تھا۔ لہذا اُنکی خدمت دونوں جہان کی کامیابی ہے۔ اور اُن کی دُعا بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہے۔ ہندوستان میں اسلام کو حضرت اور ان کی اولاد کے طفیل سے بہت فائدہ اور کامیابی حاصل ہوئی۔

آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں

۱۔ حضرت خواجہ محمد صادقؒ	۲۔ حضرت خواجہ محمد سعیدؒ
۳۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ	۴۔ حضرت خواجہ محمد فرخؒ
۵۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ	۶۔ حضرت خواجہ محمد اشرفؒ
۷۔ حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ	

صاحبزادیاں:۔ ۱۔ بی بی رُقیہ بانو۔ اِن کا شیر خوارگی کے زمانہ میں ہی انتقال ہوگیا۔ ۲۔ بی بی اُمِّ کلثوم۔ اِن کا چودہ ۱۴ سال کی عمر میں

Marfat.com

۸ ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ ہجری کو انتقال ہوگیا۔ ۳۔ بی بی خدیجہ بانو۔ آپ صاحب اولاد ہوئیں۔

حضرت خواجہ محمد صادقؒ

آپ اکابر اولیاء میں سے تھے۔ ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے بچپن ہی سے آثارِ سعادت اور انوارِ ولایت آپ کی پیشانی مبارک سے ظاہر تھے۔ آپ کے دادا حضرت مخدوم شیخ عبدالاحدؒ نے بچپن ہی سے آپ کو اپنی تعلیم و تربیت میں رکھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ تمہارا یہ لڑکا مجھ سے حقائق و معارف کی ایسی عجیب و غریب باتیں دریافت کرتا ہے کہ جن کا جواب دینا دشوار ہوتا ہے۔

حضرت جب جمادی الآخر ۱۰۰۸ھ ہجری میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں دہلی تشریف لے گئے تو خواجہ محمد صادقؒ بھی ساتھ تھے ــــ چنانچہ یہ بھی حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی نظرِ قبولیت میں آکر ذکر و مراقبہ اور جذبہ و نسبت سے مشرف ہوگئے۔ آپ نے بہت تھوڑی ہی عمر میں وہ کمالات حاصل کئے، جو دوسروں کو بڑی عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتے۔

واقعہ: ایک درویش سلوک کی تکمیل کر کے اور شیخ کامل سے خلافت حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہُوا۔ اور حالات اِس غرض سے بیان کئے ـــــ کہ اگر آپ کے پاس بھی یہی کچھ ہے جو کچھ میں حاصل کر چکا ہوں تو میں آپ کو کیوں تکلیف دوں۔ ہاں اگر کچھ زیادہ ہے تو اِستفادہ کروں۔

حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے خواجہ محمد صادقؒ کو طلب فرما کر اُن کے احوال پُوچھنے شروع کئے ـــــ تو خواجہ محمد صادقؒ نے آٹھ سال کی عمر میں اپنے وہ حالات بیان کئے جو اس پچاس سالہ شیخ سے کہیں زیادہ تھے۔ اِس سے وہ درویش بہت شرمندہ ہُوا۔ آپ بچپن ہی سے کشفِ قلوب اور کشفِ قبور میں اعلیٰ نظر تھے۔ چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ ہونے اور پیش آنے والے اُمور (کاموں) کی نسبت آپ سے پوچھا کرتے تو آپ اپنے کشف کے ذریعے سے سب جواب دے دیتے ـــــ اور جب قبروں پر لے جاکر مُردوں کے حالات پوچھتے تو آپ صاف صاف سارا حال اور واقعہ فوراً بیان کر دیتے۔

آپ کے چچا شیخ مسعودؒ تجارت کی غرض سے قندھار و خراسان کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ بھی اُن کے ساتھ اپنے جدِّ بزرگوار کے مزار تک وداع کرنے کے لئے گئے ـــــ مزارِ مبارک پر ایک گھڑی مراقبہ کرنے کے بعد فرمایا کہ، میرے دادا جان چچا صاحب کو اس سفر پر جانے سے منع فرماتے ہیں۔ چونکہ آپ کم سِن تھے۔ اس لئے بچہ سمجھ کر آپ کی بات کا کچھ خیال نہ کیا۔ آخر شیخ مسعودؒ نے اِسی سفر میں انتقال فرمایا۔

Marfat.com

طاعون کی بیماری

ایک مرتبہ سرہند میں بہت زور کا طاعون کا مرض پھیل گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وبا کوئی لقمہ تر چاہتی ہے۔ جب تک میں نہ مرجاؤں گا یہ مرض ختم نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ کو بخار ہوگیا۔ اور دوشنبہ ۹ ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ کو انتقال فرمایا —— آپ نے نزع کے وقت فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ لوگوں پر سے یہ مصیبت و وبا دُور فرمادے گا۔ اگر میرے بعد کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہو۔ تو میرا نام لکھ کر۔ اُس کے گلے میں ڈال دینا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اُسے صحت و شفا کلّی عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ کے بعد کوئی شخص اِس مرض میں مُبتلا نہ ہُوا۔ اگر کوئی بیمار ہوتا بھی، تو آپ کا نام مبارک "خواجہ محمد صادق" لکھ کر اُس کے گلے میں ڈالدیتے فوراً صحت یاب ہوجاتا۔

آپ کی اولاد

آپ کے صرف ایک صاحبزادہ شیخ محمد تھے۔ جن کی اولاد کا سلسلہ آج تک جاری ہے —— شیخ محمد صاحب کے تین صاحبزادے۔ اور ایک صاحبزادی ہوئی جن سے بہت اولاد بڑھی اور پھیلی —— صاحبزادوں کے نام یہ ہیں ۱۔ شیخ محمد ابراہیمؒ ۲۔ شیخ محمد عابدؒ ۳۔ شیخ محمد زاہدؒ۔ اور لڑکی کا نام رابعہ ہے۔

Marfat.com

(۲)
حضرت خواجہ محمد سعیدؒ خازن الرحمۃ

آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دوسرے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ ماہ شعبان المعظم ۱۰۰۵ھ کو پیدا ہوئے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میرے فرزند محمد سعیدؒ بچپن میں جب چار پانچ سال کے تھے، بیمار ہو گئے۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ بیٹا کیا چاہتے ہو؟ تو کہا کہ میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کو چاہتا ہوں۔ جب یہ بات حضرت خواجہ نے سُنی تو فرمایا کہ محمد سعیدؒ بڑا ہی دانشمند ہے۔ اس نے غائبانہ ہی ہم سے نسبت لے لی

آپ کی تعلیم

حضرت خواجہ محمد سعیدؒ نے باطنی اور ظاہری عُلوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے ـــ اور شیخ محمد طاہرؒ بندگی لاہوری سے اکثر کتابیں پڑھیں۔ اور بعض کتابیں اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے پڑھیں ـــــ غرض سترہ ۱۷ اٹھارہ ۱۸ سال کی عمر میں علومِ ظاہری و باطنی سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ معقول اور منقول کی مشکل سے مشکل کتابیں اچھی طرح پڑھائیں۔ اور بعض کتابوں پر حواشی بھی لکھے۔ انہی میں سے ایک تعلیق مشکوٰۃ المصابیح بھی ہے۔ فقہ میں اپنا کوئی نظیر نہ رکھتے تھے۔ اپنی مثال آپ تھے۔ مُشکل سے مشکل مسائل کو معمولی توجہ سے حل فرما دیتے تھے۔

حضرت کا فرمان

ایک دن حضرتؒ نے ان دونوں بھائیوں خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کے متعلق فرمایا کہ جب برخوردار محمد صادقؒ کا اِنتقال ہو گیا۔ تو میں نے اپنے دِل میں کہا کہ اب کوئی ایسا فرزند جو فضائل ظاہری اور احوال باطنی میں کمال رکھتا ہو، کہاں سے پاؤں گا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم اور اپنی خاص مہربانی سے یہ دونوں بھائی اُس کے قائم مقام عنایت فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ ــــــ آپ نے فرمایا کہ ہر ایک قطب کے دو امام ہوتے ہیں سو تم دونوں بھائی میرے امام ہو۔

خواجہ محمد سعیدؒ اشراقِ قلوب اور کشفِ قبور میں کامِل درجہ رکھتے تھے۔ آپ کی بشارات آپ کے ارشادات کے عین مطابق ہوتی تھیں۔ چنانچہ مرحوم وزیر خاں کی زوجہ نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ لِکھا کہ آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے لڑکا عطا فرمائیں۔ آپ نے توجہ کے بعد اس کو جواب میں لکھا کہ اطمینان رکھو۔ اللہ تعالےٰ عنقریب تم کو لڑکا ہی عطا فرمائے گا۔ جب اُس کے حمل کی مُدّت پُوری ہو گئی تو لڑکا پیدا ہوا۔ تو وزیر خاں لاہور سے لڑکا پیدا ہونے کی خبر اور نذرانہ لے کر حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔

آپ کی کرامات

آپ کی کرامات بہت ہیں۔ یہاں صرف چند کرامات درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ کرامت: بادشاہی لشکر میں ایک فقیر تھا۔ جو بے تکلّف لوگوں کے گھروں میں جا گھستا تھا۔ آتے جاتے اُسے کوئی نہ دیکھتا تھا۔ گھر کے مالک کو کوئی جُرأت نہ ہوتی تھی کہ اُسے کچھ کہہ سکے ـــــ شاہی لشکر میں حضرت حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعیدؒ کا ایک شخص مرید بھی تھا۔ اُس کے گھر میں وہ فقیر جا گھسا۔ آپ کے مُرید نے اُسے جھڑکا۔ تو فقیر نے اُسے بھی پکڑ کر گرا لیا۔ اور اُس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ اُس نے مجبور ہو کر آپ کی طرف توجہ کی۔ تو اُسی وقت آپ نے ظاہر ہو کر اس فقیر کو جھڑک کر گھر سے باہر نکال دیا۔ اور اپنے مُرید کو اُس کے پنجے سے رہائی دلائی۔

۲۔ کرامت: ایک دفعہ آپ نے اپنے دولت مند نوجوان مرید کو اپنی آستین میں چھپایا، اور فرمایا کہ دیکھ اِس آستین میں۔ اُس نے باغ دیکھا جو بہشتی باغ کی طرح تھا۔ ایسا باغ اُس نے کبھی نہ دیکھا تھا دیر تک اُس باغ کی سیر کرتا رہا۔ دوپہر سے لیکر شام تک وہاں رہا جب اُس کے چہرے سے آستین اُٹھائی، تو صرف ایک گھڑی گزری تھی۔

Marfat.com

۳۔ کرامت ایک دن آپ کی مجلس میں صحابہ کرام رضؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثناء میں حضرت ابو سُفیان کا بھی ذکر آیا۔ تو آپ کے فرزند شاہ لُطف اللہ کے دِل میں حضرت ابو سفیان کے مراتب کو سُنکر کراہت پیدا ہوئی بلکہ کچھ کہنا بھی چاہا —— یہ خیال آتے ہی حضرت خواجہ محمد سعید رحؒ نے فرمایا کہ :-

بابا، حضرت ابو سُفیان کے بارے میں کچھ نہ کہنا۔ کیونکہ پہلے معاملہ کچھ ٹھیک نہ تھا، لیکن بعد میں درست ہو گیا۔

۴۔ کرامت آپ صبح سے شام تک اپنے شاگردوں کو سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک فاختہ ہر روز آپ کے درس کے مقابل درخت کی شاخ پر بیٹھی رہتی تھی —— ایک دن آپ نے فرمایا کہ کیا کروں یہ جانور ہے۔ اگر یہ انسان ہوتا تو اِس کی سمجھ اِس قسم کی تھی کہ اپنے وقت کے بڑے اولیاء میں سے ہوتی۔

کہتے ہیں کہ آپ نے آٹھ مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔

آپؒ کی وفات

شہنشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحؒ نے جو اِس خاندان کے

Marfat.com

معتقد اور مرید تھے۔ بڑی منت سماجت سے حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کی خدمت میں دہلی تشریف لانے کی درخواست پیش کی۔ حضرت اُس کے اخلاص کی وجہ سے دہلی تشریف لے گئے۔ اور وہاں کافی دنوں تک مقیم رہے۔ کچھ عرصہ بعد آپ بیمار ہو گئے۔ شاہی طبیبوں نے ہر چند علاج کیا، مصداق اِسکے

ع "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بیماری دِن بدن بڑھتی رہی اور زندگی کی کوئی اُمید باقی نہ رہی —— جب آپکو یہ معلوم ہو گیا کہ بس اب آخری وقت قریب ہے تو بادشاہ سے رخصت لے کر اپنے گھر سرہند کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی دہلی سے چھتیس ۳۶ میل کے فاصلے پر سنبھالکہ کے مقام پر پہونچے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا جنازہ سرہند لایا گیا۔ حضرت خواجہ معصوم صاحبؒ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ آپ کی وفات کی تاریخ ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ ہے۔ نقل ہے کہ جب آپ کا جنازہ سرہند پہونچا۔ تو حضرت خواجہ معصوم صاحبؒ نے فرمایا کہ اِن کو بھی خواجہ محمد صادقؒ کے پاس دفن کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضرت اب یہاں اور قبر کی گنجائش نہیں ہے۔ آپنے پھر بھی فرمایا کہ نہیں وہاں پر ہی دفن کرو۔ لہذا لوگوں نے مجبوراً مشرقی کونے کیطرف زمین پر کدال مارا۔ روضہ مبارک کی دیوار چاروں طرف سے ہٹ گئی اور قبر کی جگہ نکل آئی اور اُسی میں آپ کو دفن کیا گیا۔

Marfat.com

نقل ہے کہ آپ کے فرزند چہارم شیخ سعد الدین فرماتے ہیں کہ میں پالکی میں حضرت کے جنازہ کے ہمراہ تھا اور آپکی نعش کی حفاظت کر رہا تھا اور ہر گھڑی حالت بیقراری کی وجہ سے حضرت کا چہرہ مبارک دیکھتا تھا۔ ایک مرتبہ جو آپ کے چہرۂ مبارک سے چادر کا کونہ اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ہیں نہیں۔ خالی چادر ہی چادر پڑی ہے۔ پالکی میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارا۔ مگر وہاں سوائے کفن کے کچھ نہ تھا۔ میں نے حضرت کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ تو مجھے یقین ہے کہ حضرت کا بدن مبارک بھی بہشت میں گیا ہوگا۔ لیکن اِس بارے میں ہم بہت شرمندہ ہونگے۔
ایک گھڑی کے بعد پھر چادر کا کونہ جو اٹھایا۔ تو دیکھا آپ کا جسم پالکی کے اندر موجود ہے۔

آپ کی اولاد

صاحبزادوں کے نام

آپ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔
(۱) شاہ عبداللہؒ ۲ شاہ لطف اللہؒ۔
۳ مولوی فرخ شاہؒ ۴ شیخ خلیل اللہؒ ۵ شیخ عبدالاحدؒ ۶ شیخ سعد الدینؒ ۷ شیخ محمد یعقوبؒ ۸ شیخ محمد تقیؒ

صاحبزادیوں کے نام

۱ بی بی صالحہ ۲ بی بی فاطمہ ۳ بی بی شاکرہ ۴ شرف النساء کریم ۵ فخر النساء زینب۔

Marfat.com

(۳)

حضرت خواجہ محمد معصومؒ

آپ حضرت مجدد الف ثانی رح کے تیسرے فرزند ہیں۔ آپ ۱۱ شوال المکرم ۱۰۰۷ھ پیر کے دِن بادشاہ محمد جلال الدین اکبر کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت بڑے عالم، علومِ ظاہر و باطن میں فرید دہر اور وحید عصر تھے، آپ اپنے والد کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے۔ قدر و منزلت میں حضرت کے ساتھ سب سے زیادہ قریب۔ سیرت میں سب سے زیادہ حضرت کے متبع۔ معارف میں حضرت کے ساتھ سب سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ شہرت رکھنے والے اور اُن کو سب سے زیادہ نفع پہونچانے والے تھے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ میرے فرزند خواجہ محمد معصومؒ کی پیدائش پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ــــــ یہ فرزند اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اوّل سے آخر تک بلکہ ہمیشہ ہمیشہ تک معصوم رہیگا اسلئے اس کا نام معصومؒ رکھنا۔ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق محمد معصوم نام رکھا۔ کنیت آپ کی ابو الخیرات ہے۔ لقب آپکا عُروۃُ الوُثقیٰ مجدد الدین ہے۔

واقعہ حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے فرزند محمد معصوم رح کے پیدا ہونیکے دِن خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء

Marfat.com

و اولیاء اور صحابہ کرام رضؓ سمیت شہر سرہند میں تشریف لائے ہیں۔ اور حضرت کو مبارکباد دیرہے ہیں —— اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے ہیں کہ تمہارا یہ فرزند میری اُمت کے تمام اولیاء سے افضل ہے۔ کمالات اور قربِ الٰہی کے تمام درجات میں تمہارے ساتھ ہے۔

آپ کی پیدائش کے وقت

آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزند محمد معصوم رحؒ پیدا ہوا تو مجھ پر بیخودی طاری ہو گئی۔ اس بیخودی کے عالم میں کیا دیکھتی ہوں کہ مشرق سے مغرب تک تمام جہان روشن ہو گیا ہے۔ ہزار ہا فرشتے اور نبی ہمارے گھر میں جمع ہوئے ہیں۔ اور مجھے مبارکباد دیتے ہیں کہ یہ نور جس سے تمام جہان روشن ہو گیا ہے تیرا فرزند ہے جس کے وجود کے نور سے تمام جہان اور اہل جہان دونوں روشن ہو جائیں گے۔ اور اس کی ہدایت اور ارشاد کا نور اسکے فرزندوں اور اس کے خلفاء کے ذریعہ سے قیامت تک قائم رہے گا۔

آپکا بچپن

حضرت خواجہ محمد معصوم رحؒ صاحب بچپن میں عام بچوں کی طرح روتے نہ تھے۔ آپ دایہ سے کبھی دودھ نہ مانگتے۔ جب وہ خود آپ کو دودھ پلاتی تو پی لیتے

Marfat.com

ماہ رمضان شریف میں دن کے وقت آپ کبھی دودھ نہ پیتے تھے۔ ہر چند دایہ آپ کو دودھ پلانا چاہتی، مگر آپ منہ دوسری طرف کر لیتے۔ مغرب کی نماز کے بعد خوب سیر ہو کر دودھ پیتے۔

ایک دفعہ ماہ رمضان المبارک کے چاند کے بارے میں لوگوں کو شبہ ہوا کہ چاند نکلا ہے کہ نہیں، حضرت نے فرمایا کہ دریافت کرو کہ آج محمد معصوم نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟۔ تو معلوم ہوا کہ نہیں پیا۔ حضرت نے فرمایا کہ بس آج سے رمضان شروع ہے۔

آپکی تعلیم آپ نے بعض کتب درسیہ اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے اور اکثر کتابیں اپنے والد ماجد سے۔ اور مولانا شیخ محمد طاہر بندگیؒ لاہوری سے پڑھیں۔ سات سال کی عمر میں تین ماہ میں آپ نے پورا قرآن مجید حفظ کیا۔ اور اپنے والد ماجد سے طریقۂ نقشبندیہ حاصل کیا۔ حضرت نے آپکو مقامات عالیہ قیومیہ کی بشارت دی اور فرمایا کہ بیٹا! —— ان علوم سے جلد سے جلد فارغ ہو جاؤ، کیونکہ ہم کو تم سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے والد ماجد کی توجہ کے اثر سے اپنے بڑے بھائیوں کی طرح ۱۶ سولہ برس کی عمر میں تحصیل علوم سے فارغ ہو گئے۔

شادی آپ کی شادی حضرت کے خلیفہ میر صغیر احمد رومی کی دوسری صاحبزادی بی بی رقیہ سے ۲۷ ذی الحجہ ۱۰۲۱ھ میں ہوئی۔ آپ کی تمام اولاد اسی بیوی سے ہوئی۔

Marfat.com

حضرت نے ۱۰۳۲ھ میں آپ کو اپنا قائم مقام بنایا اور اپنے سامنے مسندِ ارشاد پر بٹھا کر خلعتِ قیومیت پہنائی۔

حضرت کے انتقال کے بعد اشراق کے وقت یکم ربیع الاول ۱۰۳۴ھ کو آپ ارشادِ قیومیت کی گدی پر بیٹھے۔ اس روز پچاس۵۰ ہزار لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ جن میں حضرت کے تقریباً دو۲ ہزار خلفاء بھی شامل ہیں۔ اکثر والیان حکومت نے بھی بیعت کے لئے آپ کی خدمت میں عریضے لکھے۔ خود جہانگیر بھی حضرت کی وفات کی خبر سُنکر تعزیت و افسوس کے لئے آپ کے درِ دولت پر سرہند آیا۔

آپ کے بعد صفر الخیر ۱۰۳۷ھ مطابق نومبر ۱۶۲۷ء چاشت کے وقت شہنشاہِ جہانگیر کا بھی لاہور میں اِنتقال ہوگیا، اور دریائے راوی کے شمال کی طرف دفن ہُوا۔ اب اس مقام پر جس جگہ پر بادشاہ جہانگیر اور نورجہاں کا مقبرہ ہے شاہدرہ کہتے ہیں۔ لاہور اور شاہدرہ کے درمیان دریائے راوی حائل ہے۔

جب جہانگیر کی وفات کی خبر حضرت خواجہ محمد معصومؒ قیوم ثانی کو پہونچی تو آپ نے جہانگیر کے حق میں دعائے خیر فرمائی — اور اس کی مغفرت کی خوشخبری دی۔

شاہجہاں

جہانگیر کے بعد اُس کا بیٹا شہابُ الدین شاہجہاں تخت پر بیٹھا۔

Marfat.com

تو سرہند میں آپکی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور حضرت کا شکریہ ادا کیا۔ بہت سے تحفے اور ہدیے آپکی خدمت میں پیش کیۓ۔ حضرت کی رُوح پُرفتوح کو ثواب پہونچانے کیلئے سات روز تک فقیروں کو کھانا کھلاتا رہا۔

شاہجہاں کو حضرت قیوم ثانیؒ کی خدمت میں بڑا اثر و رسوخ اور اعتقاد تھا۔ دوبارہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت ہوکر بعض بدعتیں جو شہنشاہ جہانگیر کے زمانہ میں رہ گئیں تھیں، وہ سب دُور کیں، سکہ پر کلمہ طیبہ کی مہر جاری کی۔ اور تمام گاؤں، قصبوں، شہروں میں مسجدیں اور مدرسے بنوائے چنانچہ تخت نشینی کے پہلے سال ہی میں تین لاکھ مسجدیں اور ایک لاکھ مدرسے تعمیر کرائے۔ جابجا اور ہر طرف علماء و فقراء کے وظائف مقرر کئے اور دین اسلام کی ترقی میں بہت کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آمین

آپکی والدہ کا انتقال

۱۰۴۰ھ میں حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا اور حضرت کے قبہ مبارک سے سات ہاتھ مغرب کی طرف دفن ہوئیں۔ آپ کو اپنی والدہ کے انتقال ہو جانے کا سخت صدمہ پہونچا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد ہی آپ کے خُسر میر صغیر احمد رُومی کا انتقال ہوگیا۔ یہ آپ کو اور بھی صدمہ پر صدمہ پہونچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

شاہی خاندان کا آپ سے بیعت ہونا

۱۰۲۷ھ میں شہزادہ اورنگ زیب[1] محی الدین عالمگیرؒ آپ سے بیعت ہُوا اور آپکی دُعاؤں سے ہندوستان کا بادشاہ بنا۔

---

[1] محی الدین اورنگ زیب عالمگیرؒ مغل بادشاہوں میں سے عظیم اور چھٹے بادشاہ تھے اور شاہجہاں کے تیسرے فرزند تھے۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۰۲۷ ہجری مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۶۱۸ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ شہزادگی کے زمانے میں کارہائے نمایاں انجام دئے۔ یکم ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ مطابق ۲۱ جولائی ۱۶۵۸ء کو تختِ حکومت پر بیٹھے۔ اور پچاس سال تین مہینے کی حکومت کے فرائض انجام دے کر اکیانوے سال کی عمر میں ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۷۰۷ء میں واصلِ رحمتِ حق ہوئے۔ خُلد آباد ضلع اورنگ آباد (حیدر آباد دکن) میں مزار پُر انوار ہے۔ کچی قبر ہے اُس پر کوئی گنبد وغیرہ نہیں ہے۔ آپ کے زمانے میں سلطنت کو سب سے زیادہ ترقی و وُسعت ہوئی۔

عالمگیرؒ عالم باعمل، عابد و زاہد نہایت متقی پرہیزگار، درویش صفت بادشاہ تھے قرآن مجید کی کتابت خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ چنانچہ دو نسخے لکھ کر نہایت قیمتی جلدیں بنوا کر حرمین شریفین بھجوائے۔ علمی قابلیت حد درجہ کی تھی۔ آپ کے زمانے میں بعض شرعی احکام نافذ کئے گئے۔ فتاویٰ عالمگیری جیسی عظیم کتاب آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ عالمگیر کے نام پر مالیر کوٹلہ سے لُدھیانہ روڈ پر ایک گاؤں کا نام عالمگیر ہے جو لدھیانہ کے قریب ہے۔

۱۰۴۸ھ میں عالمگیرؒ کی بہن روشن آرا بھی آپ سے بیعت ہوئی اور شاہی خاندان کے دوسرے اور بھی بہت سے افراد آپ سے بیعت ہوئے۔ اِس کے بعد شاہجہاں کی لڑکی اورنگ زیب کی بہن گوہر آراء بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئی۔ آپ نے اس کے حال پر نہایت مہربانی فرمائی۔ اُس نے بھی حضرت کی خدمت میں سلوک انتہائی تک حاصل کیے۔ گوہر آراء دانائی، عقلمندی، سمجھداری، عقل فہم، علم و حلم اور آراستگی و شائستگی میں اپنی نظیر آپ تھی۔ وہ دن رات، صبح و شام عبادت الٰہی میں مصروف رہتی۔ اور ہر وقت خوف خدا سے روتی، اور سُنّت نبی کریم ﷺ پر بیحد پابند تھی۔ اُس سے ذرا بھی خلاف نہ کرتی۔

آپکے ہاتھ پر

کہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ مبارک پر نو لاکھ آدمیوں نے ضلالت و گمراہی اور گناہوں سے توبہ کی۔ اور وہ سب آپ کے مریدوں میں شامل ہوئے۔

دسترخوان کہتے ہیں کہ آپ کے دسترخوان پر روزانہ چار ہزار آدمی کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور وہ کھانا بھی بڑھیا قسم کا ہوتا تھا۔ گیہوں کی روٹی، بکرے اور مرغ کا گوشت سب کو پیٹ بھر کر ملتا تھا۔ اِس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے کھانے اور پھل فروٹ ہوتے تھے۔ یہ سب خدا کی مہربانی تھی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کی کرامات

آپ کی کرامات اَن گنت بیشمار ہیں جن میں سے یہاں چند ایک درج کیجاتی ہیں۔

کرامت ۱ ایک روز آپ اپنی خانقاہ میں بیٹھے تھے۔ کہ اچانک آپ کا دستِ مبارک اور آستین تر ہو گیا۔ یہ دیکھ کر لوگوں کو جو آپ کے پاس بیٹھے تھے بڑی حیرانی ہوئی۔ جب آپ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو فرمایا کہ میرا ایک سوداگر مُرید غرق ہونے کو تھا اُس نے میری طرف توجہ کی۔ اور اپنی نجات کے لئے مجھ سے مَدد طلب کی میں نے اپنے ہاتھ سے اس کے جہاز کو غرقاب سے نکال کر کنارے پر پہونچایا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ سوداگر نذرانہ لے کر حاضرِ خدمت ہوا تو اُس نے اس غرقابی سے اپنے بچنے کا حال بیان کیا۔

کرامت ۲ ایک روز آپ وضو فرما رہے تھے کہ یکایک لوٹا اُٹھا کر زور سے دیوار پر مارا، لوٹا ٹوٹ گیا — اور دوسرا لوٹا منگوا کر اُس سے وضو کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک سوداگر حاضرِ خدمت ہوا تو اُس نے بیان کیا کہ میں ملک بنگال میں ایک جنگل میں تھا۔ ایک شیر نے غُرّا کر مجھ پر حملہ کیا۔ میں نے اُس حالتِ مایوسی میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور لوٹا پھینک کر اس کو مارا۔ وہ بھاگ گیا اور میری جان بچی۔

Marfat.com

کرامت ۳ ایک شخص اپنے بیٹے کو لیکر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ ایک عورت پر عاشق ہو کر ایسا خود رفتہ ہو گیا ہے کہ میرے ہاتھ سے بالکل جاتا رہا۔ آپ نے اِس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ میں نے تیری قضا کو تبدیل کر دیا۔ آپ کے اِتنا فرمانے سے اُس کا عشق بالکل جاتا رہا، اور وہ راہِ راست پر آ گیا۔

کرامت ۴ جب آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو شہزادہ اورنگ زیب عالمگیرؒ خدمت میں حاضر ہوئے اور بارہ سو روپے نذرانہ لائے۔ آپ نے ان کو سلطنت کی خوشخبری دی۔

عالمگیرؒ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا۔ کہ حضور اسکو مجھے لکھدیں۔ آپ نے اُن کو ایک کاغذ پر لکھ کر دیدیا۔ فَوَقَعَ کَمَا قَالَ۔ چنانچہ اورنگ زیب نے سلطنت پائی۔

گوہر آرا بیگم اُن کی ہمشیرہ یہ کہا کرتی تھی کہ بھائی اورنگ زیب نے بارہ سو روپے میں سلطنت خرید لی۔

کرامت ۵ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نے فلاں تبرک مجھے عنایت کیا ہے۔ جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو وہ تبرک اسکے پاس موجود تھا۔

کرامت ۶ ایک جوگی جادو سے آگ کو باندھ دیتا تھا۔ اور اس مکاری سے لوگوں کو فریفتہ کرتا تھا۔ آپ نے بہت سی آگ روشن کر کے اُس پر

Marfat.com

یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ ۝ پڑھ کر دم کر دیا۔ اور ایک شخص سے فرمایا کہ اس میں بیٹھ کر ذکر کرے۔ وہ اس میں بیٹھ کر ذکر کرتا رہا، تو وہ آگ اس پر گلِ گلزار ہو گئی۔

کرامت آپ کا ایک پڑوسی تھا۔ وہ مع اپنے مال و اسباب کے جہاز میں جا رہا تھا۔ ناگہاں جہاز تباہی میں آ پڑا۔ قریب تھا کہ غرق ہو جائے۔ اُس نے دل میں کہا کہ اگر جہاز نے ہلاکت سے نجات پائی، تو میں ایک ہزار روپے خواجہ معصوم صاحبؒ کی نذر کروں گا۔ پس جہاز تباہی سے بچ گیا ـــــ جب وہ گھر آیا، تو پانچ سَو روپے لیکر حاضرِ خدمت ہُوا ـــــ آپ نے فرمایا کہ تُو نے ایک ہزار روپے کا وعدہ کیا تھا۔ اب پانچ سو روپیہ لیکر آیا ہے۔ یہ سُن کر وہ بہت شرمندہ ہوا اور پھر پورے ایک ہزار روپے نذر کئے۔

کرامت حضرت کے ایک مرید نے بیان کیا کہ مجھے تنگدستی نے بہت مجبور کیا تو میں نے گھبرا کر حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں غریبی سے بہت لاچار ہوں۔ یہ سُن کر حضرت نے مجھے روپیوں ایک تھیلی دی۔ اور کہا کہ اسے گِننا مت۔ جس قدر چاہو اس میں سے خرچ کئے جاؤ۔ چنانچہ میں اس میں سے خرچ کرتا رہا ـ یہاں تک کہ ایک لاکھ روپے میں اسمیں سے خرچ کر چکا، لیکن وہ اِتنی کی اِتنی تھی۔ بالآخر ایک دن میری

Marfat.com

بیوی نے وہ روپیہ گنا تو سات سو نکلا۔ اس کے بعد ہم نے خرچ کیا تو ختم ہو گیا۔

کرامت ۹
آپ کے ایک مرید نے بیان کیا کہ میں بیحد مفلس نادار تھا۔ یہاں تک کہ روٹی سے بھی محتاج ہو گیا۔ تو میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت نے پوچھا دین چاہتے ہو یا دنیا۔ اس نے عرض کی دین و دنیا دونوں چاہئیں ۔ آپ نے مسکرا کر میرے حق میں دعا فرمائی ـــ ابھی ایک مہینہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ میں دنیاوی مال سے خوشحال ہو گیا۔

کرامت ۱۰
آپ کے عزیز فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری آنکھ میں درد ہوا۔ بہت علاج کرایا۔ لیکن سب بیکار ثابت ہوا۔

اتفاق سے ایک شخص دوا لایا اور اس کی بڑی تعریف کی۔ جب وہ دوا میری آنکھ میں ڈالی گئی تو میں اندھا ہو گیا۔ اور چند روز اسی حالت میں رہا۔ انہی دنوں میں حضرت حج سے واپس تشریف لائے۔ تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنا حال بیان کیا۔ آپ نے بہت افسوس کیا۔ اور آپ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا کر فرمایا کہ دونوں ہاتھوں سے آنکھیں بند کر لو۔ اور گھر جا کر کھولنا ـــ آپ کے فرمان کے مطابق گھر جا کر آنکھیں کھولیں، تو بالکل روشن تھیں۔

Marfat.com

آپ کی وفات

آپ کو پہلے ہی اپنا وقت معلوم تھا۔ اپنے فرزندوں اور مریدوں کو کچھ دن پہلے بتا دیا تھا۔ وفات سے پہلے آپ نے کتاب وسنت کے پابند رہنے کی وصیت فرمائی۔ آپ آخری وقت میں سورۂ یٰسین شریف تلاوت فرما رہے تھے۔ یکایک آپ نے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ فرمایا اور اللہ کو پیارے ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ کا انتقال پیر کے دن ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو ہوا۔ آخری وقت آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ لوگوں نے آپ کے وصال کی بہت تاریخیں لکھی ہیں۔ بادشاہ عالمگیرؒ نے آپ کی تاریخِ وفات اس طرح کہی ہے۔ "ے نورِ عالم رفت۔ عالم تاریک باشد"

جس وقت آپ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ ہزار ہا آدمی آپ کے جنازے میں شریک تھے۔ آپکے فرزندِ سوم حضرت شیخ عبید اللہ مروّج الشریعت نے نماز جنازہ پڑھائی اور محلِ مخصوص کیطرف آپکو دفن کیا گیا۔

آپ کا روضۂ شریف

آپ کا عالیشان مقبرہ بادشاہ شاہجہاں کی بیٹی روشن آرا نے (جو

Marfat.com

آپ کی مرید تھی) تعمیر کرایا۔ اس روضہ کی تعمیر کے لئے شہزادی نے ایران سے نہایت اعلےٰ درجہ کے معمار (مستری) منگوائے، جن سے اس روضہ کی تعمیر کرائی اور ہر قسم کا سامانِ آرائش بہم پہونچایا۔ روضہ شریف پر سنہرے کا کام کیا گیا جو آئینہ کی طرح چمکتا تھا۔ اور سورج نکلنے پر جگمگا اٹھتا تھا اور طرح طرح کے نقش ونگار سے منقش تھا۔ دروازوں کے پردے اور مزار پوش زربفت کے تھے۔ اور روشنی کے لئے سونے چاندی کی انگیٹھیاں تھیں۔ شامیانے کے لئے اور سامان اور قبر کے لئے پتھر غرض ہر قسم کا اعلےٰ سے اعلیٰ شاہانہ سامان وہاں لگایا۔ اس قسم کی خوبصورت اور عالی شان عمارت سارے ہندوستان میں نہ تھی۔

اس روضۂ مبارک کی عمارت اس قدر مضبوط بنوائی ہوئی ہے کہ کئی مرتبہ روضہ مبارک کے گنبد پر بجلی گری۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے روضہ مبارک نقصان سے محفوظ رہا۔

انقلاب زمانہ کے وقت

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ کے وقت میں جب سرہند پر کافر لوگ غالب آئے اور سرہند برباد ہوئی[1]، اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی

[1] غالبًا یہ سب حادثات احمد شاہ ابدالی کے دور میں پیش آئے۔

Marfat.com

اور مکانات کو زمین سے ملا کر رکھ دیا گیا، جو شہر ہر طرح سے آراستہ پیراستہ اور سجا ہوا تھا جس کی آبادی میلوں میں آباد تھی، کھنڈرات بنا دیا گیا۔ آج کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کیسا خوبصورت اور لمبا چوڑا شہر تھا۔ تو کئی ہزار کافر حضرت کے روضہ مبارک پر چڑھ گئے۔ اور گنبد کو گرانا چاہا مگر وہ روضۂ شریف کو تو کیا گرا سکتے تھے خود ہی تین سو کافر گنبد سے نیچے گر کر ہلاک ہو گئے۔ آخر جو باقی رہے وہ مجبور ولاچار ہو کر سب کے سب بھاگ گئے۔

غرض یہ کہ انقلابِ زمانہ نے اُن سب نقش ونگار کو مٹا دیا۔ مگر الحمد للہ حضرت کے روضۂ شریف کی عمارت اب تک وہی موجود ہے۔ اس روضہ شریف کی اور مسجد رفیع الشان کی عمارت اور سامانِ فرش وفروش پر ایک لاکھ روپے سے زیادہ خرچ ہوا ـــــ اور پانچ ہزار اشرفی گنبدوں پر خرچ ہوئی۔ اور چالیس ہزار روپیہ اُس زمانے میں مسجد پر خرچ ہوا۔

آپ کے روضے کے اندر آٹھ قبریں ہیں

۱۔ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ۔

۲۔ حضرت خواجہ عُبید اللہ مروّج الشریعت فرزندِ سوم قیّوم ثانی رح

۳۔ حضرت قیّوم رابع کے والد ابُو العُلیٰ رح

Marfat.com

۴۔ حضرت خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم قیوم ثانی رحؒ
۵۔ حضرت خواجہ شیخ محمد صبغۃ اللہ رحؒ فرزند اوّل قیوم ثانی رحؒ
۶۔ حضرت خواجہ شیخ محمد ہادی رحؒ، فرزندِ اوّل شیخ عبید اللہ مروج الشریعت کے بڑے بیٹے۔
۷۔ حضرت شیخ الاسلام فرزندِ محمد رحؒ۔
۸۔ حضرت نور معصوم رحؒ، حضرت محمد پارسا کے پوتے۔
نوٹ:۔ آخری یہ تینوں قبریں پائنتی کی طرف ہیں۔

روضۂ شریف کے باہر

چبوترے کے ایک کونے میں حضرت محمد پارسا رحؒ کا گنبد ہے۔ اور حضرت شیخ محمد صدیق رحؒ کا روضۂ مبارک اِس روضۂ مبارک کے شمال کی طرف ہے۔

آپ کی اولاد

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کے چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ رحؒ ۲۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ رحؒ

۳۔ حضرت خواجہ محمد عبیداللہؒ مروّج الشریعت۔
۴۔ حضرت شیخ سیف الدینؒ محی السُّنّۃ۔
۵۔ حضرت شیخ محمد اشرفؒ محبوبُ اللہ۔
۶۔ حضرت شیخ محمد صدیقؒ محبوب الٰہی۔

صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں،

۱۔ اُمۃُ اللہ ۲۔ عائشہ ۳۔ عارفہ
۴۔ صفیہ ۵۔ عاقلہ۔

(۴)

حضرت خواجہ محمّد فرخؒ

آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے چوتھے فرزند ہیں۔ آپ گیارہ۱۱ سال کی ہی عمر میں اس دارِ فانی سے چل بسے۔ اس چھوٹی سی عمر میں آپ سے عجیب وغریب باطنی احوال اور کشف وکرامت کا ظہور ہوا۔

چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ میں محمد فرخ کی بابت کیا لکھوں ـــــ یہ گیارہ سال کی عمر میں طالب علم ہوا۔ اور ہمیشہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا رہتا اور دعا کرتا رہتا کہ کسی طرح دنیا سے بچپن ہی میں گزر جاؤں ـــــ تاکہ میں آخرت کے عذاب سے رہائی

Marfat.com

پا جاؤں ـــــ مرضِ موت کے وقت جب لوگ بیمار پُرسی کے لئے آتے تو اس سے عجیب و غریب باتوں کا مشاہدہ کرتے۔

(۵)
حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ

آپ حضرت مجددِ الف ثانیؒ کے پانچویں فرزند ہیں۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں اِس دُنیا سے رُخصت فرمائی۔ آپ کی پیدائش کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواب میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کو فرمایا کہ اپنے اس بیٹے کا نام میرے نام پر رکھنا۔ لہٰذا اُن کے فرمان کے مطابق محمد عیسیٰ نام رکھا گیا ـــــ چھوٹی ہی عمر میں آپ کے باطنی احوال نہایت اعلیٰ درجے کے تھے۔ آپ سے بہت سی کرامات ظہور میں آئیں۔ اُن کی نسبت فقط اتنا لکھنا کافی ہوگا۔ کہ وہ جواہرِ نفیسہ تھے۔ ان دونوں مخدوم زادوں کے کشف وکرامات کی یہ کیفیت تھی کہ ـــ جو لوگ سفر میں جاتے تو آپ اُن کو رُخصت ہوتے وقت اُن کے پیش آنے والے واقعات بتادیا کرتے جو بعد میں عین صحیح نکلتے۔ مسجد میں بہشتیوں اور دوزخیوں کی جوتیاں پہچان لیتے ـــــ حاملہ عورتیں آپ کی خدمت میں آتیں اور دریافت کرتیں کہ اس کے حمل میں لڑکا ہوگا یا لڑکی ؟ آپ جیسا اُن

Marfat.com

ے فرما دیتے تو ویسا ہی ظہور میں آتا۔ عورتیں دریافت کرتیں کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہُوا؟۔ آپ فرماتے کہ میں ان کو پیٹ میں اِس طرح دیکھتا ہوں کہ جس طرح تُم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ۱۰۲۵ھ ہجری ۷ ربیع الاول کو انتقال فرمایا ——— اور اُسی دن شام کے وقت محمد فرخ نے بھی انتقال کیا۔

(۶)

خواجہ محمد اشرف

آپ حضرت مجدد الف ثانی رح کے چھٹے فرزند تھے جو شیر خوارگی کے زمانے میں ہی دو سال کی عُمر میں وفات پا گئے۔

(۷)

حضرت شیخ محمد یحییٰ شاہ جیؤ

آپ حضرت مجدد الف ثانی رح کے ساتویں فرزند تھے۔ آپ ۱۰۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابھی کم سِن ہی تھے کہ ایک روز شاہ کمالؒ کے پوتے حضرت شاہ سکندرؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رح سے کہا کہ اپنا ایک صاحبزادہ

Marfat.com

مجھے عنایت فرمائیں۔ اتفاق سے اُس وقت حضرت شیخ محمد یحییٰؒ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے لے لو ـــــ شاہ سکندرؒ نے اپنی نسبت کا القاء آپ پر کیا اور فرمایا کہ آج سے انہیں "شاہ جیو" کے نام سے پکارو ـــــ لہذا اُسی روز سے آپ کو شاہ جیو کے لقب سے پُکارا جانے لگا "جیو" ہندی زبان میں دعائیہ کلمہ ہے جس کے معنی ہیں تو جیتا رہ۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے اِس بیٹے پر بہت ہی مہربان تھے۔ ہمیشہ یہ فرمایا کرتے کہ اس کی استعداد بہت بلند ہے۔ اور فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ محمد یحییٰ بھی اپنے بھائیوں کی طرح اس نسبت سے بہرہ یاب ہو ـــــ لیکن کیا کروں ایک تو ابھی بچہ ہے، اور دوسرے یہ کہ میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہیں ـــــ اتنا فرمایا تھا کہ شفقت ومحبت کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

حضرت کی وفات کے وقت آپکی عمر ۹ سال کی تھی۔ اِس عمر میں آپنے قرآن مجید حفظ کرلیا تھا ـــــ اس کے بعد اپنے بھائی حضرت قیوم ثانیؒ کی خدمت میں سلوکِ باطنی پُورا کیا اور ظاہری علم بھی انتہائی درجے تک حاصل کیا۔

حضرت قیوم ثانیؒ آپ کی بیحد رعایت کرتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تمام خصائص کی بشارات انہیں عنایت فرمائیں۔ آپ شریعت وطریقت کے بڑے پکے پابند تھے۔ اور سُنّتِ رسولؐ پر کاربند تھے۔ آپ دو مرتبہ حج کرنیکے لئے بھی گئے۔

Marfat.com

اورنگ زیب عالمگیرؒ بادشاہ نے آپکو خرچ کے لئے بہت کچھ دیا ہُوا تھا لہذا آپ ہر طرح سے خوش حال تھے۔

آپکی شادی حضرت خواجہ بیرنگ باقی باللہ کے فرزند خواجہ عبداللہ عرف خواجہ کلال کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپکی تمام اولاد اسی نیک بیوی سے ہوئی۔

آپؒ کی اولاد

آپکے تین لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔

۱۔ شیخ ضیاء الدینؒ، مشہور بہ شیخ جیوُ۔

۲۔ شیخ زین العابدین، مشہور بہ شیخ فقیر اللہؒ

۳۔ محمد امامؒ ——— آپ حضرت شیخ جیوُ کے تیسرے فرزند ہیں۔

آپؒ کی وفات

آپ ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۹۶ھ کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قُبہ محاذی مغرب کی طرف دفن ہُوئے۔ آپ کی اولاد اب تک کابل و قندھار میں موجود ہے۔

اور خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کی اولاد مدینہ منورہ، جلال آباد، رامپور، دہلی اور حیدر آباد (دکن) وغیرہ ممالک میں موجود ہے۔

Marfat.com

مسجدِ مُقدّس نقشبندیہ

حضرت مجدّد الف ثانی رحؒ کی اِس مسجد مُقدس کو حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کے زمانے میں وسیع کیا گیا — کیونکہ ہزارہا نمازی پنج وقت نماز میں شامل ہونے لگے، اور مسجد قدیم ناکافی ہو گئی۔ اِس لئے اس کو وسیع کرنے کا ارادہ کیا گیا۔

جب تربیت خاں کو (جو اس درگاہ کا مُرید تھا) پتہ لگا، کہ حضرت خواجہ معصوم زمانی قیومِ ثانی رحؒ مسجد کو وسیع کرنا چاہتے ہیں تو اُس نے حاضر ہو کر آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میری خواہش ہے کہ یہ سعادت میں حاصل کروں تو حضرت معصوم صاحب رحؒ نے اُس کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور مسجد کی توسیع اور تعمیر خانقاہ کی اجازت فرمائی۔

تربیت خاں نے سنہ ۱۰۴۶ھ میں نہایت عالی شان اور وسیع مسجد اور خانقاہ تعمیر کی، اور مسجد کے جنوب کی طرف حجرے بنوائے۔ جن میں اب باہر سے آنے والے مہمان ٹھہرتے ہیں۔ اور ہر طرح کا آرام حاصل کرتے ہیں، اللہ تعالےٰ بنوانے والوں کو اِس کا اجر عطا فرمائے۔

دُعا

بدرگاہِ قاضی الحاجات حلّ المشکلات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۝

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

الٰہی ہم پر اپنا رحم فرما، کرم فرما، فضل فرما۔

اے غفور الرحیم! ہم تیرے گنہگار بندے، اپنے گناہوں پر نادم اور شرمسار ہیں۔ تو اپنے لطف و کرم سے ہم سب کو معاف فرما۔ الٰہی ہمیں شب و روز ہر قسم کے گناہوں سے بچنے اور اعمالِ صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں دینِ پاک کی صحیح سمجھ بوجھ عطا فرما —— ہماری دینی و دنیاوی حاجات کو پورا فرما، ہماری مشکلات کو آسان فرما، دجّال کے فتنے سے، موت کی سختی سے اور عذابِ قبر سے ہم سب مسلمانوں کو محفوظ فرما۔

Marfat.com

اے مولا! ہمیں بخش دے، ہمارے گناہ معاف فرما دے۔ اپنی رضا نصیب فرما۔ خاتمہ اسلام پر فرمائیو، دوزخ کے عذاب سے بچائیو، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائیو۔ اپنا دیدار نصیب فرمائیو۔ اور جنت الفردوس عطا فرمائیو۔

اے اللہ ہمارے ماں باپ کی مغفرت فرما۔ بخشش فرما، ان کے درجات بلند فرما، ان سے راضی اور خوش ہو جا۔

الٰہی ہماری اولادوں کو نیک بنا دے۔ ہمارے یار دوستوں اور رشتہ داروں کی مغفرت فرما، الٰہی ہم سب مسلمانوں کو دنیا و آخرت کے عذاب اور بلاؤں سے محفوظ فرما۔ بطفیل رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَشْرِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ۝ اٰمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

الٰہی! تو میری اس ادنےٰ محنت و خدمت کو اپنی رحمت کے صدقہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل، اور ان بزرگوں کے طفیل جن کی شان میں یہ کتاب لکھی گئی ہے قبول فرما۔

اِس کے دیکھنے اور پڑھنے سننے والوں کو جزائے خیر عطا فرما۔

اِلٰہ العالمین، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور اُن کے سب فرزندوں کے صدقہ میں ہماری سب خطاؤں اور غلطیوں کو معاف

Marfat.com

فرما، اُن کے نقشِ قدم پر چلا۔ آمین یاربّ العالمین۔
وَاَسْئَلُکَ الیُسْرَ وَالمُعَافَاتِ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ عَنِّیْ فَاِنَّکَ عَفُوٌّ
کَرِیْمٌ○

فقط والسلام

بندہ حقیر محمد اسمٰعیل طالبِ رحمت و غفرانِ الٰہی
کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

خطیب مسجد شاہی فاطمہ دیوان خانے والی مالیرکوٹلہ
پنجاب ۔ انڈیا

۲ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ہجری مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء
بروز جمعرات ۔ بوقت مغرب

Marfat.com

شکرِ خداوندی

بزبانِ نظم پنجابی

بے حد بے حد حمد خُدا نُوں جس اِحسان کمایا
عاجز او گنہگارے کولوں ایہہ جاری فیض کرایا
شکر خدا دا ادا نہ ہووے جس ایہہ راہ دکھلایا
اوّل آخر حمد اوسے نُوں جس ایہہ فضل کمایا
لکھاں کرم احساں میرے پر کی کُجھ شُکر الاواں
باہجہ توفیق تیری نہ طاقت ذرّہ قدر دکھاواں
لکھ کروڑاں صلوٰۃ سلاماں سرورِ سَن دِلداراں
آل اصحاباں، مومن وَلیاں، دوست نیکوکاراں
ماں پیو سَن اولاد پیاری بخشیں رحمت باراں
بھائی بھیناں رِشتہ داراں بھی شاگرداں یاراں
رحمت کریں اولاد میری پر اندر دوہاں جہاناں
ساتھ نبی دے جنّت پاون عالی شان مکاناں

یارب بخش محبت اپنی کریں قبول دُعائیں
ایمان سلامت دے کر فضلوں ساتھ رسولؐ ملائیں
یارب شان جنہاں دی اندر ایہہ کتاب بنائی
بخش طفیل اونہاندے مینوں یارب پاک الٰہی
لقب جنہاندا خزینۃ الرحمۃ بھی امام ربانیؒ
شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانیؒ
یارب حرمت نبی پیارے حرمت امام ربانیؒ
ہر منزل وِچہ مَیں عاجز دی مشکل کریں آسانی
سوہنے تیرے حبیباں دائیں سوہنا بیان سُنایا
سوہنا کر دیو دفتر میرا جدوں تُساں وَل آیا
یارب پڑھن سُنن جو دیکھن ایہہ کتاب گرامی
لکھنے پڑھنے سُننے والے پاون فیض تمامی
چوداں سو دو ہجری ماہ ذی الحجہ ختم تاریخ تمامی ۱۴۰۲
اِکّی اکتوبر اُنّی سو بیاسی لکھی تاریخ تمامی ۱۹۸۲
شوال ذی قعد ذی الحجہ مہینہ لکھنے وِچہ وہایا
ہویا ماہ محرم تِن اَج تاں مقصد ہتھ آیا

Marfat.com

فضل تیرے دا انت نہ کوئی یارب سچیا سائیاں
کریں قبول کتاب میری نوں بخشیں کُل خطائیاں
تیں پر آس اُمیداں دھر کے میں ایہہ کتاب بنائی
نہیں تاں میں بے علم نکارا عقل شناس ناں کائی
چلے اسیں بھائیاں تائیں دے کے ایہہ نشانی
شاید کدی پڑھ بخشن سانوں تے کرسن یاد زبانی
دُنیا فانی انت ویرانی ایہہ بعد نشانی پیارے
فضلوں نظر ہووے منظوری صاحب دے دربارے
فضل تیرے دا انت نہ کوئی یارب سچیا سائیاں
کریں قبول کتاب میری نوں بخشیں کُل خطائیاں
صدقے نام غفار اپنے دے بخش صوفی دے تائیں
لکھنے پڑھنے سننے والے ساتھ رسولؐ ملائیں

Marfat.com

فہرست کتب

آئیں آج ہی منگوا کر خود پڑھئے، اور پھر دوسروں کو بھی ان کے پڑھنے کی ترغیب دیں۔ ورنہ پچھتانا پڑے گا

مقبول نماز مترجم یا خدائی بلاغ	80 روپے	اصلاح المسلمین	15 روپے
قبر کی پہلی رات	25 "	اسلامی عقیدے	10 "
حضرت مجدد الف ثانی سرہندی	25 "	کیا ہم مسلمان ہیں؟	10 "
مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی	18 "	بہشت کی کنجی	20 "
حضرت بندگی اسمٰعیل سرہندی	15 "	سچے واقعات	15 "
مسلمان عورت کے فرائض	15 "	دلچسپ واقعات	20 "
رسول اللہ کی نعتیں و سلام	10 "	دلچسپ کہانیاں	6 "
پیارے رسول کی پیاری دعائیں	25 "	گناہ کیا ہیں؟	12 "
اسلامی تعلیم یا دینِ محمدیؐ	20 "	سفرِ آخرت	10 "
ایک سو ایک حدیث	10 "	قبر کیا کہتی ہے؟	15 "
مسلمان کسے کہتے ہیں؟	10 "	شب برات کی حقیقت	10 "
قرآن مجید کی پکار	10 "	دنیا کا مسافر	12 "
قربانی کی کہانی	6 "	قیمتی باتیں پیاری نظمیں	7 "
میلادِ شاہِ مدینہ	12 "	تعلیم شریعت	10 "
ہر بدعت سے بچو	10 "	ماں باپ کا درجہ	12 "
ہمارے محمدؐ	10 "	دلچسپ لطیفے	6 "
نصیحتُ الصالحین	25 "	دنیا کی حقیقت	12 "

کتب خانہ گلزارِ اسمٰعیل محلہ کھٹیکان مالیر کوٹلہ پنجاب (انڈیا)